

جیونہ ایسا بڑا جو اجر پتے میں کوئی کیا اور نامندر جو اجر نہ لے سکا، میں ملا دتا
(القرآن)

آل طارید

سلسلہ
نمبر ۱۹

تھہر شیخ مسیح رحمۃ اللہ علیہ
نمبر آنہ نمبر

AL-TAHR
حیدر



روضہ مبارک حضرت خواجہ قیوم زمان
محمد عبدالغفار فضائی رحیت پور شریف لاڑکانہ، سندھ۔

گھنیٰ اعیان

حضرت خواجہ مجدد
محمد عبد القفار
ذخیرۃ الدعا

مناجات حبکہ الْمَحْیِدُ الدُّعَوَاتِ

(دزینہ فرقہ فاسدیہ لشکار و غیر مطبوعہ)

زعصیاں رو سیاہ کر دم اغثیتی یا رسول اللہ
بے تکیہ آپ کا ہر دم اغثیتی یا رسول اللہ
توئی شافی توئی کافی کرو میسے ی خطا معافی
زکر دہ خود پیش نام اغثیتی یا رسول اللہ
کوئی کہتا ہے بد خویم تجھے معلوم کیا گویم
راہتی دہ د آزارم اغثیتی یا رسول اللہ
عذاب السفر موصدة فَإِنَّ السَّافَرَ مُوْقَدَةً
فَأَنَّكَ لَا تَذَرْ وَرَدَمْ اغثیتی یا رسول اللہ
چہاں سائے دے وچ جاتی نہیں کوئی تیراثی
توئی افضل توئی اکرم اغثیتی یا رسول اللہ
لماں دکھڑے کھٹن دنیں رخہ الٹے چینیں نہیں
ڈکھ ایک بار دیدارم اغثیتی یا رسول اللہ
ذراؤتے ڈکھا جانا جتنا نے میں تو آ جانا
قریں توں رکھیں پر تم اغثیتی یا رسول اللہ
(توجا حضرت) محمد عبد القفار گریانم برف سیدہ زینہ
ونجا مونجھتے ہر عنص اغثیتی یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم)

اپنی عزت شان و شوکت بکریا کے واسطے
بے شل بے چوں مولا عز و جاه کے واسطے
رحمتہ لل تعالیٰ میں وہ بے شفیع مہذبین
لاج پرور روز محشر مصطفیٰ کے واسطے
ابو بکر حضرت عزیز، عثمان و حیدر چاریاں
خاتمه بالخیر کر، انہی حق نما کے واسطے
روزِ محشر پر خطر ہے، عاصیوں کو کیا ضر
جبکہ ہیں وہ منتظر تیرنی کھا کے واسطے
ایسے مجسم کے بھی تو معاف کر دیوے جنم
کیا عجیب ہے تیری ذات بکریا کے واسطے
کون ہے کس کے آگے فرایاد جا کے کروں
کوئی نہیں آشنا مدد کر پر خطا کے واسطے
ستا ہوں ایسا تیر آکر جو درکھستا تا ہے
نہیں لوٹتے باختخاری ہر گدکے واسطے
جنم ہیں گر لا کھر پر رحمت تیری سے بہت کم
پکھنہ کیا میں نے عمل یوم الجرح کے واسطے
عاجز عبد الغفار پہ یا الہی حسم کر
خاص کر رحمت کی نظر اس بیتوں کے واسطے

مر پرست
سیدی و مرشدی حضرت
فراز محمد طاہر صاحب مولانا

شوال المعظمة ۱۴۲۱
بمعاً بعثت
امداد ۱۹۹۱ سع

سلسلہ
قصیر ۱۹

صادر ۱۹
۰۰



فخار الحمد
نائز مولانا

صفحہ

حضرت پیر شمارہ کی شاعری پر لکھن فتویں ۵۵
ارشادات حضرت پیر شمارہ — حاجی شیر محمد جاہی ۳۹
حضرت پیر شمارۃۃ الشاطیل — مولانا غلام رقی جاہی ۲۱
حضرت پیر شمارہ کی تیسی کی پند جملیاں مولانا غلام رحیم ۳۳
پیرے پیر شمارہ — مرتب، اوزیل نوری ۲۵
مکتوبات شریف — مفتی عبدالعزیز صاحب ۵۲
کرامات پیر شمارہ — ادارہ ۵۰
انعامی سلسلہ — ادارہ ۴۰
خیر نامہ — ادارہ ۴۲
بزم الطاہر — ادارہ ۴۵

صفحہ

اداریہ دعویٰ کے قلم سے ۳
درس قرآن — مولانا حسیب الرحمن صاحب ۵
متبت — خدا شمس یہ تحریک ۷
بیرونی رحمت و شفقت سیدی مرشدی بین سائنس ۸
سوائی فناکر پیر شمارہ — مولانا حسیب الرحمن صاحب ۱۰
فرزان عرفان — مفتی عبدالعزیز صاحب ۱۶
پیر شمارہ اور تبلیغ اسلام — مولانا عبد الرحمٰن صاحب ۱۹
یاروں کے دریچے — مولانا قبولی بوذر جاہ ۲۲
پر فروضیت — داکٹر عبدالرحمٰن پیر صاحب ۲۴
حضرت پیر شمارہ کا تبلیغ ذوق و شرق بیدار مولانا شبیح ۲۲

جلس خادم حسین و مولانا علی
کی تبلیغ اسلام کا تبلیغی
کمیٹی

پورے

قیمت

۱ روپے
عینہ الدین پور

پوسٹ بکس نمبر
۱۰۵۹
پوسٹ کوڈ
۷۱۸۰۰



رسالہ الطاہر
پوسٹ بکس نمبر ۲۹۰
درستہ سید خالد مجدد مکان نمبر ۲۹۰
لطف آباد ۴-B۔ جیدر آباد

سنہ کے علماء شاخچ اور حضرت پیر مٹھا قرسو

۲

جیسے ہی دین اسلام کا آفاقتی پایام کفوشا شرک کی کالی گھنٹوں کو چڑتا ہوا سرین سنہ میں داخل ہوا، اس کے جسے چر کو بعت و بت پرستی سے پاک اور فرمایاں سے منور اور مجذب شہنشہ کے لئے اسے باب الاسلام اور رشد و پہاڑ کا مرکز بنادیا، جس کی میپاٹیں سندھ و پنجاب میں نہیں عرب و مجمیں بھیلیں اور خوب بھیلیں۔

علوم اسلامیہ قرآن و حدیث، فتاویٰ خواہ صوفی و طریقیت میں علماء سنده نے مایاں مقام حاصل کیا، جن کی گزار قدر خدمات کا عرب بحثت نے دل کھول کر اعتراف کیا ہے۔ حضرت ابو عثمان تابعی، حضرت مکمل تابعی، مشہور محدث حضرت ابو شرستہ، مشہور فیضہ امام اوزاعی (حضرت امام مالک اور عفیان ثوری کے استاد) حضرت علی بن حسن سندھ (حضرت شمس الانبیاء شریف کے استاد) فیضہ محمد حضرت محمد (999ھ) بوبکانی سندھ حضرت محمد حبیب مسٹر کے درستہ بزرگ گیز نظماً الدین اور ابو الجیز حضرت محمد (حمدہ) محمد شہم مٹھوی محمد شاہ جانی میں دالخانہ کے مقعی قائمی شہنشہ، حضرت شاہ عبداللطیف بخشانی اور راضی قمری میں حضرت خواجہ محمد عبد الغفار (روفیہ مطہا) اور حضرت الیح خواجہ اشتبخش (رسہنا سائیں) رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاہم وقدس انعامہ، العالی علام عزیز عجمی کے استاد اور صوفیت کے کام کے سترخانہ ثابت ہوتے ہیں۔ پیش نظر سالا جس بارہت پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہن کا وصال آئی سے کوئی برس قبول ہو جا ہے۔ نیکن آپ کے قیوف و برکات سے آج بھی سنہبہ ہی نہیں پورے پاکستان کے علاوہ عمیل ملک بلکہ مغربی مملکت میں میش فہر ہو رہے ہیں۔ ماضی قریب کے شاخچ طریقیت میں حضرت پیر مٹھا قرسو تینیں داشت اسلام، ابتداء قرآن و سنت اور غافل شرع ہم دروازے سے پریز کے خواہی سے زیادہ مشہور ہوتے۔ بعضہ تعالیٰ آج بھی قرآن و سنت کے تابع ہزاروں مردیں، یہ کاروں میلین، بے شمار دینی مدارس، ساجد اور تبلیغی مراکز اس کے گواہ موجود ہیں۔ بلاشبہ آپ عالم یا علیل اور صلیبیت ہیں۔ اصلاح احوال امت، داشت اشتہریت و طریقیت، بی آپ کا اوڑھنا چکونا تھا۔ اسی اہم دینی قائد کے پیش نظر اپنے وطن اصلی کو خیر آباد کر کر مدحت المسر اشافت اسلام میں صرف اپنے کے علاوہ سرہنیں سندھ کو مستغل سکوت کا شرف بخدا۔

ظاہری جہانی طور پر جی آپ اس قدر جیں و جیل تھے کہ جس نے بھی آپ کی تیاری کی یہی پرچم ببورہ والا ایسا طیار و جیہیں نہیں دیکھا۔ اور آپ کی باطن تقویٰ اور طہارت کا یہی حامل تھا کہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے بے تعلق تھے۔ دنی و درد و فکر اس قدر را انتکار کرنے پڑنے کی کوئی بڑا بڑا ذریعہ نہ تھا۔ و عناد شریع کیں تو تمکا وٹ کا کوئی احسان نہیں۔ پیر کالا ہر تے ہر سچی بھی خود کو پرتصوہر کیے ماکیات ہوتے ہوئے ہیشہ اپنی کسی کے کلامات و کلامات کو کوہ راست پتھے شیخ ضموب کیا۔—الحمد للہ آپ کے نام تھیقی غلیقاً علم حضرت سوبھانہا کیم قدس سُوَ اور ان کے بعد حضرت قبلہ صاحبزادہ محبن سائیں مذکور نے شریعت و طریقیت کا دھیجن انتزاع فرما رکھا، بلکہ آپ کے اسلامی تبلیغی شن کو مزید اگئے بڑھایا اور آج بھی ہزاروں ہیں لاکھوں طریقیت کے طالب سالاں سبق ہو رہے ہیں اور تیامت ہمکے تیفیں ہوتے ہوئے اگے اٹا لدھن تعالیٰ لیکن دوست! یہ نہ اتنا مجددی نکالا سچ مسح مسروپیں جان جو کھون کا کام تھا۔ جبکہ جارسے پاس اس کے سلسلہ میں کوئی سادہ مسجد و مسما۔ مذکور نہیں کا معاشر کرتا، ان کو ترتیب دینا، تبریز کرنا، تیسیں کرنا، یہ تمام مراحل اتنے کم وقت میں انجام دینا، اسی لیکن کوت اور جانش لی جو کی یہیں ہی پڑھے۔ اس کا احساس آپ کو رسالہ پڑھ کر ہوا اب آپ اس رسالہ کا ملالہ بھیجئے اور میں اپنی قیمتی آنہ سے آگاہ بھیجے۔

آپ کی آزاد کا منظر جیب بخشی ۱۷۔ رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ

اصلاح و فساد

مولانا حبیب الرحمن صاحب



مکانات تباہ کر کے کسی لا سکون برباد کرو، رکھی کو اس کی زمین (وطن) اسے نکال کر فساد کے موجب بخز، دوم یا کر اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر اپنے پیارے انبیاء کرام طیبین السلام کو مجھ کر زمین کی معنوی اور باطنی اصلاح کی زمین کو کفر و شرک ظلم و ستم کے خابرد سے باک و ممان کیا۔ اب تمہیں چاہیے کہ اس قسم کی اصلاح کے بعد قل و خوفزیری اور کرم ایسی کے ذریعے اس کرتیاہ و برباد کرو۔

ظاہری اصلاح کامدرا کس حد تک عوام الناس اور وقت کے علماؤں پر ہے۔ لیکن باطنی اصلاح کامدرا اپیاء کرام طیبین السلام انسانی صفات اور مطابق یائین (اویلہ اللہ کی تعلیمات پر ہے) جن کام کر کر محور اللہ تعالیٰ کی ذات و مفات اور اس کے احکام کی تابعیاتی ہے۔ کتاب اللہ پر عمل، ذکر اللہ پر استامت، استباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم باطنی اصلاح کے ایسے اہم ایسا بیں کر ان کی بدولت یا ملن پی ہمیں زمین اور اہل زمین کی ظاہری اصلاح بھی ہوتی ہے۔

گو انبیاء کرام طیبین السلام اور ان کے نسبیت اولیاء عظام ملیع الرعرا کا شخصیتی لذپھ باتی اصلاح ہے۔ لیکن ظاہری اصلاح میں بھی بعض مرات ان حرثات نے انجام دیں کسی مقیم حکمران سے بھی ان کا وعدہ عین کم تصور نہیں کیا جاسکتا۔

اوں و خرز کج بنی قریش و بنی نظیر و دیگر عرب قبائل کے حالات و واقعات اور ان کے عقائد اخلاق و اہمیات میں مرا مرتبہ ملی اخہرست ملی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح بالمن کی ایک مثال ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَلَا تُشَدِّدْ بِأَنَّ الْأَرْضَ يَقْدُدْ إِصْلَاحُهَا (۱۰۷) (الآلہ)
اور زمین میں خوبی بیدار کرو اس کی اصلاح کر لے۔
تعزیز خلاصہ اللہ تعالیٰ نے باران رحمت نازل فرما کر وہ زمین زمین کو سرسہ و شاداب بنایا، اور انبیاء کرام طیبین السلام مجھ کر افوت و دعیت کے ذریعے اسکا درجہ کو در دیا اکر دیا۔
اب تمہیں چاہیے کہ ایسے اسیا پر یاد رکھ کر ہے زمین و باران بن جائے یا لوگوں کا من و سکون برباد ہو جائے۔
• اس آئیہ مبارکہ میں دو متضاد کلام استعمال فرمائے گے۔ ایک فدار، دوم اصلاح۔ فدار کا معنی ہے خوبی و ویران پیدا کرنا اور اصلاح کا معنی ہے درست پیدا کرنا۔
چنان فقرولات میں امام رانقب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی چیز کا تبدل سے نکل جانے کو فدار کہتے ہیں خواہ و تیارہ ہی ریا کسی کے مطابق فدار میں کمی بخش ہوتی رہے گی۔

شریعت مطہر و بکر خطر انسانی کے مطابق ہے۔ اس میں تمام اخلاق و مذاہات، حالات و معاملات میں احتلال کو یعنیدہ قرار دیکر افزایاد و تقویط (کی تیشی) سے پچھے کی تلقین ہے۔ زمین کی اصلاح کے دو پہلو میں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو اصلاح و درستی کے قابل کاشت بنایا۔ تمہارے حالات و قدریات کے مطابق رہنے کے قابل بنایا، کھتی باڑی، باغات اور تمہارے پیسے کیسے بارشیں بر سائیں زمین میں یاں ذغیرہ کرنے کی صلاحیت پیدا فرائی۔ اب چاہیے کہ تم اس کے خاد کے باعث نہ بنو کر ایک درسرے کی کھیتیاں، باغات یا

معاشرہ قابلی ہے۔

ایک اور نکتہ:- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضول نقل
و کرم سے بقدر املاج انسان کو قبول کون عایش فرمایا۔
یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نسبت ساری خلوقات
حیوانات، بیانات اور جادوں کو انسان کیلئے پس افراہیا۔
(قرآن) یعنی یہی ارشاد فرمایا کہ دل کا سکون اللہ کے ذکر
سے ماحصل ہوگا (قرآن) اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ انسان کو
اللہ تعالیٰ نے اپنی نسبت، صرفت اور یاد کیلئے پیدا فرمایا۔
(قرآن) جب انسان خاتم کامان ہے تو فلکوں اُنکی
تائیج ہے، جب انسان خدا کا نافرمان بن جائے تو دنیا کی
کوئی حیرزاں سے دغداری نہیں رہتی۔ گرلاظ پر دنیا وحی
اسباب اُس کو یہیا ہوں یعنی ان سے اصل مقصود و
فائدہ سے درخواست رہتا ہے۔ یہی وجہ یہ کہ بہت سارے
امر اور جو شے پڑھے ملاقات میں رہتے ہوں اُن جہاں پر سفر
کرتے ہیں اور ان کو طعام و دیقام، ملائج معااجر اور رامت
و آرام کے ظاہر یہ شمار سباب میساہیں۔ یعنی پھر یہ فرمان
ذہنی پر شناختی اور ان گفت امریق میں مبتلا ہیں اور ان کے
بال مقابل ایک سکین مگر صائم فرمدھت مدد ہے اور سکون
سے زندگی بسرگرتا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ تمام چدید
ایجادات، اور تکلفات بھی اٹھیان و سکون مہماں نہیں کر
سکتے اور اس اُنکش کے تمام اسباب استعمال کے باوجود معموری
قادہ پہنچا نہیں سکتے۔

پو اوز گشتا ہم حیز از تو گشت
(جعبہ تو اس (اللہ تعالیٰ) سے پھر گیا تاہم پھر تو سمجھو چکریا)
مولانا روم طیلہ الرحمتے فرمایا
غافل باد دآب دآتش بنده اند!
باند ول تر ده۔ باحق زندہ اند!

نقیہ صوفیہ بر ۲۷ پر

بالظاہر دیگر باطنی اصلاح سے ظاہری اصلاح ہوتی ہے اور
باطنی خارج سے ظاہری فضاد پیدا ہوتا ہے۔
فضاد کا سادہ باب:- دین اسلام نے ظاہری خواہ بالٹی
فضاد کے سنبھال کے لئے انتہائی اہم اور جامع قوانین مقرر
فرمائے، جن پر عمل پیرارہنے والے بیشتر امن و سکون میں
رہے۔ اور آج ہم نے ان عظیم اصولوں کو کسی پشت ڈال کر
اپنے لئے تباہی دیر باری کے اسباب خود ہیا کر دیئے۔
شہزادی خوارزی، خوارزی اور بے جانی کی تمام احریتے
علم و کرم اور حقوق تسلیف کے تمام ذریعوں کی تھے فتحہ مذہب
فرمانی ٹھیک بکار ان جرائم میں ملوث افراد کے لئے ایسی
سمحت سزا میں خوارزی خوارزی میں کر ان کا کالم قلع جو جائے۔
اگر غدر سے دیکھ جائے تو یہ امور نہ فقط ظاہری فضاد کا باعث
ہیں بلکہ باطنی فضاد کا بھی موجود ہیں۔ ان ٹکڑوں کے ترکیب
اوڑو کی نیت کی خرابی، خدا کے خون کا دل سے نکل جاندی باطنی
امراض کے نزد میں آتی ہیں۔ بیکار ان کے ظاہری مقاصد تو
بے شمار اور ظاہریں۔

ملکتہ۔ اس ایت بخار کے مطہر ہوا کر زمین کی
اصلاح اور فضاد کا مدار انسان پر ہے۔ اس لئے زمین
کی اصلاح سے کہیں زیادہ فروخت انسان کی اصلاح کی
ہے۔ جب انسان کی اصلاح ہوگئی تو زمین کی اصلاح از
خود ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند عزوجل نے خیفرع
انسان کی اصلاح کے لئے ایک سو سے زائد اسلامی کتب
اہل فرمائیں اور ایک لاکھ سے زائد انسانوں کو رام ملیتم اللہ
میوحت فرمائے جنہوں نے انسان کے خالق کی اصلاح کی
ان کو رہن ہیں کے آداب سکھائے اور ایک دروس سے
کے حقوق کی مثالی تعلیم دے کر مثالی معاشرہ قائم کر کے
وکھایا۔ اور آج بھی جو ان اصولوں کی پابندی میں ان کا

قرآن دین بخیر پڑھو

منقیبٰتِ غیر مطبوعہ

بشان أقدس خواجہ عبدالعقلاء فضلى عطا اللہ علیہ

میرا مرشد قیوم زمان وے میں تے سوسو واری قربان وے۔
 سامی اسلام دلتے، دینے نے اصول دا
 نقطہ وکایا سانوں سنت رسول ﷺ دا
 آیا لے کے حدیث تے قدر آن وے،
 ایہدی دھرم پئی اے زمانہ ایوں جاندا
 خپسری حیاتی ہوئے موبال رہوے مانا
 ایہدے قدماء دے تلنے دو جہاں لے
 علی خداوند ایہدا عالم مرید ہوئے
 طبقے عوام نے بھے مفت خرید ہوئے
 کہے راز دے نقطے بیان وے
 فیض میرے پیسر دا ایہہ حشر توڑیں رہتا ایں
 ایہدے خلیفانے حق تے پیغ بھتا ایں
 ایتوں ملدا رہوے گا ایمان وے
 پیسر میرا اشکرے حشر توڑیں جیست دار ہوئے
 دل والے زمان نوں ہقان نال سیندار ہوئے
 میں تے گمول ستان جند جان وے
 سگ ہاں میسے محبوب غفار دا
 پلہ چند دتا میسے دنیاں مکار دا
 میسے بے خد پع ہر یابے سامان وے

بُحْرَانِ الْحَجَّ وَالشَّفَعَةِ

پیغمبر طریقت محبوب حسن سایہں نظرالعالیٰ

اس عاجزتے زارت نہیں کی لیکن آپ کا طور اور کسی ایسے
مرشد مریٰ ہے بان سومنا ایسی رحمت اللہ علیٰ کی ذات
بابرکت میں اچھی طرح خوسی کیا۔

رحمت خواہ غریب نماز پڑھا رحمت اللہ علیٰ کا وصال ہوا
اس وقت اس تاریخ کی عمر تم دشیش ڈیکھ سال بیجا ہے
گی لیکن اس تاریخ نے اپنے قلب کو بیہدہ حضور کے
سیار و شفقت کا اسیر ہا یا ہے۔ حالانکن شعور میں اس

باچرنے والے اپ کی زارت کی اور رہ محبت۔ اس عاجز
پنچاب چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے دین کی سر برلنی کے لئے منصہ
تردیف لاتے اور اہل مندہ کو تصور اور طریقت کی
حقیقت سے واقف کیا۔ اہل مندہ کو آپ کی آمد کے بعد ہی
معلوم ہوا کہ ولی اہل کی علمات کیا ہوئی ہیں؟ اور کسی
پیری مریدی کیا چیز ہے؟ اور فیض کی حقیقت کیا ہے؟ مرید
صادق کامل ولی کے شخص سے تشیع ہونے کے بعد کیسا

درجات پا آئے؟ درہ عالم طور پر ایسا مندہ میں پیر کے

ہاتھ کو پکڑا بیعت کرنا۔ ایک رسم بن چکا تھا۔ اور رسمتا
کی طرح اس رسم کو بھی پورا کیا جاتا تھا۔ لیکن یہ سوچ کر

بیعت یعنی دلالات پسے یا نہیں اور باقاعدہ پکڑنے والے

کے دل میں صدق اور حصول فیض کا ذہنی بھی ہے یا نہیں
حالانکہ پیر کامل کی محبت کے بغیر انسان اپنی پیدائش کے

مقاصد سے ہی یہے خبر تھا ہے۔

پیر کے باقاعدہ بیعت کے تادا مل اللہ تعالیٰ کی ذات کا

عرقان اور محبت، بغیر اللہ کی محبت سے آزادی۔ آخرت

کو غریبی کی طرف اللہ علیٰ و ملک کی کامل انبیاء اور قریبی

انوالوں، اصحاب جیسی کائنات کا حصول ہے حضرت خان

یہ میکن، ناقہ، غلام اس وقت بہت کم عمر تھا
جب حضرت خواہ غریب نماز پڑھا رحمت اللہ علیٰ کا وصال ہوا
اس وقت اس تاریخ کی عمر تم دشیش ڈیکھ سال بیجا ہے
گی لیکن اس تاریخ نے اپنے قلب کو بیہدہ حضور کے
سیار و شفقت کا اسیر ہا یا ہے۔ حالانکن شعور میں اس
باچرنے والے اپ کی زارت کی اور رہ محبت۔ اس عاجز
کو اچھی طرح یاد ہے جب یہ تاریخ اپنے مرشد مریٰ ہے بان
سومنا ایسی رحمت اللہ علیٰ کی میخت میں حضور کے
روزہ انور پڑھا رہا تھا۔ اس تاریخ کی آنکھاں سے پلی
محبت تھی تو کرسن شعور کو پہنچنے کے لئے ہوتی۔ اس وقت
مرشد مریٰ ہے بان سومنا ایسی رحمت اللہ علیٰ کی عجیب
کیفیت تھی۔ اب کے ہدن مبارک پر لرزہ طاری تھا۔
آنکھوں سے آنکھوں کا میل جاری تھا۔ گردن مبارک
ہکل ہوئی تھی اور اپ کی محبت اور مشق میں والہاریں
پیام بآتھا۔ جب اپ مزار پر انوار کے سامنے بیٹھے تھے
مشقت پڑ گناہروں کی۔

مرشد مریٰ ہے بان حرمات دل جو ہی صحن
من قید کان آزاد حتران و ہمین قسمان پہنچو وطن
اسی محبت میں اس ماہر کو مسلم ہوا کر اپنے
شیخ کے آدک طرح بجالائے جاتے ہیں۔ پیر کامل کوں
طرح فرش کیا جاتا ہے۔

نے تلک حضرت اور رحمت اللہ علیٰ کی

قرآن مجید میں تصویر رکھتا ہے۔ کوئی بابیں ہر ادا تو سکھاتے۔
حضور کے اس بیان کردہ واقعہ میں معلوم ہو جاتا ہے
کہ پیری برپری کا کام تصویر پایا جاتا تھا خاتم خدا ہے طبع
مرد کامل کاملنا محال ہرگز خاتما۔ بزرگان دین فراستے ہیں
کپری باطحہ رہن لئے جس پر کے دل میں طبع جو وہ پیر
ہیں رہن ہے۔

حضرت خواجہ عزیز نواز رحمت پیری رحمۃ اللہ علیہ
کی نگاہ کو کرم کا یہ اشتھان کر پورے گھر نے میں سے ایک
فردا آپ کے حلقوں ارادت میں آجاتا تو پورے خاندان
کی کامیابیت جاتی سب کے سب ذائقین و شفیقین کے
ذمہ میں داخل ہو جاتے۔ پھر ہر بڑے سب منازی
پر سہیزگاریں جاتے۔ جس قدر تعلادوں مرد حضرات
آپ کے فیض سے مستفیض ہوئے تیرپتا اتنی ہی تعلادوں میں
خواجیں بھی آپ کے فیض پر آشیرے مالا مال ہر میں۔ آپ
فرماتے تھے کہ بہت سے لوگ خود نیک نمازی سماں
حافظ ملکر گھر میں دیکھو برپی بہاں۔ ہیں بھائی اور بیٹے
پیشان نمازیں پڑھتے۔ ان لوگوں کی توجہ اگر اس طرف
مددوں کرائی جائے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم کیا کریں
وہ خوب جانتیں۔ آپ فرماتے اگر گھر کو الگ جائے اور
ہمارے اہل خانہ چھوٹے بڑے گھر میں موجود ہوں تو کیا
ہم خانوشاں رویں گے؟ چیخ دو کاریں کریں گے۔ لوگوں
کو مدد کے لئے نہیں پکاریں گے۔ انا ناؤ خور کرو
دنیا کی الگ اپے اہل خانہ پر برداشت نہیں کرتے اور
آخوت کی الگ جو اس سے متکاف زادہ ہیزیتے اس سے
انہیں بچانے کی کوشش نہیں کرتے۔

حضرت کے اس نکر کا نتیجہ نہ کسریات کی تعلیم
کے لئے اندر مدرسہ کا انتظام ہوا اور خاتم کی تعلیم

بن ثابت، امام شافعی، امام غزالی اور حضرت فخر الدین
رازی رحمۃ اللہ علیہم جمیعن یہ سب بلندیاں ایام اور
اپنے فن کے امام اگزرسے ہیں۔ پھر بھی کامیابیں کی محیثت
کے متوالی ارپے۔ اور تعلیم و تعلم سے وقت تنال کر حوصلہ
فیض کیسے کامیابیں کی صحت میں جانے کی فرورست
خوس کی۔ بکار آج کا حامل کہہ اور ہے۔ اسی صحن میں
حضرت پیر مشارحۃ اللہ علیہ کا بیان کردہ ایک واقعہ تعلیم یادا جاتا
ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک بندگ گزرسے ہیں
ان کے مرید نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی داڑھی سنت کے
مطابق رکھتے ہیں۔ یک نسوار کی ڈبیر اپنے اس رکھتے
ہیں اور سرخ رومال اپنے کنڈھوں پر لفڑائے رکھتے
ہیں۔ نسوار سونگٹے کے بعد اس رومال سے ناک مان
کرتے ہیں اور پڑھتے ہیں کہ ہمارے پیر کی سنت ہے۔ ہم
انہیں پڑھتے تھے آپ نسوار اور سرخ رومال کی سنت ادا
کرتے ہو۔ یکنہ نمازیں پڑھتے ہیں حالانکہ آپ کے سرو ٹوپو نہ
نماز پڑھتے تھے اور داڑھی بھی سنت کے مطابق رکھتے تھے
اپنے اپنے شیخ کی شیش کیوں بخادری ہیں۔ اس کے علاوہ
مربوی دن میں سے ایک بروی ماحیب کے ساتھ تبلیغی سفر کے
دوران چاری ملقات ہو گئی۔ ہم نے اس کو ذکر قلبی کی تعریف
دی اور جب وہ مادہ جو الوہم تے اس کو ذکر قلبی سکھایا۔
بعد میں اس مولوی ماحیب نے کاوت کرنا چاہی اور جب
قرآن مشریف کھولا تو قرآن مجید میں سے اس کے پیر کی تصویر
تلکی مولوی ماحیب نے وہ تصویر برپی تقدیت سے میں
دھکائی پھر قرآن مشریف رکھ کر تلاوت شروع کر دی
ہم نے سچا کہ اس عالم کر ہم کیا سمجھائیں۔ اس نے خود
امادریت میں نصادر برپی ماحیب نے خود

سے زندگی
نہیں

— تحریر —

حضرت علامہ دو ولانا

حیثیت الرحمن

کنڈیاڑو

رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلٰيْهِ سَلَامٌ

(رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلٰيْهِ سَلَامٌ)

حضرت پیر ہٹھ

روحۃ اللہ علیہ مدرسہ میں ترقیت نہ رہا ہوئے اور یہ کہہ کر آپ
کو اپنے ساتھ واپس لے گئے کہ بحقیقت و عالم کے یہاں پڑھنے
سے بہتر ہے کہ آدمی ان پڑھوڑیوں جائے۔

باطنی علوم شروع شروع میں جب آپ کے علی
حضرت حافظ شیخ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیں جلال پور والہ
سے ملکر عالیہ قادر میں بیعت ہوئے۔ حضرت حافظ
رحمۃ اللہ علیہ میتھاب الدعوات تھے۔ یا م باعمل متقو
متکل بر رگ تھے۔

حضرت حافظ صاحب کے انتقال کے بعد مولانا
اپنی بخش صاحب اور سید نکرم علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی ترتیب پر ولی کامل عارف باللہ خواجہ فراوججان قتل
فضل علی قریشی رحمۃ اللہ عالیہ ملیک کے درست حق پرست
سلام عالیہ لشکندری قوت دیر میں بیعت ہوئے۔

حضرت رحمت پوری رحمۃ اللہ عالیہ فرماتے تھے
کہ جس وقت یہ عالیہ حضرت قریشی قدس سرور کی درست
میں حاضر ہوا۔ آپ کو مصلی پر میئے مشکل اور متوجہ پایا۔ غاز ہٹکے
بعد شرف بیعت حاصل ہوا تین میں اسی وقت آپ سے
رخصت کر کر واپس روانہ ہوا۔ لگنہیز حیات غفاریہ میں
آپ کے حوالے سے منکر کہے کہ حضرت قریشی قدس سرور سے بہت
کے بعد سلطان الٹکار بک پیرے تمام طائف باری ہرگز
بے خوابی، جسم میں سخت گری بدن پر کچپی اور دماغ پر غیر

سیدی اور شدید پیر پر ایں خواجه فراوججان حضرت قبل
محمد عبد القادر صاحب (روحۃ پیر مطا) رحمت پوری رحمۃ اللہ علیہ
آنچے سے کوئی ایک سو ڈس برس قبل جلال پور پر والا ضلع
ملتان کے نزدیک لشکندری نامی ایک چورتے سے قبیر
میں عالم بالاعلیٰ حضرت مولانا یار محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
گھر سیدا ہوئے۔ تشریفت و طریقت کے جامع علم و عمل کے
مجموعہ الجریں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خاذلان میں پہنچا
بہت سارے بزرگ اور علماء ہرگز نہ رہے۔ آپ کے والد
ماجدیز چاروں بھائی جیجد عالم تھے۔ آپ نے ابتدائی

تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ اس کے بعد مولانا
امام الدین صاحب مولانا نور ارشن صاحب (جو کہ آپ کے بڑے
بھائی اور حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرور کے خلیفہ مولانا فتح عطاق
رحمۃ اللہ علیہ کے اگر دیت) اور مولانا نعمۃ العالیہ
سے عربی فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ عربی علوم سے فرغت
کے بعد حضرت قاری طبیعۃ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بجود و قرات کی تعلیم حاصل کی جو کہ بہت بڑے مابر
قاری تھے یہاں تک کہ سالہ اسال عزم شریعت میں ترقیت
کی تعلیم دے چکے تھے۔ واضح رہے حضرت رحمت پوری
رحمۃ اللہ علیہ کو عرض دیا تو قات میں مولوی نظام الدین مسٹر
کے اس بھی پڑھتے تھے۔ تین پونکر و موقوف و سلوک اور
کئی قصہ ہر صوفیا کرام کے فوافت اور گستاخ تھے۔ اس
لے معلوم ہونے پر آپ کے والد گرامی مولانا یار محمد صاحب

سنده کا انتخاب

آپ سنده یا کرتے
جس کو صرف حق سے میرے
دل میں اہل سنده کی بیت پیدا ہوتی یا اس لئے کہ جائی
بنتی دیا کے کنارے واقع تھی۔ سنده کے لوگ جن میں
بعض اوقات خواتین بھی شامل ہوتے، حضرت خواجہ
حضرت پہلوان الحق زکریا محدثی روزِ الشطبی کے دربار کی مادی
کے لئے پاساہد جاتے ہوئے رات کو چارے پیاس قیام
سنداشت تھے۔ میں دیکھتا تھا کہ ان کے اوں سو جو جاتے ہی
پھٹ جاتے تھے پھر بھی اپنا سوسواری رکھتے ہوئے آگے
روانہ ہوتے تھے۔ اہل سنده کی اولیاء اللہ سے استدر
بیت کی نیا پریسے دل میں یہ تنباہ پیدا ہوئی کہ کاش
حضرت قریشی علی الرحمہ تبلیغ کے لئے سنده جانے کا مر
ذمہ دیں تو ستر الحمد ہوا بھی بھی کہ حضرت قریشی علی الرحمہ
تے میری قبلی تیفعت بحاف کرنے سے سنده جانے کا امر
سنداشت یا حضرت قریشی علی الرحمہ کو کشف القلوب (دلوں کے
حوالا جاتا) بہت زیادہ ہوتا تھا۔

گُ غلافت و اجازت کے بعد تبلیغ کے سلسلہ میں
آپ بکثر سنده میں تبلیغ لاتے تھے۔ لیکن ماشی آباد
نامی منتقل مرکز بخاری میں بنا یا تھا جہاں حضرت قریشی
بھی تشریف فرمایا ہوتے تھے۔ اس دو ان سنده کے سمت
سارے فقراء جن میں حضرت سیدی دہشی سرینا اسیں
قدس متروہ پڑھتے تھے۔ سنده اور بخاری کے تبلیغ
سفر میں ساتھ ہوتے اور کمز عاشق آباد تبلیغ کی قیم
میں عملی طور پر شماریں رہے۔ لیکن ان کے دل کو خوبیں
بھی تھی کہ کسی صورت حضرت پر مشارکۃ اللہ علیہ سنده
میں منتقل قائم فرمائیں۔ چنانچہ علیہ ارشد حضرت سوہنہ
سامنی قدر متروکی دعوت پر چند مرتبہ دریائے سنده

معنوی بوجہ حسوس ہوتے لگا۔ جس سے گھر اکٹرے دن
ہی پھر حضرت قریشی علی الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر موچال
مرض کی جانبا اپ تے قرآن مجید کی آیت اتفاق پڑتا
الْهَمَانَةُ الْأَيَّةُ جھوٹا ⑥ سورہ الاعراب
تلادت فرمایا کہ راشد فرمایا۔ اس امامت سے ذکر ام
ذات ہی مارادے۔ (ارجعی سے یہ نکر کی کوئی بات نہیں)
البته در در مخصوص اکریں تو سر پر مکعنی مالش کریں اور شربت
گرمی مخصوص ہو تو سرپدان سے نہیں۔ یہ سن کر بہت خوش
ہوا اور تمام خیالات و خطرات سے فارغ الالہ ہو گیا۔ لیکن
پھر بھی جذب کایہ عالم تھا کہ بعض اتفاقات وجود مقتی کے عالم
میں بے اختیار دستار میں پر چھٹک دیتا، یعنی بنڈ کے
علاوہ جسم پر کوئی کڑا نہیں ہوتا تھا۔ نشکیاں ادھر اور
دوڑتی پھرتا تھا۔ یہ حالات دیکھ کر حضرت قریشی قدس سرور نہیں
تھے؛ مولوی ماحب کردے دھونی کو دے آئے پوکا کیا؟ پائے
پیر دہش حضرت قریشی علی الرحمہ سے آپ کو والہاہت عقیدت و
بیت تھی، وفا و فیضت میں ان کا والہاہت کہ سرفہست
ہوتا تھا۔ ان کی تعریف میں یہ شمار منقبین تیار کر کے پڑھتے
کوئی کرامت ظاہر ہوئی لوقت ملے تیرے میں بے کر کا رہت ہے
اویب اتنے کہ عرب ہر خانقاہ کی حدود میں نشکیاں چلے۔
نیز حضرت قریشی قدس سرہ کو بھی آپ سے خاص بیت اور
شافت تھی۔

خلافت

آپ کے خلوص و ولیعیت کو دیکھ کر
حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو
خلافت محدث فرمائی اور تبلیغ کے لئے سنده جانے کا
امر سنداشتیا۔ حبیب ارشاد خلافت و اجازت کے بعد حضرت
پیر مشارکۃ اللہ علیہ اعلیٰ نے بعید زندگی کا اکثر و پیشتر حضرت
اندرون سنده دین کی تبلیغ و اشاعت میں گزارا۔

بھی دین کی اشاعت و خدمت کے لئے وقف تھی۔ آپ نے حامی بھری اور اس طرح درگاہ رحمت پور شریف کا قیام عمل میں آیا۔

درگاہ رحمت پور شریف قیام کے دوران آپ نے شریعت و طریقت کی ترویج و اشاعت کے لئے کارباغ نامی انجام دیئے۔ ان دونوں ملک کے ملاude بنکاں اور ایران تک آپ کا پیغام پہنچا۔ لاکھوں کی تعداد میں دن سے دور نفس و شیطان کے بندوں میں جگوئے اخراج ای اصلاح ہوئی۔

ز معلوم کئے چون داکو، مشرابی تماش ہو کر متقی و پریز گارہ۔ نیز آپ کے خلاف کرام جنم کی تعداد ۶۰،۰۰۰ بڑائی جاتی ہے۔ سنده، پنجاب، سرحد و بلوچستان میں تبلیغ خدمات انجام دیتے رہے۔ اور ہر چیز معمولی مقولیت حاصل ہوئی رہی۔ آپ کو امت محمدی اسلام کا اس قدر تکردار ملگیں رہتا تھا کہ ملک کمی کی محنت خاطب کرنا آپ کے مولات میں شامل تھا۔ اکثر و مشترک روزانہ نماز فجر کے بعد ذکر اللہ

کا حلقوں ماقبلہ کراں کے بعد یہی وعظ خود زمانہ رہتا تھا۔ گیارہ بارہ بیٹھ کر مسل خطاں جاری رہتا تھا۔ اس دو روان یکے بعد دیگرے سامنے خود ریات کے لئے انتہا تھے تھے تکن آپ پر شکر و خوبیت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ بعض اوقات ظہر نماز تک یہ مسلم جاری رہتا تھا اور آپ نماز نہ کر ادا فرم کر عویضی مبارک میں تعلیف لے جاتے تھے۔

بعض اوقات فرماتے تھے کہ مجھے جا سی ذکر سے انتہے کے لئے صرف دو پیسیں بجھوڑ کرتی ہیں۔ (۱) نثار (۲) سامنے کے تھا وہ کتاب اس۔ ظہر سے عتم تک گھر تشریف فرما رہے تھے کہ بعد نماز عصر کے لئے سب سیں تشریف لاتے اور نثار عمر کے بعد سے مغرب تک وعظ خدمتے تھے۔

عمر سید وہ نئے کے باوجود آپ کے ان مولات

کے مخفی کارے تم میکن فخر اسکے بیان تشریف فرمایا ہوئے۔ جو کہ قافت بیتیوں سے نقل مکانی نہ کرے مفعلاً ذکر و ذکر شریعت پر عمل کرنے کی خاص طیبیتی سی۔ اسی بنا پر کوہ رہ رہے تھے۔ فراء کی بحث، شریعت مطبوع پر عمل استفادت دکھ کر آپ بہت خوش ہوئے اور ان کی گذراش پر خود تھی پیجات سے نقل مکانی کر کے وہاں اگر آباد ہوئے۔ اور اس بھی کام دین پور تجویز کیا گیا۔

وتن پور شریف قیام کے دوران کئی بار ناری نامی سادات کی ایک بستی میں تشریف فرمایا۔ جس سے سید حضرات بہت سیک اور ملامتیں گئیں جس کی بنا پر ناری کا نام بدل کر فور پور تجویز کیا گیا۔ اس کے ملاude قصہ خیر پور میں پہنچی بستی اور حیدر آباد کے نزدیک اندیل پور بستی میں بھی ایک ایک بہت سیک مسل قیام فرمایا اور قرب دہوار میں بہت زیادہ تبلیغی کام کیا۔

رحمت پور شریف

انڈیل پور قیام کے بعد یہی بی آپ دین پور جانے کے لئے راہ من اسٹیشن پر پہنچے، دریافتی سیالاں کی وجہ سے کچھ دن را من اسٹیشن پر قیام فرمائے کے بعد لاہور کا نکل تھا اسی کی وجہ پر لاہور کا نکل تشریف لے گئے۔ جتنے دن لاہور کا نیمیں افریمیا، دور و نزدیک کے فرقہ اسلام آتے رہے، تبلیغ دین کا کام بھی خوب ہوا۔ مقامی فراء نے موڑتے فائدہ اٹھاتے ہوئے منش طریقہ لاہور کا نام میں برپنے کی گذراش کی کریں گے اپنے ہے۔ آمد و رفت کی تمام ہوں گیا موجودیں اس لئے دین پور سے بڑھ کر بیان دین کا کام ہو سکتا ہے۔ ان کی تجویز پوچکہ الشہیت پر ملتی تھی اور آپ کی نزدیکی دیتے

کر کھایا تھیں لے کر دیا۔ بلکہ کئی دن کی باری روپی پر اکتا
کیا افراد غریب کراستھاں کیا۔ ہیاں تک کہ رحمت پور شریف
پہنچتے۔

لوقل

حضرت برخشار عمر اللہ علیہ کمال درجہ کے
متولی تھے۔ فراہ کی آمد مسلم رہنی تھی
۷۰۰...، مساجد روشنہ ہوتے تھے۔ گاربوی شریف کے درمیں
ہزاروں کی تعداد میں اہل ذکر حاضر ہوتے۔ کوئی روز دن بھی
کوئی ایک ہفتہ لیکن تمام جہاںوں کے لئے ایک یہ قسم کا انگر
ہوتا۔ کس سے سوال کرنا بجاۓ خود جلوس کے موقع پر گوئند
آپ پر اعلان فرماتے تھے کہ آپ بکثرت تشریف لائیں ہیں
کر اللہ اللہ کریں، آپ بے غیرہ میں قیامت تک آپ سے
سوال نہیں کیا جائے گا۔ زکوٰۃ صفات خیرات بھی اپنے پتوں
والوں اور رشتہ والوں کو دیں۔ دربار شریف پر جس قدر
زیادہ جماعت آئی آپ اسی تدریز یا وحش پر ہوتے تھے
کوئی کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ آتا آپ کے فرنڈوں
اس کی مشیت ایک سیدھے سارے مکین سے زیادہ نہیں
ہوتی تھی بلکہ غیر میں ملکیتوں سے آپ کو زیادہ محبت ہوتی
تھی۔ مستقین اس تدریز کو لاؤ کارکے بڑے بڑے ریسیں
دعا کے لئے حاضر ہوتے تو آپ ماتھات الفاظ میں نثار
دازی، خوف تقدیراء غیر میں سے ہمدردی کی تلقین فرمایا
کر دا کرتے تھیں کہیں ان سے ایک پیسے کا بھی دنسیادی
فائدہ حاصل نہیں کیا۔

اپنے متعلقین و اجباب کو بھی لوقل واستغنا اور کسی
سے سوال پیش نہ کرنے سے محنت سے منجع فرماتے تھے۔
پہنچنے والے کے ملتوں کا (جو کو مولا نامنی عبد الرحمن مابہ
نے قریر کئے) اس سے کوئی تبرہ درویں خطاب ارشاد
فرمایا۔ مجھے مکانات بنانے اور عدو مکانات میں رہنے کی رفتہ

میں فقط یہ کہ فرقہ نہیں آیا بلکہ اور اضافہ ہوتا رہا یا
میں کہ بعض اوقات نماز احتاد کے وقت کھٹکے کھٹکے
کی گھنٹہ خطاب فرمایا۔ مرض الموت میں جامع مسجد
رحمت پور شریف میں بروز بعد مسلم پہ گھنٹہ خطاب
فرمایا۔ حالانکہ نقاہت و کمزوری کا یہ عالم تھا کہ چلنے پڑتے
کی سکت مطلقاً تھی۔ نماز کے لئے پیسوں واں کرسی (ویل)
چیڑا پیر لالہ کے گئے تھے۔ پھر بھی نماز باجماعت اور
تبیخ دین میں فرق آئے نہیں دیا۔

لوقل، تقویٰ، آپ کے اوصاف حميدة

خلق و دیگر اوصاف ہیں وہ آپ کے اکابرہ خیر میں
شامل تھے چنانچہ عام بازارگی بی تحریک چیز وں مثلاً
مشہاشیاں، گھر، ہوشل کے کھانے، مارکیٹ کے گوشت
سے مکمل پہنچ فرماتے تھے۔ گوئی میں علیاں ہیں لیکن پوچک
مام طور پر ان میں فروری یا کریمی اور صفائی کا خیال نہیں
رکھا جاتا۔ اس لئے یہ مشتبہ کے زمرہ میں آتی ہیں۔ جس
سے محنت کے لئے خود رسول خدا مصل اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی ہے
آپ کے اس تقویٰ کا جماعت پر بھی غالباً اس اڑپا یا اٹھا
تھا۔ غالباً اسلام سفر میں جاتے وقت ستر، سیمچی روپی جھوڑ
کر کئی دن تک استھان کی جا سکتی ہے) اور نہک مر جا پائے
پاس رکھتے چھے بطور سان استھان کرتے تھے تیکن کھانے
کا سوال کسی سے نہیں کرتے تھے۔ احترمکے والدگرامی
(حضرت خلیفہ مولانا فضل الرحمہ علیہ السلام صاحب مدد اکھر تمہر جمل کے مزینی
جانب مگر باراں میں رہتے تھے اس وقت راقم المحدث
کی عمرہ ۶۰ برس تھی) اور ناجاگران رحمۃ اللہ علیہ باعیاں
رحمت پور شریف جاتے ہوئے ہر ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰ دن تک پیدا پیمائی
سز کر کے دادو پہنچتے پھر بھی نہ تو بھی خود بیٹل کا کھانا غریب

پہنچتے ہیں جاہے ہیں۔ قائد اللہ علیٰ ذی ذات

گو کرامت کا لالہ بڑا

ہو تو لایت کی دلیں

اپنی چند کرامات

بے نزدیک حضرت پیر مختار اللہ تعالیٰ میں اس کو
کوئی خاص اہمیت دیتے تھے۔ لیکن کرامت کے حق ہر قادر
تائید الیٰ ہوتے میں تو تم اہل اللہ کا الفاق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت پیر مختار اللہ تعالیٰ علیٰ گفت
عامر کے ساتھ ساتھ بکثرت کرامات سے بھی تائید
کیا۔ اس سے اہمیت بلور تبرہ چند ایک کرامات پیش ہوتے ہیں۔

فیض محمد علیٰ بڑوی نے بتایا کہ ایک مرتبہ درگاہ و روت
پور نصیرت میں تعمیر فخریہ العذور میں کے مکان کو کسی طرح
اٹگا گئی۔ ہم لوگ اسکے بحاجت کے لئے پہنچے۔ لیکن کسی
طرح اگر بر قابو پا سکے۔ پورا کہہ اگر کی لیٹھ میں
آجھا تھا۔ کہ اجھا اس فروڈا بھی گئی۔ ہم لوگ ہر جان ہر
خواست کر یا اگلے کے بھی گئی، لیکن یعنی معلوم ہوا کہ فروا
کا شور و غل سنکر حضرت پیر مختار اللہ تعالیٰ نے دریافت
کر سرمایا، جب آپ کو بتایا تھا کہ فیض کے گھر کا اس لگی ہے
تو آپ نے پانی کا بھرا ہوا جانی ہوئی انگلی پر ڈال دیا
ادھر اٹھی کی اگلے بھی ادھر فخریہ العذور کے گھر کا اس لگا ڈال

فیض محمد عثمان صاحب جو کہ نہایت صاحب اہل ذکر
آدمی ہیں۔ حضرت پیر مختار اللہ تعالیٰ کے زمانے میں لشکر کے
مال موشی کا کام ایک کارکرہ تھے۔ ایک مرتبہ لشکر کے موشیوں کے
لئے پلاں (چاول) کا بیوسرایینے کے لئے چند میل کے فاصلہ
پر ایک گاؤں میں لگے۔ جہاں کا اکثر باشندہ حضرت
پیر مختار اللہ تعالیٰ کے فال تھے۔ ناس کو رو جو دیوبندی سے
تو ان کو سخت نظر تھی۔ حسن الفاق ایسا ہوا کہ اس رات
ان کے پر صاحب بھی ان کے یہاں نشرتیں نہ رہاتے۔

ہیں اور سوال کرنے سے سخت بیزار اور اس کا فافٹ
ہوں۔ مگر میں ابی خانہ کو سوانح پیر باتا کر کھوا کر عبد الیٰ کر
کسی سے سوال نہیں کریں گے۔ اگر کسی نہ کام ہو تو تھی
بتاویں اگر مناسب ہو گا تو میں خدا نشاہ کروں گا ورنہ نہیں۔
بانی خطا و ماکسی اور فقیر کو درگاہ شریف کے ۲۴ میں کے سلسلے
میں (بھی) اتر کوئیں۔

اقباعِ سنت

بلاشیلاب سرتاپا سنت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے علی گھر نہ تھے
اور یہی آپ کی سب سے بڑی کرامت ہے۔

درگاہ رحمت پور شریف میں لوٹاپ نے عملی طور
پر نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناقد کر کھاتا۔ لیکن بیرون
درگاہ رہنے والے اہل ذکر فرقہ ادھر اٹھی، نماز ایسا جاعت
ہبہد، مسوک، عامر کے باہم خلاف شرع رسم و روان
سے پر بیڑ اور اہل ذکر غائبین شریپ پرہ کا اس تقدیر اہتمام
کرتے کہ بہت سے طاعہ بھی یہ دیکھ کر دیکھ رہے گے۔

تیریخِ حقیقت اور بھی زیارت اہم اور قابل تدریب ہے کہ آپ
کی جماعت میں آئنے سے خواتین و حضرات کی مانعیت پر بہت
جیکر مددوں کی اصلاح کے لئے احمد اللہ علیہ سلم بھی بہت سے
ملاہ اور پیروں نے اصلاحی کوششیں کی تھیں۔ لیکن خواتین
کی اصلاح اور اون میں نیکی تقریباً کا مشق، شریعت مطہرہ کے
میں مطابق شرعی پر کا اہتمام ہو۔ آپ کی جماعت میں پایا
جاتا تھا اور راستا جاتک پایا جاتا ہے۔ کہ اسکم آج تک کیس اور
نظر تھیں آیا۔ شریعت مطہری پاہنڈی، اور آپ کے غلوں^۱
والشیعیت کا عمود و پر تھا کہ بڑے با اقرار افراد کی فافٹ
اور نکام ترزا نامیاں صرف کرنے کے باوجود داہ کی خدا
واد مقبولیت میں برا بر اضافہ ہوتا تھا اور آنے لگے۔
بالواسطہ آپ کے نبوی ویرکات اندر وون خواہ بیرون ملک

فضلیں بناہ پروری میں وغیرہ۔ حافظ صاحب تھاتے ہیں کہ اس وقت آسمان پر کوئی معلو سا باد بھی نہیں تھا۔ لیکن خصوصیت ہے جیسے ہی دعا صرمانی اور رخان کے بعد نئے آدمیوں کو ذکر کیجیا۔ وعظ افسوس میا۔ پوری فضایا پر بادل چاہ گئے اور اس قدر بارش برسی کر جب دوبارہ حضرت صاحب اس لذت سے لگز روپے تھے لہ زند و زور دورے ایک دوسرے کو بلا کر کیجئے گے۔ دلکھ بارش والی پر صاحب یہ ہیں۔

الغرض حضرت پیر مختارۃ اللہ علیہ طیبہ نے ولن لسا کی اشاعت کی خاطر اہل سندھ پر احتمان مظہر شاہ کو نہ تو اس تنقل قیام فرمایا اولیاً اللہ شکر مکر نہ تو خوب باب الاسلام سندھ اور سندھی زبان سے آپ کو اس قدر رفت تھی کہ شویق طریق پر سندھی میں بات پیٹ کی اشاعت تھے کہیں سندھ میں بہتا ہوں اور سندھی ہوں۔ آخر مرتب کے سندھ میں قیام فرمائیے اور لاکھوں کی تعداد میں روانچ سے بھٹکے ہوئے اندر کی اصلاح فرمائے کے بعد لی طور پر اپنی لوزانی جماعت کی بگاں دوڑ پانے غلیظہ و اپاٹ، حامل بام حل علی حضرت بغا الحام اللہ علیش سوہنائیں لوز اللہ علیہ طیبہ نہیں تھے اور مورف۔ ۸۔ شبان ۱۳۸۲ھ بسطاں ۱۱۲ درستہ ۱۹۶۳ء اور اگر رات اس نانی جہاں سے رائی ملک بنتا ہوئے۔

انفال اللہ و ائمۃ الائیمۃ راحمۃن
کیا کیف کام ہوتا تھا ایا اللہ کی بارش ہوتی تھی جب غلبہ دروس میں ہوتا تھا حق تھی کی بہیت فرمایا کیا عشق کی گرماگری تھی کیا فیض کی عام ازانی تھی پروظا میں شعلہ بیانی سے افرود دلوں کو گرم مانا اب نظریں دھوندی تھیں میں اور کان رستے رہتے ہیں وہ شکل تھے الفاظ نہ وہ اللہ کے گھر کا دیوا نہ

مودع خان نے نہاد مغرب جماعت سے ادا کی۔ لیکن ناز عثاقام کا پر پڑھ کر سوگا۔ مجھ کو پڑھ لا کر پر صاحب کے خافت مرین نے آپس میں یہ طے کیا تا کہ رات خٹا کے وقت مریعت ان آئے گا اس کی قرب پناہ کریں گے۔ چنانچہ برگرام کے وقت اپنے ایک آدمی کو مدح خان سمجھ کر مارنے لگے۔ اس نے کافی منت سماجت کی کرسی مدح خان نہیں، تھمار افلان ساقی ہوں۔ لیکن وہ ایک نہ مانے اور اس کو مار کر نہ کر دیں۔

کردیا بعد میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ لام صاحب دعوت پر صاحب کے قلمبندی تھے۔ وہ کچھ دیکھ لیے ہیں مودع خان نظر آرے ہے تھے۔ چنانچہ جمل کے اگلے طریق یہ واقع پورے ملاجہ میں خوب مشہور ہوا اور کئی ماہ تک وہ صاحب استر ملالت پر پڑھ رہے۔ بفضلہ تعالیٰ آج بھی اس واقعہ کے پشم دید گواہ موجود ہیں۔ مودع خان مجھ کو پال لے کر رحمت پور شریعت حاضر ہوئے اور حضرت پیر مختارۃ اللہ علیہ طیبہ نہیں یہ ماجرا تفصیل سے ذکر کیا۔ جسے سن کر آپ نے ارشاد فرمایا یہ مرد پیر کی کرامت ہے، کوئی صاحب محفوظ رہا اور ہر دو لوگوں کی طرف (دوں نے اپنے ہی ساقی کو حضرت مجھ علیہ السلام سمجھ کر سوچ پڑھایا) اپنے ہی آدمی کی ٹانی کریں گے۔

● حافظ اوزر محمد صاحب نے بتایا کہ ۱۹۷۳ء میں حضور پیر مختارۃ اللہ علیہ طیبہ نہیں تھی نامی ایک فقیر کی دعوت پر شنڈو مودع خان کے قرب میں ایک چھوٹے شے شہر میں تشریعت لے گئے۔ کافی فرقہ اور اللہ علیہ طیبہ نہیں خو صادر کے پھیلے اللہ علیہ طیبہ نہیں تھے۔ پر شک سالی کا زمانہ تھا۔ بارش نہ برسنے دبھے سے فصلیں سوکھ رہی تھیں۔ چنانچہ مرف مسلمان ہیں نہیں نماز کے لئے مسجدی طرف جاتے ہوئے دیکھ کر ہندو بھی کچھ لگے کہ مسلمانوں اپنے پر صاحب سے عرض کرو کر بارش کے لئے دعا فرمادیں۔ ممال موتی کی لئے مگاہیں ہوتیں۔

پیر مشاہد کی مرتو کی مجلس کے آنٹھیں لیکن ہر وقت متوجہ برے
گرتے تھے۔ اپنی ان اعلیٰ صلاحیتوں کی بدولت ایک بڑی
آپ کو پوری جماعت میں بے شمار تسلیم حاصل تھی۔ تو درود
طریقے حضرت پیر مشاہ رحۃ اللہ علیہ کو اپنے اس قدر بفت جی کے سفر
و حضرت میں اپنے ساتھ رکھتے۔ لفڑ سے تعلق توہ تبلیغی امور
میں آپ کے شکر کو زیادہ کوئی نہ ابیت دیتے۔ یاں تک کہ بعض
ادفات نشر میتے کہ میں سندھ میں غصہ مولوی صاحب (حضرت)
سوبھا سائنس قدس سرہ (اکی) وہی سے ٹھہرایا ہوں۔ جی
چاہتا ہے کہ کسی بخوبی سے جلد ہوں۔

حضرت پیر مشاہ رحۃ اللہ علیہ نے تمام خلفاء کرام
کو مقدمہ غلاف عطا نہ رکھا۔ لیکن حضرت سوبھا سائنس
قدس سرہ کے اجازت نامبر پر

اے اجازت مطلقاً دادہ شد
اور قائم مقام خواز کردہ می شد
(ان کو مطلق اجازت اسی دوسرے کو خلافت دے سکتے ہیں)
دیستا ہوں۔ ان کو اپنا قائم مقام مقرر رکھوں (یہیں) جیسے واضح الفاظ
عمر رستم کارا پسے تبلیغی اصلاحی میں کامبر برہ مقرر نہیں
تیز عمل طور پر اپنی موجودگی میں نہ داروں کو حضرت سوبھا
سائنس لوز الدین شرمندو سے ذکر لایا۔ نہ لذکر امامت کے ملاودہ
اپنی موجودگی میں فخر اک مرکوز رکورڈر اور قابو کروا۔
(مولانا عبدالحق بن لا نجیبی صاحب)

الحمد للہ حضرت سوبھا سائنس لوز الدین شرمندو آپ کے
اعتماد پر پورے اترے اور اندر وون ملک جیرون مکان اس
قدر اصلاح کام کیا تھا کہ دنگ بھائی ہے۔ حضرت سوبھا
سائنس قدس سرہ نے تبلیغی اکتوبر راگہ فیٹر پور شرمندو، درگاہ
اللہ آباد شرمندو، درگاہ طاہر آباد شرمندو کے طارہ کی ایک حصہ تھی
تبلیغی مراکز قائم نہ رکھے۔ سیکھوں میں اس راقم فرمائے

اولاد امجداد

اولاد کے ملاودہ نبی مسیحینی

رشتداروں میں ۲۷ بیوائیں، ایک صاحبزادہ حضرت مولانا حمد
غلیل الرحمن صاحب رحۃ اللہ علیہ دو صاحبزادوں سو گوارچو
گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رحۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے
ایک صاحبزادہ مولانا محمد نہیرون جامان ممتاز طافازماں جن کی
ولادت حضرت پیر مشاہ رحۃ اللہ علیہ کے زمانہ مبارک میں ہوئی۔
اور ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک صاحبزادہ عطا نہیں ملایا۔ جن کا نام
حضرت پیر مشاہ رحۃ اللہ علیہ کا اسم میاڑک پر محمد عبد القادر
رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے روانی و جسمی بدنگی حضرت پیر مشاہ
رکھنے والی طبیعت کے نقش قدم پر جلنے کی تو فتحی و عطا نہیں آئیں۔
حضرت پیر مشاہ کے سارے کلاموں میں سے حضرت صاحبزادہ مولانا
محمد دیدیہ دل صاحب۔ یہ پر مرشد حضرت صاحبزادہ مولانا
فیض الدین کامرانہ العالی کے خلیفہ اور بیان دین ہیں۔ (اللہ تعالیٰ
ان کو لرنے والی طبیعت کی تربیت فتحی و عطا نہیں آئی۔
اللہ تعالیٰ اس پر خلواتے کو شادا و آباد رکھتے۔
اور اپنے آبائی اجداد کے نقش قدم پر جلنے کی ہمیت و لوث فتحی
حرمت نہ رکھتے۔ امین یارب العالمین بحکومتہ سید
الاولین والاخرين۔ علی اللہ علیہ وآلہ و سلم۔

اپنے نایاب حضرت یسوس ہنارسائیں فیضۃ

پیاساک پیلے ذکر کیا گی کہ حضرت پیر مشاہ رحۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے
تمام خلفاء میں ابتدائی شریعت و سنت اور شریعت کامل سے
بے لوث تعمیرت و فہمت، لانگر کی خدمت، یہ محتاجی اور
مسافر فرواد سے ہمدردی و غلکاری میں حضرت سوبھا سائنس
لوز الدین شرمندو سنت از نظر آتے تھے۔ گوآپ اکثر دینشتر ناموش
ربیسے تھے۔ دربار عالی پر وعظ بھی نہیں کرتے تھے۔ حضرت

مخزن عرقان

مفتی عبدالرحمن صاحب
جامعہ عربی فقایہ درگاہ اللہ آباد شریعت لیکنڈ

پیدا ہوتا تو آپ دوران خطاب از خود جواب دے جاتے
اور سوال کرنے کی خوبصورت بی پیش ہیں جیسی آئی تھی۔ آپ دیکھا
قد نہایت خوبصورت تھے۔ ریش باراک دریمانی گھنی قصہ
برابر گول، آپ کے سینے باراک پر غوب چھپی اور چکر اڑھیں
تر محسوس ہوتی تھیں، سینے باراک کثراہ محسین اور معرفت الہی
کا خزینہ تھا۔

آپ کی گلخانہ باراک نہایت میٹھی اور پس ارداری
معلوم ہوتی تھی، کوئی بھی بات بیان فرماتے تھے تو
 واضح، صاف اور سادہ الفاظ میں بیان فرماتے ہیں نہیں
بلکہ دو، تین بار دیہراتے تھے۔ اور وہ بھی مختلف الفاظ بجا
سے تکارا چیج طرح سماں کے ذمہ نہیں ہو جائے۔
آپ کا وظیفہ مشیٰ الہی سے بھر پور ہوتا تھا کہ سنتے ولے
کے اور دوجوں کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

آپ کی اکثر مجالس میں سامنے کے اوپر گیر آؤ غفاران
غاری ہوتا تھا اور الہی مشق و محبت کی آگ سنون لوگوں ماری ہی
ہوتی تھی۔ کوئی مشق و سُتی میں تو میں پر گرتا ہو چکل کی مانند
تڑست انداز آؤ کوئی مشقی الہی میں رقصان نظر آتا۔ تو کسی
کی انکھوں سے خوف خدا سے آنسو جاری ہو جاتے اور وہ
دل ہی دل میں اپنے گناہوں پر نادم اور دشمنوں ہوتا تھا۔

آپ کی حرف ایک مجلس سنبھل کر قصہ زیارت کرنے
والے کی کاپیٹ بھائی اور تقبیر تبدیل ہو جاتی تھی۔ کسی
بھی قسم کی بڑی مادرات والاؤں خواہ وہ ذاتی ہوتا یا خرابی یا
قاتل یا بیعتیہ، حضرت کی ایک ہی جلس یا مرمت زیارت کرنے
سے اس کے دل کی ختنی پر سے بڑی مادرات اور خالات دشکر
دل مان شفاقت یا ڈکڑا سرس و شاکر اور باخداں ہوتا تھے۔
جس بلاشبہ آپ خوف زمان تھے، اور فسیار دس تھے۔
الشیعائی نے آپ کے اہم باراک سیں اس قدر تاثیر رکھدی تھی

حضرت قبلہالم پیریہ اس خواجہ خواجه کا، یادی سالان
رہتا تھا غفاران۔ قیوم زمان حضرت محمد عبد القادر قطبی عن
پیغمبارہ اللہ تعالیٰ علیہ آپ اپنے پورے حضورت فضل ملی
قریشی میکن پوری رحمة اللہ علیہ کے عبوب تین خلیفہ اور آپ کے
ستام کمالات کے حامل تھے۔

حضرت پیر مسحیا علیہ الرحمہ اپنے پیر مرشد کیم کی محیت میں
اس قدر فنا تھے کہ اکثر دیشتر اپنے خطاب میں ان ہی کے
اداقت، حالات اور کرامات بیان فرماتے تھے۔ آپ
فرمایا کہ تو کہ اس فقیر کو ہر وقت اپنا پاریا درہتا ہے مجھ
بھی یاد تھے، اب بھی یاد ہیں اور شام بھی یاد رہیں گے۔ یعنی یادی
حال اور مستقبل میں یاد ہیں اور یاد رہیں گے۔ آپ فرماتے
تھے، میں اپنا سبق یاد پیا کریں ہاں، تھاں کرو یا نہ کرو،
تادا میر مرضی۔

شكل و صورت کے لحاظ سے بھی آپ بہت خوبصورت
تھے۔ گول اور کشند چہرہ، موئے باراک چکیے اور باریک،
اور باراک آنکھیں کشادہ سرفی مائل تھیں۔ گاہے بگاہے
باکل سرخ علمون ہوتی تھیں۔

آپ کے اوپر تو صند شہری اور مقام حیرت غالب
رہتا تھا۔ جب آپ خطاب شرمائی ہوتے تھے یوں محسوس
ہوتا تھا کہ آپ اپنے عبوب حقیقی (اللہ تعالیٰ کے دیواریں) محسوس
اس قدر خوبیت کے باوجود آپ کے اوپر صوفاً غالب رہتا تھا، کہ
جب کبھی حاضرین مجلس میں سے کسی کے دل میں کوئی سوال

تل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سجن سائیں مدد
کی قیادت میں حضرت پیر مطا اور حضرت سوہنہ اس لئے
اللہ تھوڑا گھٹے چاری گھنٹے میں کوئی دو فنی رات پر گئی ترقی
مطابق رہا۔ آئین۔

بیانیہ مخصوصہ رحست و شفقت

زعمت نمازی، روزہ و راتیں بکل قدری سائیں کی عالمیں گئیں
حضرت پیر مشارعۃ اللہ طیب حضرت سوہنہ سائیں رحمۃ اللہ طیب
پر نبایت دریم بریان اوشقی تھے جس وقت درگاہ رحست پر
شریف میں گھمگی تقریباً کل پلاٹ قسم ہو رہے تھے و حضرت
سوہنہ سائیں رحمۃ اللہ طیب کو گھمگی ایک پلاٹ دیا گیا جو حضرت کی
ویلی بارک سے کافی دو دن تھا حضرت پیر رحشت نے کر کے کر
ہمارا قبوب مرید ہم سے دور ہو آپ نے صومی خود پر اپنی قبولی
سے بالکل ملنی پلاٹ عطا فرمایا جس پر آپ نے فخر تھے کہ اس کا امام
جس تک موجود ہے۔ اسی کھمگیں اس عاجزیکی ولادت ہے۔

بس دن یہا جزو تولد ہوا اس عاجز کے والد گرامی حضرت سوہنہ
سائیں رحمۃ اللہ طیب دین پور شریعت گئے ہوئے۔ کھمگی کو فراہم
موجود نہ تھا جو کہ اس عاجز کے کام میں اذان بھتا۔ حضرت
رحمت پوری رحمۃ اللہ طیب نے اذان دینے کے لئے اپنے کھم
لائے کام افریما۔ حضرت کے اہل خانہ فرماتے ہیں کہ حضور

نے کام میں اذان بھی اور کافی ساری آیات پر کھم کر دم
فرمایا اور آپ عاجزیک ولادت پر یہ مدد در ہوئے۔ آپ
کے اہل خانہ فرماتے ہیں کہ آپ نے خاندان سے باہر کی پیچے
پر کھم اس تدریج ہیانی تھیں فرمائی اور پھر سات دن بعد
حضرت سوہنہ سائیں رحمۃ اللہ طیب نے اس عاجز کا عقیقہ کیا
تو حضرت پیر مشارعۃ اللہ طیب چارے گھنٹے اور ڈر ہوئے
کھانا توں فرمایا اور اس عاجز کا نام تجویز فرمایا۔

کوئی بھی صاحب نبنت نظر، خدا یا عتمد کسی شکل کے وقت اللہ
اللہ، اللہ اور پیر مطا پر یعنی اپنے نام کے پارے نام کے
ٹنڈل، اللہ تعالیٰ آس کی شنیں انسان دو عمل فرمائے کہا۔

ہزاروں ایسے واقعات اور کرامات ظاہر ہوئیں کہ آپ
کے باہر کام لیتے ہی ان کی شکل حل ہو گئی جن کو دیکھ کر
عقل رنگ ادھر ازاں پہنچاتی ہے۔ خدا از نور خوار چند واقعات
پیش ہیں۔

ایک نظر کے فال اور دشمن اس کو مارتے کیسلے
لائیاں اور کہاڑیاں لے آئے۔ فیر تن تھا تھا۔ انہوں نے
بے درست بکھارا ڈیوں سے فیر کہا۔ فیر اللہ اللہ اور پیر مطا
پیر مطا پکارتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ فیر کمر درہ یا گھر
چل گئے۔ یہاں فیر کے سچے پر کھاڑیوں کے نتائج تو تھے
سرگر گرشت کو کوئی گزندہ نہیں پہنچا۔ حق کہ فیر غیر وعایت
اپنے گھر پہنچا۔

اسی طرح ایک فیقر کا واقعہ ہوا کہ اس پر دشمن نے
بندوق سے فائر کیا اور فیر پیر مشارعۃ اللہ طیب نے اپنا کہا۔ بندوق
کے پھرتوں سے فیر کے کپڑے تو تاردار ہو گئے، لیکن فیر
کے سامنے پر اڑانداز نہیں ہو سکے۔

بیانیہ سوہنہ کی شریعت پیر مشارعۃ اللہ طیب

الرضی حضرت پیر مشارعۃ اللہ طیب کے مشن کو خوب پھیلایا۔

۹۔ ریج الائل شکنہ بھر طباقی ۱۷۔ در دشمن سر ہلکا تو حضرت
سوہنہ سائیں قدس متون کا سائز ارتقا پیش آیا۔

انڈوڑا آئی راجعون

اور آپ کے بعد حضرت صاحبزادہ مولانا علام محمد طاہر صاحب
نڈا العالی نے اس اصلاحی مشن کو تربیہ پرداں چڑھا لیا، اسکے نام
کے گوشہ شریعت میں تبلیغی مکان، مدارس اور دینی کتب کی اشاعت
کے علاوہ یہ دونوں حاصلک بالخصوص متحف و عرب امارات میں شریعت
و علمیت کا پیشام غرب پھیلایا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم اور تبلیغ اسلام



حضرت ملائکہ و مولانا
عبدالرَّحْمَنِ مامبیٹ نو زیرہ
لارا کا نامہ سندھ

وینی حالات عموماً ایتری کا خسارا تھے۔ شہر قلن کے دنیاوار، جدید تعلیم افسر اور بڑے لوگ تشریع مطہری پا بندی کرنا اپنی کرشان سمجھتا تھے۔ مام وگ اور دیبات کے رہنے والے اگر کسی حد تک دن و نیوں بپ سے لاؤڑ سمجھتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان کی نشت و در غاست میں شریعت و سنت کو کارداشی انسنڈن پاسند کو زیادہ عمل و حل تھا۔ بھالات اہتا کوئی پیچی پروری تھی۔ یہ شماری ایسے لوگ ہی تھے جو مسلمان ہونے کے باوجود کل قدریہ تک پہنچنا پس جانتے تھے۔ بے عمل اس حد تک پہنچی تھی کہ نماز میں اہم ترین عبادت کو اکثر لوگ بھول پکھتے تھے۔ مسجدیں نمازوں کو ترسی تھیں۔ پر وہی سنت کو حیوب سمجھا جاتا تھا۔ وہ خاندانیں اور مدارسے جہاں سے علم و عمل اور معرفت و حکمت کے شاخے اپنے تھے۔ عرصہ پروانگ ہر چک تھے۔ ناخلف گردی نہیں تھے۔ پیر اور ان کے مرید نذر و نیاز یعنی دینے کو ہی پیری مریدی اور طریقت و تعریف سمجھتے تھے۔ طاہر اگر ہر کافی تقدیر میں موجود تھے اور وظفہ تعمیر اور تعلیم و قلم میں بھی خوش تھے۔ لیکن ان کے خطبات اور تقریروں میں عموماً بیان ان احتراقی اور علی مسائل کا ہوتا تھا۔ جن کو حام لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی پہنچ فروخت تھیں تھیں لیکن چون کچھ کام بر جان پیدا ہو جلا تھا۔ اس لئے ملاد کے پسندیدہ موقوفات بگی وہی مسائل پر ا کرتے تھے۔ وقت کے تھا فلوں اور لوگوں کی کھنڈتوں کو بہت کم مر نظر کھا جاتا۔ ان ہی اسباب کی بناد پر مسلمان

التحقیقی نججے سے نسل انسانی کا آغاز کیا ہے تب سے انبیاء و علیمین اسلام کے ذریعے رشد و پیامت کا سلسلہ ہی باری فرمایا ہے۔ بیان ہک کر خاتم الانبیاء و سیدنا فرضیتی میلہ التغیر والسلیمات تعریف فرمائی ہوئے اور اس کے ساتھ ہی ثبوت و رسالت کا باب سرمیہ ہو گیا۔ لیکن پہلیت وہ پہنچی کا یہ سلسلہ برقراری و رسالت ایسا خیل اکرم فرمیت مصل اللشیعہ و ملمکے وارث ملاد اور اولیاء وہ وقت اور ہر زمانے میں امت کو وہ طریقہ تھی کہ طرف بلا تھہیے خود بتھی اور تبلیغ دین کا عظیم کام سر افعام دیتے رہے۔ ایسے ہی بلند پایہ لوگوں میں خواہ خواجہ گان، حجت و دو ران حضرت فرمود لفقار المعرفت پیر مختارۃ الدین علیہ کا اسم گلائی مر فرمیت ہے۔ دیے لوگوں کی قاتاً گرانی گوں انگریز منانات و کمالات کی حامل تھی لیکن ساری حرف تبلیغ کے سلسلے میں آپ کی مساعی کی ایک جملہ دکھانا مقصود ہے۔ کسی بھی برڑی شفیقت کے حالاتِ تندی اور اہم کارنا موں کو پر کھٹے سے پھیلے اس وقت کے حالات اور زمانے کے رخ اور پیارہ کو زمین میں رکھنا فروری ہے۔ تاکہ ان کی مساعی جیل کے خدو خال مکمل کر سامنے آ جیں اور صحیح سچی قدر و قیمت حکم ہو سکے۔ اس لئے آئیے پلے پر تشاریعۃ اللشیعہ کے تبلیغی شن پر کچھ کھٹے سے پہلے اس وقت کے نام پہنچات پر مسیحی تکاہ و تالیتے ہیں۔ آپ جسے نہ میں تشریف فرمایا ہوئے تو اس وقت مسلمانوں کے

وقم کے عملی اور اخلاقی حالات دن بدن ابتری کاشکار ہوئے جا رہے تھے۔ ایسے حالات میں حضرت پیر مطہار قدم ترہ نے خوف اعلیٰ، بدودین سلسلہ عالیٰ نقشبندیہ کے علمیہ پیشواؤ خواہ بروجہان غیرہ الہی حضرت شاہ فضل علیٰ تبریزی قدس سرہ العزیز کے نیوفات میں تعلیف و معمور ہو کر اپنی کے فرمان عالیٰ سے نہ ز من سندھ پر قدم رکھ رکھا۔



سندھ میں تسلیخ دین کی تحریک ترتیف لائے کا واقع آپ نے قوڑیں بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ریس پر درم شد غیرہ غیرہ الہی خواجہ فضل علیٰ تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کا تبلیغی شش پر رے ملکیں میں صیلہ ہرا اخدا اور اپنے خلقاً کو اپنی صوابیدی پر، ان کے خالات اور صفاتیں کے مطابق تلف علاقوں میں پہنچا کر رہے تھے۔ فرمایا کہ ریس اور ولاد مسلمان ماساب (صلواتہ اللہ علیہ وسلم) پا گلہ اور حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفے تھے آپس میں باہم کردہ ہے تھے۔ دروان گفتگو مولانا عبد اللہ اک ماحسنسے کہا کہ مراد اول چاہتا ہے کہ کاش صبور (حضرت قریشی) مجھے تسلیخ کے لئے ہندوستان جیسیں کیونکہ ہندوستان میں نسبت اور علاقوں کے اہل علم تیار ہیں دیاں کے لواگی اس نعمت (اروحانیت) کی قدر کریں گے۔ جس پر میں نے بھلنا ہیں بتایا کہ مولانا ماحسوب میری تیاری ہے کہ صبور مجھے سندھ میں تسلیخ کا حکم فرمائیں تو بہت ہی اچا ہو۔

کیونکہ سننی لوگ اللہ والوں کے بڑے عاشق ہیں اس کی وجہ میں کر رہے تھے اپنے فرمایا کرتے تھے کہ چین سے میں دیکھا تھا کہ اس کا سندھ مراد رکورڈیں پا پیسا رہے حضرت ہوش بہاء الحق مسلمان رحمۃ اللہ علیہ کے سرخیں میں شرکت کے لئے مسلمان

جا رہے تھے۔ آپ نے ملائے تھے کہ بخارا کا ذریں دریا کے کنارے پر تھا۔ اس لئے وہ سندھی رات کنہ بارے بیان قدم کر کے کھو دیا جو در کے آگے جا رہے تھے۔ رات کھیرے والدین سر پر دیوار رکھنے پڑتے تھے جو میں انہیں کھلاتا تھا۔ اس لئے مجھے اپنیں قرب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ میں نے کافی بار دیکھا کہ پیدل پلٹے کی وجہ سے ان کے پر پھٹ جاتے تھے اور ان کے پر ہوں سے خون پہنچا دہان رکھوں پر پیشان یاد کر پائی سوچا رکھتے تھے۔ ان کی اس ولایتی بہت و صداقت کو دیکھ کر اس قبیر (پیر مطہار وہ الشاعر) کے دل میں سندھ میں تسلیخ کرنے کا حرق پیدا ہوا۔ آپ نے ملائے تھے کہ حضرت قریشی قدس سرہ کر کے تعلوب بہت ہوتا تھا اسی نے بغیر کس عرض مروض کے مولانا عبد اللہ اک کو ہندوستان کی طرف اور فتح سندھ میں تسلیخ کا حکم دیا۔

اگرچہ آپ اس سے سیلے اپنے پر درم شد کے ساتھ اور الفرازی طور پر بہت سے تسلیخی سورز فیاض کے تھے۔ لیکن اپنے مشق و محنت میں رکھ کر حکم ملکے کے بعد فدو کو تسلیخ کے لئے بالکل وقت کر دیا۔ دن رات اسی ملن میں ملکن پہنچتے۔ شر شہر، کاڑوں گاؤں، سلسلہ درسلسلہ پلٹے رہتے اور بلخوں خدا کو خان احکام سنتے اور نیش و پری صلی اللہ علیہ وسلم سے دلوں کو نیز کر رہے تھے۔ مسلمانوں کی تسلیم و تربیت کے لئے روحانی مکار اور غالب تھیں۔ میں قائم کیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے اپنے ایامی طالعے میں عاشق آباد تھیں۔ بستی کا قیام عمل میں ائمہ۔ اس کا اخراج بھی اپنے شیخ گاہی حضرت قریشی قدس سرہ سے ہی کروالا ہیں تھے ہی اس بستی ۱۷۳۰ء میں آمد۔ منتظر فرمایا۔ محل و قریعہ کوئیند کی رکاه سے دیکھتے ہوئے اس کا اہلیان القاظیں فرمایا کہ ہم چاہیتے تھے کہ تربیت گاہ کی بنیاد ایسی بھگر کوئی جائے جائے جس

بگر مصلحین مبلغین کی ایک بہت بڑی جماعت تیار ہو چکی تھی۔ یہاں پر سکوت پذیر ہوئے کے بعد ان تمام حضرات کو پورے ملک میں پھیلا دیا۔ جس کے نتیجے میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ طرفی عالیسیں داخل ہو گئے۔ بے شمار ڈاکو، چور، زانی، راشی، مرتبا اور فاسق و فاجر گزاروں سے تابع ہو گئے۔ قانون شریعت اور سنت نبی پر طعن و تفہیم کرنے والے پابند شریعت اور متعہ سنت بن گئے۔

درحقیقت یہ سب آپ کی نوری تقدیر اور محبت کی تاثیر تھی جس نے رہبروں کو برپرو رہنمایا۔ اور برپرو رہنمایی ایسے بوجہِ لوث، بے طبع اور بے عرض غالباً تابورِ جنہیں کی تھی۔ جائے حال نہ کا اور کھانے پینے کا خوبی برداشت کر کے دین میں ایک تبلیغ کرتے تھے اور طریقو تبلیغ بھی وہی سلن والا یعنی جو رونے والا تک توڑنے والا۔ جب قیادت ایسی بکمال ہو گئی تو تلقیناً ایسے اصلاحیت افراد میداہوں گے۔

یہ کام امتحنہ مددوں تک مددود تھا بلکہ عورتوں کی بھی ایسی ہی اکارہ جماعت تیار فرمائی تھی۔ وہ عورتوں بھر رہے تھے۔ یہاں پر آپ کے اور نبیوں کے پیغمبر کی کامات تعمیر کرائے۔ اور اس طرح سندھ میں ایک روحاںی درسگاہ بنا کر تربیت کاہ مقامِ عمل میں آگاہ۔ اسی کے ساتھ ہی بڑے زور و شور کے ساتھ تبلیغ کے کام کو وسعت دی گئی۔

آنچہ میں دن دوپنی رات پر گنجی ترقی ہوئی پہلی گئی۔ لوگ آپ کی سبقتی رحالت پور شریعت وہ مثالی سبقتی تھی جہاں عالم قانون شریعت ناقص تھا۔ مژد ہرچاہے عورت، بیوی، ماہر چاہے جو ان پر ایک کی نیشنست و بر غاست شریعت و سنت کے مطابق تھی۔ وہاں پر ایک کافی صلح قرآن و سنت کی روشنی میں ہوا کرتا۔ اس دور میں لوگ قانون شریعت کو نہ مکن سمجھتے تھے ان کو آئے اپنے عمل سے جواب دیا۔ ہمرا کے یعنی نہیں چلے گئے پہلے کے رخ کو پھرنا اور نہ مکن کر گئے۔

کے ایک طرف آیادی ہے اور دوسری جگہ ہے۔ الحمد للہ رب کو اسی جگہ مل ہی۔ آپ کی جگہ ہماری اپنی جگہ ہے:

اللہ والوں کا کام کسی دنیاوی غرض کے حصول کی خاطر نہیں ہے ایکتا بلکہ رضاۓ الہی کا حصول ہے۔ ان کا مقصد اعلیٰ ہوتا ہے۔ اسی غلوس کی بنا پر ان کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہوتی ہے۔ اور اس کی طرف سے ترقی کی راہیں بھتی چلی جاتی ہیں۔ آپ کی مفتیں اور کاشیلہ بھی رنگ لائیں اور سندھ میں کافی بڑی ذاکرین کی جماعت تباہ ہو گئی۔ ان فلاحیں کو کچھ زیادہ وقت دیئے کی فورت فرسوں کی گئی تو آپ نے اپنے پر بھائی، اپنے خلیفہ مطاع، دستِ راست اور بعد میں آپ کے جانشین حضرت عزیب نواز سوبہ ناٹھیں نور اللہ مقدمہ کے مشورے اور امام اور سندھ میں روحانی درسگاہ تعمیر کرنے کی اجازت محنت فرمائی۔

حضرت قریب نواز سوبہ ناٹھی نور و اپنی جماعت کے ساتھ مل کر کچھ کے ملاٹے میں دین پور مانی بستی کی بنیاد رکھی۔ یہاں پر آپ کے اور نبیوں کے پیغمبر کی کامات تعمیر کرائے۔ اور اس طرح سندھ میں ایک روحاںی درسگاہ بنا کر تربیت کاہ مقامِ عمل میں آگاہ۔ اسی کے ساتھ ہی بڑے جماعت میں دن دوپنی رات پر گنجی ترقی ہوئی پہلی گئی۔ لوگ

جو حق درجیق طریقہ مالیہ میں داخل ہوتے گے۔ سندھ کے کونے کوئے میں آپ کا پیغام پہنچ گی۔ یا ہر سے آنے والی جماعت کی ہمروں کو مد نظر رکھتے ہوئے لاڑ کاہ کے قریب رحالت پور شریعت کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے لئے نہیں کے اور باقی سارے اخراجات بھی حضرت سوبہ ناٹھی نور اللہ نے اپنی جیب خالص سے ادا فرمائے۔

رحالت پور شریعت ہنپتے تک تصرف فلاحیں دذاکرین

کی انت کا یہ حال یہ دیکھ کر تمیں گھروں میں بیٹھ کر کے سکون آتا ہے۔ اخواوں تسلیع کرو۔

آپ کے حالات پر فور کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوآپ کا اوڑھا پھٹا، بس یہی تسلیع وین اور اصلاح خلائق تھا۔ اُن کسی طبیعت پر بوجہ اور ملاں پر تحریت غریب لواز سوپنا سائیں لوز اللہ ترقیٰ تسلیع سرے ہیں آئے ہر سکی طبیعت ٹھا عجیب بالبلع کو اٹھا کر رومیداد سفرت کو کچھ دہ خلیفہ صاحب جب غرض و بکات کی آئیں سناتے اور لوگوں کے گلباہوں سے تائب ہوتے اور عالم دریدار بخش کے واقعات بتاتے تو طبیعت پر سے سارا بوجہ ارجام چڑھ کل اتنا۔ بناش لشاش پر جاتے۔

یہ سب اس لئے تھا کہ آپ گلباہوں سے تو قدرت کرتے تھے لیکن اُن تماں گاروں سے ان کو محبت تھی۔ اسی محبت کا نتیجہ ہوتا تھا کہ اُن تماں گاروں سے پیرار ہو جاتے تھے اور ذریغہ و امانت کے ذریعہ راہ و راست پر آ جاتے تھے۔ آپ کی تسلیع کے طرز کار میں جہاں شفقت و وقت اور حکمت و قدر کا عمل دخل تھا وہاں زیادہ تر تماشی اس بات کی تھی کہ دو جو کچھ تھے تھے اس سے زیادہ خواہ سو اس پر عمل کرتے تھے۔ بلکہ ان کی تسلیع میں قال سے زیادہ ان کے حال کا حصہ تھا اور یہی آپ کی کامیابی کا راز تھا۔

آپ یقیناً ان یا کیڑہ نقوش شخصیات میں سے تھے۔ ہمیں تھے اُن پرستی شخصیات میں کوئی دین پر من مل اور جس اخلاق سے دلوں کی اقسام کو فرور تھے کیا ہے۔ اور معاشرے کے گھرے ہرئے انسانوں کو سزا کر رہا اور افسوس میں تبدیل کر دیا ہے۔ ایسے ہی لوگ اسلام کیلئے سرمایہ فراہیں۔

بان گردہ کراز سماں و فو استنستہ
سلام ما بر سانید ہر گھے سا ہستند

اس منزل پر سچے تک انہیں اس راہ میں بیت کچھ برداشت کرنا پڑا۔ لوگوں کی یہ رفتہ اور حخت دو داشت کام کو بھی سنا پڑا اور طرح طرح کی رکاوٹوں کا سامان بھی کرنا پڑا۔ لیکن اس برد چاہد کے قدم بھی بھی کسی مرقع پر بھی نہیں روکھلے۔ لیکر اپنے کام سے کام رکھتا اور بھی ایک اللہ والے کی شان ہو اکتفی ہے۔ اپنی کارکر دنیا والوں سے کوئی غرض و مقایت نہیں ہوئی۔ اپنیں اگر کوئی غرض ہوئی تھے تو وہ فقط قبیر یعنی حقیقی اللہ علی ہوئے کی رضا اور محبت ہی برقی ہے۔ اس لئے قبیر حقیقی کی خوبی میں وہ اس کی غلوت کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ رہان کی محبت ماند پڑتی ہے۔ کبھی خدودت طبقی کا جذبہ کم ہوتا ہے۔

آپ کا مول حاکم صحیح کی خاکز کے بعد سورج نکلنے تک اپنے ملے پرستی سے قبری و وظافر میتے رہتے۔ لیکن اگر آتے رہتے اور فرشتی تھی سے گھولیاں بھر کر کے جاتے رہتے عمر کے بعد مغرب تک بھر وہی رشد و پہلیت کا مسلمانیاری رہتا۔ نماز و ثواب پر آتے اور کسی نے مشریعی مسئلہ دیافت کیا تو روات کے پارہ بیٹھ کلیں و حکمت کے گورنٹا تھے رہتے۔ حالانکہ عمر مارک کافی پورچی تھی اور حوار مفاتیحی بھی بہت سے لائق تھے لیکن اس کے باوجود رائی تھکا درود کا احساس کرنے میں ہونے دیتے۔ تاں آسانی کو گواہی بھول چکے تھے۔

اپنی مظاہر جھیلوکی بناد پر لئٹا آپ ان لوگوں میں سے تھے جن کے درمیان دل بی فزع انسان کو گمراہی اور بلاکت کے گڑھوں میں گرتا دیکھ کر تریپ اٹھتے ہیں۔ یہی درحقیقی کاپ ایسے لوگوں کو بڑی دلسوzi سے تلبیخ فرمائے اور بلاکت سے بچانے اور راہ راست پر لٹکانے کی کوشش کرتے تھے۔ اپنے خلافاء اور میمین کو بھی ہی فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سعید و بارک و سلم



کروے گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جب ہم نے کافی سفر طے کر لیا اور یاک ایشان جن تاسیں باقی رہ گئی تو ایک گاؤں میں رات ہو گئی۔ ہم نے جاں رات برسی گاؤں والوں نے ہم سے ہمارا احوال معلوم کیا۔ پھر کہتے گئے کہ کس گاؤں کا قبضہ بہت کمی آدمی ہے۔ آپ اسے اپنا احوال بتائیں وہ آپ نے فرود مرد کر کے گا۔ مگر میں نے جواب دیا کہ میں اسے کبھی نہیں بولوں گا۔ پھر انہوں نے کہا آپ ہمارے ساقچے میں ہم خداونسے کہیں گے۔ پھر بھی میں نے ان کے ساقچے پر سے صفات انکار کر دیا۔ طالب علمی کے زمانے میں بھی آپ اتنے خوددار تھے کہ سوال کو خواہ سمجھتے تھے۔

آپ فرمایا کہ تھے کہ کام بھی چھوڑتے تھے کہ ایک دفعہ والد ماحب نے فرمایا کہ اپنی فصل میں کوئی پیر و والدی بکریاں پر ایجاداً پڑا سلطان آپ وہاں چاکر کھڑے ہو چکے تھے اسی کا پیروی آپ کو درجی سے دیکھ کر حیلا جائے۔ اور فصل کا نتھاں نہ ہو۔ پھر بھی ہم وہاں پہنچے تو دوسرے دیکھا کر وہ شخص بکریاں پھل میں پھر لے لیتے۔ اس وقت ہم نے سچاکر اگر میں اس وقت وہاں پہلے چاہوں تو نہیں بلکہ کمر شمنہ ہو گا۔ اس لئے میں چب کر شیخوں کا کوہ بھے دیکھ دیتے۔ اس کے بعد میں اسی سویں بھی زندگی پر چالاں ادا کر دیجیے دوڑھی سے دیکھ کر واپس چالا جائیا۔ سچاکر افسوس کا اللہ والے اور شمن کوئی کمر شمن و کار نہیں کرتے۔

آپ فرماتے تھے کہ سارے اکابر بہت مہماں نواز تھا کونٹی بھی ساقر نہ اسے کافی سارے اکابر اسے جانتے گوئی بھی دیتے۔ جہالت پیدا ہونے کی وجہ سے شیخوں کے پیارے ماقبل ہمارے گاؤں کے قریب سے گدرا کرتے تھے۔ یوں اس نہیں سے ملانا نیک پریل سفر کرتے تھے۔ ان کی نیزگوں سے غبت دیکھ کر میں سندھیوں سے غبت ہو گئی ہیں

آپ فرمایا کہستے تھے کہ جب ہم مرد سے میں پر طحا کرتے تھے تو اس وقت خربت اور سکین کا دور تھا۔ مرد سر میں روپی کی بھی تلت پر اکرنی تھی۔ پھر ہمیں جو پکر روپی کسی بھی وقت پر ملتی تو اس میں سے کہ کھالیا کرتے تھے اور پکر بھالا کرتے تھے کہ دوسرے وقت میں کام آئے۔ اگر روپی سوکھ جاتی تو بھی اسے اپنی میں بھلکر کھالیا کرتے اور بھی اسے کوٹ کر کھلے تھے اور بروقت فرورت اسے چاہیک لیتے تھے۔ اس طرح وقت گذار کر دینی تسلیم سوکھ کھلکھلے کھالی کر دا جا مل کی۔

آپ منہہ کا سفر بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہم نے مناکر منہہ میں شاخ لاڑکانے میں طیر سے کے قریب کوئی مدد سرپرے وہاں تعلیم ہیت اچھی ہے۔ ہم تعلیم حاصل کرنے کے ارادے سے ایک دوست کی ریافت میں وہاں پہنچے تو رات ہو گئی تھی۔ اسی رات ہم راہیتی چارے سامان کا تسلیم میں میرے کرپے، کامیں اور پیسے تھے۔ کہ چلا کا پھر تو ہمارے میں وہاں رہنا مشکل ہر لیا۔ کسی سے سوال کرنا بھی مناسب نہیں بھجا اور واپس اپنے گاؤں پہنچنے کے لئے میدل برداز ہو گئے کیونکی روپ زفر کرتے ہے۔ بائیں باہم کی کلائی پر زخم کا شان دکھا کر فرازا کرتے تھے کہی زخم اسی سفر میں ہوا تھا۔ ایک گاؤں کے آدمی نے چارے اس زخم کو دیکھ کر جوار کے آئے کوتیل و فروہ میں پا کا گز فرم پر پیپ کر دیا اور کاکر یہ زخم کو جلدی ٹھیک

وہاں تخریب لے آئے اور میری طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ
مولوی صاحب پرے کھتری کون دبجن واسطے ڈے آیو
سیں نے فرمی کیا۔ حق ہاں۔

ایسے خوبی کی حالت بیان کرتے ہوئے منیر فرماتے
کہ، بکھر کیمی جنگل میں جا کر میاں کوئی نہیں ہوتا اب ان غرضی
سے نچھے اور بھروسے کر اللہ ایر الکھ احсан لئے اس اہل
مرشد عنایت فرمایا۔

اپ فرمایا کہ تھے کہ ہماری پیر سے فیض اور جو بڑے
کی حالت کا اثر ہمارے گھر کے دروس سے افراد پر بھی ہوا کرتا
تھا۔ صابر ارادہ خلیل الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کی والد و صاحبہ و معاشرہ
جان جہاں کی داری اتنا تھیں ان کے متفق فرمایا کہ تھے
کہ اس کو بھی حضرت فضل علی سائیں رحمۃ اللہ علیہ سے بہت
زیادہ فیض تھی پس کہمی بھی گھر کا کام کافی قارخ ہو کر
ایک پاریانی پر اچھا بنت بھاگ رکھا باقی میں لے کر کھو دی ہو کر
ہمارے بیٹیں اور مرشدزادیں کی فیض کے شرعاً شعار پر اکاری
تھیں اور ایسے تصور کیا کرتی تھیں کہ اس پاریانی پر میرے
مرشد تشریف فرمائیں۔ پھر منیقت بھی پڑھتی رہی تھیں۔
اور آنکھوں سے استوکن جاری رہتے تھے۔ جہاں اللہ
عمرت کی بھی اپنے پیر سے اتنی محبت ہے۔

اس کے بعد اپنی بھی صاحب کے بارے میں فرمایا کہ
تھے۔ میں اپنے پر مرشد کے دربار مالیہ پر تھا کہ بھی اس صاحب کا
گاؤں ہی میں وصال ہو گیا۔ وصال کے بعد عاذوں کے مولوی
صاحب سے معلوم کیا گیا کہ کری کا موسم ہے فصل کے لئے پالاں
کیا جائی یا نہ فتحدا پاپی استھان کیا جائی۔ گاؤں کے مولوی مابہ
نے فتویٰ دیا کہ فتحدا پاپی استھان کیا جائے۔ بھی بھی صاحب کو
مشند پانی سے خل دیکھ دتا گیا۔ اسی رات فرشتنے
اکراں مولوی صاحب کی غربی اور کجا لئے ایسا نیک

کر منہدوں لے قدردان ہیں۔ ایک مرتبہ منہدوں کا وفد اسی
طرح حضرت بہادر الحق رحمة اللہ علیہ کے عرس تشریف میں
شمولیت کے لئے پیدل ملناں جا رہا تھا۔ رات ہوئے پر
وہ لوگ بس اسے ہمان بنے۔ اس روز بر سات بھی بیت
ہو رہی تھی۔ میرے والد صاحب نے چاول پکانے اور مجھے
فرمایا کہ چاول آپ جہاں کو کھلاو۔ پھر وہ چاولوں سے
بھرا ہوا یونگ پریس سر پر کھدیا۔ اور میں بآگردہ جہاں کو
کھلا آیا۔

حضرت مرشد محبی پر فضل علی و میسی سے بیعت اور فیض

حضرت قبلہ اپر مشاہد میں رحمة اللہ علیہ فرمایا کہ تھے کہ
ہم حضرت قبلہ اپر فضل علی ترشیح رحمة اللہ علیہ کی خدمت بہارکت میں
حاصل ہوئے۔ آیہ دریافت ترمیا کو ذکر کیا تھے۔ ہم بیعت
ہوئے۔ میں نے عرض کیا تبلیغی بیعت کر لیجیا۔ پھر آپ نے بیعت
فرمائی۔ بعد میں دل پر انکل رکھنے
سے میرے سب لطیفہ جاری ہو گئے اور اکثر بیعت زیادہ
جدیہ طاری رہتا تھا۔ آپ فرمایا کہ تھے کہ بھی بھی جذبہ
کی حالت میں جسم سے پڑے۔ آوارہ یا کہتے تھے۔ مگر تیندنی کی
درست کی باتوں نہیں بڑھاتے۔ میں خود سچا تھا کہ دروس
پر پڑے لئے فوڑی میں جسم سے آوارہ رہا۔ مگر تیندنی کیوں
ہیں کل جاتا۔ دل ہی دل میں سوچ کر قیلن ہو گیا کہ میرا
پر کامل اور تائیح تشریف ہے۔ اسی وجہ سے یہ غیر شرعی
عقل نہیں ہو پا۔ آپ نے فرمایا۔ ایک مرتبہ منہدوں نے جذبے
کی حالت میں پڑے۔ آوارہ یا کہتے تھے۔ درست تہذیب نہ ہما جاتا۔
اور کالی (واری) منی سر پر دال رہا تھا۔ بیعت زیادہ جذبے
کی حالت طاری تھی۔ اتحاد میں حضرت سائیں فضل علی ترشیح رحمة

لارہ کا رہن، فتح دادو، فتح جنڈ را بارے سفر فرمائے۔ فتح جنڈ را بارے میں مانگی کے قریب (مئے) کے شہر میں حضرت صاحب تشریف لے گئے۔ دیاں کے لوگوں نے جملے کا پروگرام رکھا تھا۔ جب حضرت صاحب دیاں کے لوگوں نے جملے کا پروگرام رکھا تھا۔ جو فیری نہیں تھے انہوں نے فتح دادو سے ہماں اگر آپ کام شد کام ملے ہے لہڑا کیسی حضرت صاحب دعا کریں تاکہ میاں بر سات ہو جائے گونکہ میاں تین ماں سے بر سات نہیں ہوتی فیریوں نے حضرت صاحب کی حضرت میں ٹوپیاں وغیرہ فرمایا خود قبلاً عالم نے اپنے نراثیت ہاتھ مبارک دھا کیلئے اٹھائے۔

بس آپ کے ہاتھ مبارک اٹھنے کی درجی کر آسمان اپر آکو د ہو گیا۔ اور بر سات بر سات اشروع ہو گئی۔ بر سات تھی کراپ تھیں کام نہ تھی تھی۔ فخر دوں کے نئے چونٹگر تیار کیا جا ہے تھا وہ بیسیں گیارہ گاؤں اور چالوں کی بور ہوں میں ہائی داخل ہو گیا۔ آگ بھو گئی۔ جاہت کو بھی کافی وقت پیش آئی آخ کار دربارہ لوگ حضرت صاحب کی حضرت میں حاضر ہوئے اور درست کرنے لگے سائیں دعا فرمائیں بر سات بند ہو گئے۔ مگر حضرت صاحب نے بر سات بند ہو جانے کے لئے دعا نہ فرمائی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی رحمت بند ہو جانے کی دعا ہے کیے مانگیں۔

بر سات کی وجہ سے آپ (مئے) کے شہر میں کافی دن رہے۔ بر سات مسلسل آٹھ روز تک برستی رہی۔ آنحضرت صاحب کو بیل گاؤں کی پر سوار کے منڈ و محمد عان روپے اسیشن پہنچایا گیا۔ جب آپ اسیشن پر تشریف فرمائے اسی وقت بر سات رک گئی۔

اس کے ملاوہ آپ نے ہم بوزداروں کے گاؤں جا رکی متصل شہر و چارہ میں سیلخی کے ارادہ سے ایک ناہ یہ و دن قیام فرمایا اور گیارہ ہوئی شریعت بھی میں نہیں تھا۔ آپ کی آمد

مالک پر یہ مبارکاً فتوح کے فصل کے شدیدے پائی کا ترتیب دیا اور اس مولوی صاحب کو پہنچتا ملدا۔ اتنا بارا کسرا رات مولوی صاحب کی تعلیمات میں بھی۔ صحیح کو مولوی صاحب حضرت پیر مطہار اسی شریعت کی خدمت میں حاضر ہوا اور غرض کا مصادر بھوئے سے بیت بڑھی طلبی پر گئی۔ صحیح معاونی فضیلت فرمائیں۔ حضرت صاحب فرمایا کہ آپ پچے دل سے تو کریں۔ اور پچھے قریات بھی کریں۔ تب آپ سے یہ مصوبت تھی تھی۔ مولوی صاحب نے حصہ ارشاد علی کیا بت جا کر مولوی صاحب کو اس سے نجات مل۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ ہم نے اپنے مقابر کا خیل الرحمن صاحب کو کیا کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر مراقب ہر کے احوال معلوم کریں کہ وہ کس حال میں ہے۔ ماجدہ خیل الرحمن صاحب نے ماقبہ کیا تو بی بی صاحبہ نے بتایا کہ میں بہت خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بہت اغمامات ہیں۔ مکھ میں نے فلکی عورت سے سلام کیا کیا سوئی مانگی تھی اور واپس کرنا بھول کی تھی۔ اس کے بارے میں بھوئے پوچھ گئے پوچھ ہوئی ہے۔ یہ ربانی کر کے اس عورت کو وہ سوئی پہنچا دیں۔ پھر اس عورت سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا واقعی بی بی صاحبہ نے بھوئی تھی اور پہنچتی لگی اب میں نے سوئی بی بی صاحبہ کو معاف کر دی، حضرت صاحب نے فرمایا پھر بھی ہم نے اس عورت کو سوئی کے معاونی میں دوائے دیے۔ اس وقت دوائے میں کئی سو بیان آسکتی تھیں۔ دیکھو ایک نیک پیر مسیح مبارکاً فتوح کو ایسا نہ کیا جائے کہ وجہ سے مولوی صاحب کو فرقتوں نے سزا دی۔ اور دوسرے کا اذرا ساقی غلطی سے ادا کرنے کی وجہ سے بی بی صاحبہ پوچھ گئے پوچھ ہوئی تھی۔

آپ کا تبلیغی سفر۔
آپ نے کافی تبلیغی سفر کے خاتم طور پر صلح

نکاح و شکریت

ڈاکٹر عبد الرحمن مسند
بیدار فہری

ایسا سے یہی عمر کا پیر حضور کے حرم (مین خواتین کی جو یعنی نیں) بھیں آئکے۔ میں نے روتا سر دے کر دعا۔ لیکن کوئی حضور کی باری شکریت نہ عیب لذت بخش تھی۔ مگر کیا کہ روتا سر دے کے باقاعدہ اور تاراک اپاٹک میرے پر دشمن حضور سونہ میاں میں روتا شکریت اور میرے ماموں میام مام جب تو زیر پوتو نظر ہوتے۔ میں ان کو بخوبی اپنار فہری بھول گیا اور وہاں سے چلا گیا۔ یاد ہے کہ حضور سونہ میاں رعۃ اللہ تھیں اکثر و پیشتر ہمارے گھر اس طرح تشریف لاتے تھے کہ دستار باندھے اور طوار اور ٹھیے ہوئے اور سوانح ہمیرے کے سامنے دلے حصت کے پر نظر آئتے۔ ہمارے گھر والے حضور سونہ میاں روتا شکریت کو سانش مولوی صاحب کے نام سے پکارتے تھے اپ کی لوزانی شکریت کا عجیب رعب دیدی تھا کہ دیکھنے والا منrub ہو جاتا تھا۔ اس نے میں اپ کو دیکھتے ہو رہا جو کر دیاں سے بھاگ گیا۔

حضور پیر میاں میں رعۃ اللہ تھیں چند روز ہمارے ہاں قیام پر رہنے۔ جتنے دن بھی حضور دیاں رہے۔ باران رفت فیض اور بارش کی سورت میں ہوئی رہی۔ اس کے باوجود اکثر لوگ زیارت و حصول برکات کیلئے عافر ہوتے کہترت بارش کے سبب نماز باغات حضرت پیر رہی برقی تھی جسے پہلی بار ذکر کیا اور قیضہ دہیں مالے تھے اپنی طرح یاد ہے کہ جب حضور پیر میاں رعۃ اللہ تھیں اسکی بمارک عافر کے دل پر رکی اور اللہ اللہ اللہ کہا تو میں نے حکس

حضور قبیلہ عالم سینی و مرشدی کا فرمان ہوا کہ عاجز حضرت پیر غفاری میاں کی پیر جمیت شکریت پر کچھ تقریر کرے۔ باورہ اس کے کھاچڑا چیز عارف کامل قطب الارشاد حضرت رحمت پوری روتا شکریت سے متعلق کلمتے کی اپنے اندر الہیت نہیں پائیں لیکن الامر فوق الادب کے مصداق چند معروضات کیلئے تقدیرت میں۔

یعنی یاد رہتا ہے کہ عاجز پار بانج برس کا تاکہ میرے دادا حضور سونہ میاں رعۃ اللہ تھیں کو دعوت تسلیخ پر جاہل کاؤں خلیفہ فرمادیں میں مددوکیا۔ یاد رہے کہ حضور پیر قریم شاہ روتا شکریت تسلیخ دین کیلئے بہت زیادہ بیعنی تھے۔

جس وقت حضور کا درود ہمارے گاؤں ہوا وہ شام کا وقت تھا۔ خیسے پیر حضور ہمارے گھر تشریف لائے میں اس وقت تھے۔ میں نے بھی زیارت کیلئے ہنچن تھے۔ میں نے بھی زیارت کیلئے ٹکڑے دیکھ کی اور جیسے پیری عارف کامل نے زیارت ہوئی تو جیسے سکتہ کا مام طالبی ہوا نظر میں تھیں کہ حضور کے چہرہ پر تو کہی طحافت کر رہی تھیں اور میں پیوس کر رہا تھا کہ میں دیکھ لیں دیکھ لیں شکریت کوئی لوزی فرشتہ نہیں وہ فکر سے فرش پر تشریف لائے میں۔ اس کے ملاں نے اس پیاری دل کو ادا دیکھ کر مسخر کرنے لگا۔ میں کافی دیر تک آس کے قرب رہا کہ اپنے میری دادی نماں اسیں اور قیضہ رکھ کر اسے لے لیں کر دیں۔ سال

کی زیارت کی ہو گئی وہ زندگی بھر ایسی مدد و بھری جان جاتا
عارفان، شہادتی خصیت نہیں بھول سکتے۔ جب تقریر و
عظاء و درست قرباتے تو اسلام کے تمام پسلوؤں پر لٹکو
فرماتے۔ ایک مرد لٹکار، روزہ، زکوٰۃ پر زور دوسرا
ظرف ذکر امر اور توجیہ کی تین اور تسری طرف ست رسول
ملی اللہ علیہ السلام داؤ ڈھنی مسکاں، گلزاری کا اڑاکا یعنی اسے
وقت ست و تشریعت کی تلقین تحریک ہوتی ہے کہ کوئی
جاہل، بھی اگر کہی ملتا تو بت کر سیکھ کر اور سما عمل کا
جذبہ لے کر جاتا تھا۔ آپ کا عظاء و تصریحت صفتی و
صلابت یاد ہنگام و لذت اپ پر ہی مشتمل تھا۔ ہوتا تھا بلکہ اس
میں جنت کی نعمتیں شکار دودھ و شہد کی نہریں، جنت کی
خوبصورت دھیں و حسیل خدیں اور سونے چاندی
یا قوت، مرجان اور بہرے لعل جواہر سے بننے ہوئے
خلات کا بھی تذکرہ ہوتا تھا۔ آپ تابد نکلتیں تھے بلکہ آپ
کے عظاء میں خوش پیمانی اور دلپت سبق آموز و افات
ان سے دلپت رہتا تھا اور فقروں کے لئے راه عمل آپ کی
خصوصیات تھیں۔ ایک دفعہ آپ نے ایک واقعہ بیان
کرتے ہوئے ذمہ داری کہ ہمارے پڑوں میں سادا تھی،
دو بیانیں مان اور بیانیں ناقح ری تھیں۔ مُحومل یا جے
نج کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ کسی عجیب بات ہے کہ
خوشی میں لوتوں اور لیاون میں کو ناجاہا جائیے تھا کیونکہ حقیقت
میں تو خوشی ایسی ہی مل ری تھی۔ لیکن ناقح دوسرا
رشدت دار رہے ہیں۔ فرمایا دیکھو یہ جا بلاتر تم ورداج
چھوڑو دو اور ست بھری پر کارنڈ ہر جا ذہن خوش
زیارتہ ترقی کا برج اور خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ بھی
راضی مگر تم لگ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو نارا فی کرتے ہو۔ شادیوں میں فضل اور شیطانی

لیکر اللہ اللہ کی حمد ایرے دل کے اندر سے آرہی ہے
اور اسی وقت میں نے اپنے دل کی غیب رفتار فروں کی۔
حضور کی دوسری دعوت تسبیح ہمارے شہزادیاں
میں ہوئی اس وقت تک حق اللہ تعالیٰ اور تسبیح کیں ہیں جو
تھی۔ یاد رہے کہ حضور رحمت پوری رحمۃ اللہ علیہ یعنی دن
کنیتیاں دو ہی میں قیام فرمادیے مصلح بارش ہوئی تھی۔
تسری دفعہ میں دو گاہ رحمت پور شریعت لاڑکانہ زیارت
کیے گی اس وقت یہی عمر تقویاد اس سال تھی۔ قلیر عمر
اور غرب پر کثیر چاہت کے سبب زیارت نہ ہو سکی۔ مگر
شاوکی اذان کے بعد فقروں نے صاف درست کرنا شروع
کیں میں بھی پہلی صد سن کھلا ہوا اور حضور کی احمد سعید
جیک فقیر مقتنیں پڑھ رہے تھے۔ فضائل عبض کیف طاری تھا
ازوارات کی بارش ہو رہی تھی میری نظر حضور کی عویشی کے دروازے
پر گل تھی جسے ہی حضور تشریف لائے تھے کیا یاد کیتا ہوں کہ یہ کوئی
لور کا شغل دروازہ تھے کھلا ہوئا پورا وجود دھل گیا میری
آنکھیں چیند ہمایا گلیں رات کے اندر ہے میں ہیے دوہر دن
کی روشنی پہلی ہو جئے منظر آج بھی اپنی طرح یاد رہے کہ
یہے ہمارے آغا فرازی جسم سین و دل اور مکارتے ہوئے
چڑھتے اقدس کے ساتھ جائے انسا زکی طرف پڑھ رہے تھے
فقروں پر جذب و میکی کی یقیت طاری تھی۔ آپ دلوں کو مرشد
و پریما کرتے ازوارات و دعویٰ وفاتیں تھیں۔ خرام خارم
اگے بڑھ رہے تھے۔ ایک رخص اور دبیرہ تھا۔ حضرت شاہ
عبداللطیف بہٹائی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مرجد نماز سے
نکل کر جب میرے غبوب زمین پر قدم رکھ کر چلتے ہیں تو
میں بھی سلام اللہ کہہ کر ان کے قدموں کو کچھ سمجھتے ہے۔ مجھے
خدا کی قسم میرے غبوب سب سے حسین ہیں۔ بے شک
جنہوں نے میرے غبوب مرشد رحمت پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ

کئی سال گندگے اور سختے والوں نے دیکھ لیا کہ سندھ میں دین اسلام سے دوری ہو گئی تھی۔ لوگ نماز، روزہ اور قرآن سے منزدروں کے تھے تھے۔ حقیقی مسجدیں بناتے کیا پر ان مساجد میں کوئی نہ رہتا۔ اور وہاں بچوں کو حرم دینا شرعاً کاریا تھا۔ خصوصی طور پر مساجد میں بنتے تھے۔ بھی نہیں بلکہ ان مساجد میں کوئی نہ رہتا۔ اور جو مساجد کو حرم دینا شرعاً کاریا تھا۔ خصوصی طور پر مساجد میں بنتے تھے۔ خود فرمایا کہ جب ہم ڈھری میں سپلی ارتباً نہ کٹ لائے تو ایک دیران مساجدیں داخل ہوئے تو ایک کھنڈر کو دیکھ کر وہ بھر کر ہوئے ہوں۔ ایک کیتائے پچوں کو حرم دیا ہوا تھا جسے دیکھ کر وہ بھر کر گئی۔ اس وقت سندھ کی یہ حالات تھی کہ ایک بے دین کا یہ آیا ہوا تھا۔ اپنے جب سندھ میں آئے اور غیر فرمایا تو قشیر ہجایا۔ مسجدیں آباد ہو گئیں۔ قرآن سیکھنے اور سکائے کا سلسلہ شروع ہوا اور روزہ نماز کی پابندی ہوئی اور سماں عک کر سنت گئی دستار، داڑھی بیارک اور سواؤں کی سختی پے پابندی کی گئی اور تینوں چیزوں خفاری جامعت کا ناشان بن گئیں۔ جس کو اور لڑا اور خوبی کی مانند تھے۔ ایک فقر کا اتعاب کے کاریک روز جنگ سے گذردی رہا۔ تو تین چور مل گئے اور اس سے سب کوئی چھٹنا چاہا۔ فیرتے کہ کامیں خفاری جامعت سے ہوں۔ میرا پر کامل ہے۔ تم نہ سناں اٹھاؤ گے۔ تو چوروں نے کہا کہ خفاری ناشان گزروی اور داڑھی کا اتعاب کے اگر تھا رے پاس سواک ہے تو ہم تو ہمیں کچھ ہیں ہیں گے۔ فیرتے جو ہت سواک نکال کر دکھانی لے چور اسے چور کر چلے گئے۔

خصوصی طور پر مساجد اور اللہ طیب نبی ذکر کیا تھا۔ اس ذکر کی تاثیر سے پہلوویں پے دین، دینداروں بن گئے۔ اور دیران مساجد آباد ہو گئیں۔ پونک کا اپنے نہ وغیرہ نہیں یعنی تھے اس نے دو گول پر کوئی بوجھ دھانا اور ہر ایک اپنے افراہا

رسوں کو اپنا کے شیخان کو خوش کرتے ہو۔ اس نے ذکر نیارہ کرو جو دین کی بات سوا اس پر عمل کرو۔ انشاء اللہ رب دوچیان میں پڑا اور ہجاتے ہو۔ ایک دن آپ خدا نماز پڑا اپنے تھے کہ راستے میں کسی فیرتے کوئی سوال پر پوچھ لیا۔ خصوصی طور پر کٹے اور فرقہ کو جواب دینا شرعاً کیا۔ دو منٹ، پانچ منٹ، آٹھ منٹ۔ ایک گھنٹہ کے قریب وقت گزرنگا۔ سب فیض جمع ہو گئے۔ ٹنٹھ جاہری رہی۔ نصیحت ہو جائی تھی۔ سوال من ہے ایک اور جواب تکریم ایسا کہ فرمائیں ہو پہاڑ کو فرے کھوئے ہوں ایک ٹنک گئے مگر حضرت ماسع کھوئے ہی رہے آپ کے پرستی کے باعث کریں لاہی گئی۔ آٹھ آکار اس پر تحریف فرمایا جائیں۔ یاد رہے کہ آپ کی عمر بیارک اس وقت ۸۰ سال سے بھی زیاد تھی۔ مذکور کھوئے ہی رہے اسی اثنیس کافی دیر ہو گئی تھے ابھی طرع یاد رہے کہ آخیں اپنے ذمیل افیرو پوچھتے کہیں ہیں راستے میں مت روکا کو تم تو گوں ہیں ماں تھی ہمت ہیں کہ کھوئے ہو سکو پھر خود کے لئے فرمایا کہ سر کی شاخ جس میں گول اور لالہ لالہ کا نہ کٹے ہوئے ہیں۔ اگر ان سی کوئی پکڑا اٹھ جائے تو پورا احت جاتا ہے ہماری خانہ بھی ایسی ہی ہے کہ ایک بار عشق و محبت اور پیار میں کوئی پھنس گا اور پھستا ہی چلا جائے جائے ملا۔ حضرت ماجد کا انداز لٹکنگا اس کو کہا کہ خفاری ناشان گزروی سمجھ جاتے بلکہ ہر ایک بھی سیمحکار شکنگو اسی کے لئے لڑا ہوئی ہے سندھ کے ایک شہر پر زرگ حضرت جعل الدین گرجوی میں اٹھا۔ نے آپ کی آمد سے کئی سال پہلے پیشگوئی کی تھی کہ سندھ میں ایک رحمت کا باری خمال تھا جو اسے آئے گا جو زمیں سندھ کی ویران زمیں کرآتا اور کرے گا۔ مزید فرمایا کہ سکر اور لالڑا کا تھے۔ پھر ہرگز کا قرب ہوگا۔ یا اس ایک کو قریب نشان ہو گا۔ اور پاؤں کے تلوپے پر گلابی نگہ کا ناشان ہو گا اور غزوہ وغیرہ

حضور پیر مختار و حاشیہ بڑے ہیں و جمل سرخ و سفید
نگ، دریما نہ قدم بارک، چھوپ زندگی، مسیندروش اور کم دیش
تمام ہائی سفید ہو گئے۔ آپ کی بڑی بڑی فناں آنکھیں ہیں
بہترین محنت آخر وقت تک آپ کے تمام اور ندان بارک
سلامت رہے۔ آپ نے ۸۲ سال کی عمر بارک میں وصال
فرمایا۔ آپ کامزیح گلائی قلندر ان، غنی، سخنی اور رنیا سے
بے پرواہ اللہ کے سوا کسی سے نہ مرنے والے خدا نے آپ کو شہادت
شان عطا فرمائی تھی۔ جب آپ جائے خاتم پر پیغمبر کو وعظ و
ضیحت فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہنی اور شادت پر پیغمبر
کراپنیار صیانتے فاعلیت ہے۔ آپ کی خشنگ نہیں تھیں وہ زیر
جغرقان و حدیث، فتویٰ اور مختلف حکایات و واقعات پر مشتمل
ہوئی تھیں۔ کچھ ہائی میرے فتن اور چاجاب داکٹر عبداللطیف^{*}
سے معلوم ہوتا ہے۔ جو حضور کے ذاتی معاشر تھے، آپ کو داکٹر
صاحب پر بڑا انتباہ درج و مرتقا۔ ہمیں سے بھی دوائی لی جانا
ڈاکٹر صاحب سے پوچھے بغیر استھان نہیں فرماتے تھے۔
ایک بار آپ نے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا کہ میں بھر کر
نہیں گئی۔ پھر بھی نفس کا حق ہے۔ اس لئے دوسرے تیرے
روز تیک چنانکے آئے کی ایک روٹی پکو اکر
اس کا کچھ حصہ استھان کرنا ہوں۔ وہ بھی بے دلی کے ساتھ یہی
چنانکے دو دہن بھی نہیں بیجا سکتا۔

اللہ اللہ یا خواراں تھی۔ آج ہم سورہ بھی نہیں کر سکتے
باد جو دائیں تم خواراں کے آپ کی محنت بہت اچھی تھی۔ عام و کل
آپ کو کچھ کر کرے اندانہ نہیں لکھتے تھے، کہ آپ کی خواراں
اتھنے کم ہو گی۔ آپ پر دکر اللہ کا غلبہ رہتا تھا اس لئے آپ
کو سوکھ نہیں گئی تھی۔ آپ سخت مردوں میں بھی ملن لگا
کرتے زیب تن فرماتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ایک دن میرے دل میں

سے متاثر تھا۔ وہ رسمی پیر بن کی عربی ڈن (جھوپر جو مرید اپنی
حیثیت کے مطابق سالانہ اپنے پیر کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا
خلا بکری ہائی، بیسن، اوٹ وغیرہ بیان تک کر تقدم، مرغی
وغیرہ اور پسے بھی دیکارتے تھے بلکہ سماں پاہنی بھی دی جاتا تھا)
ادر پچ (یعنی پیغمبر سے دوچار بال کاٹ کر مرید بناتے تھے)
میں رکھوں پر ببر برقی تھی۔ ان کے تو پیسے پر سات لوٹ
گی۔ جماٹے اس کے گردین کی تزویج میں وہ آپ کے ساتھ
تھاون کر کے اتنا وہ تدریس کرنے لگے کہ کسی طرف پر آپ کے
خلاف ھوٹا پر دیکھ دکھ کے آپ سے لوگوں کو بدقسم کیا جائے
لیکن۔

لوز خلا ہے کفر کی ہر حرکت پر خندہ زن
پھونکوں سے یہ چڑا جائے جماٹے گا
بڑھاں لوگوں نے آپ کے غلام جھوٹ کیس کے۔ آپ کو
باداگر کیا لیکن آپ را ہجت پر سکھ رہے اور زیادہ شدود میں
دین تھی کہ ترقی تزویج کیسے کام کرنے لگے اور وہ بتام
اڑا دا فر کو رشمندہ ہو کر فاروش ہو گئے بعض آپ کی خشائی
میں داعل ہو گئے اور مکمل پابندیت و شریعت ہو گئے جسی
کہ آپ کی محنت اور تجوید کی برکت سے آپ کے علماء ارادت
میں تبدیل کی اس تدبیر پابندی ہو گئی یعنی کوفاری جماعت کیلئے
یہ فرض ہو اور آج بھی خدا کے ضلع سے میرے پروردہ شد سب سب
سائنس مظاہک کے دربار عالیہ پر اسی ملکہ سنت و شریعت کی پابندی
اور تجوید کا اقامہ ہوتا ہے۔

آپ کا قیام لا اؤ کا شہر سے متصل رحمت پور شریف میں
تھا، ہر ہمیں کی گیارہوں مرثیت پر پورے ملک سے آپ کے
اراد محنہ حاضر ہوتے اور اللہ و رسول الہ اللہ طیب و سلم کے ذکر
کی مغل کرم ہوتی۔ غصہ خودی ملی اللہ طیب و سلم کے جامِ اندھا شے
جاتے۔

حضر پیر مختار اللہ علیہ نے کبھی بھی اپنے آپ کو پڑھا نہیں تھا۔ ایک بار آپ نے فرمایا کہ ہم سے کچھ ہیں کہ پیر مختار یہ تو پریس میں حضرت رسول اللہ علیہ السلام کو تشریف کرنے آپ فرماتے تھے کہ تعالیٰ پیر مختار اور فرمودی تھا شاشر اور مدرا صیص پیغامبر و مسیح انسان ہے اتنا و اللہ میرے پروردی مدد و مراحتی پیغامبر و مسیح اور پیر مختار آسان تھی و مسیح" اور بالآخر اسی طرح ہوا تھا اور ایسے بے شمار و اعات بیں۔ ایک فقرے کے حکم کو آگ لگائی فیرتے بھی غریب، گھر کے درود یا رواتیم کو روپوں کے تھے۔ فزیل کوئی فائز بریگڈر کو پانی کا پیش آگئے کہ تیز ہو جی ہے، یہ دیکھ کر فیرتے روتا شروع کر دیا اور پکار کر کہا، حق پیر مختار آگ بھا رہو تھا تاکہ لوگوں نے دکھا جیسے کہم آگ پر پانی پڑ گیا ہو رہا فوراً بھی تھی۔ ادھر عمر کا وقت، سخت مردی حضور کے گھر میں سکری (انگلی) جل رہی تھی۔ حضور انی سے بھرا ہوا ادا اٹھا کر و خون کے لئے تیار ہی فرمادی کہ سے تھے کہ میدم بھرا ہوا الوٹا سکری پر انہیں دیا۔ حیر ایک نے پوچھا کہ آس نے سکری کو کیوں بھا دیا۔ آپ نے فرمایا، ہم نے تو فیرتے کے گھر کی آگ بھاٹی پے۔

اسی طرح ایک فیرتے جنگل میں جالہا تاکہ کچھ پوچھ لیوں نے اسے گھیرا۔ فیرتے ڈر گا اور روز دوسرے پلانے والا حق پیر مختار بچاڑا ہم بڑ ار رہے ہیں۔ یہ کیدم کیا دیکھتا ہے کہ ایک گھر مسوار پیس ڈریں میں بندوق لے ہوئے آئی اور پکارا پکڑ لوچر رکھ رکھنا تھا کہ خود ڈر کے مارے جالے گے۔ اس نے فیرتے پوچھا کہ تم اس راستے سے جاؤ پکھیں ہو جاؤ۔ کے بعد اس نے فیرتے کہا کہ تم اس راستے سے جاؤ پکھیں ہو جاؤ۔ فیرتے پوچھا کہ مکون ہو؟ اس نے کہا کہ مجھے بیسیں والے نے بیجا تم نے شے سے بیج کئے اس لئے اس بات سے غریب درجہ بیجا تم نے شے سے بیج کئے اس لئے اس بات سے غریب درجہ۔ ایک شیخ فماحت سلیمان کے لئے تھا ہمیں بلوچستان کیلئے گئے پہلے سفر سلیمان کرتے ہوئے ایک ایسی جگہ پہنچی جان

نیال آیا کہ گرہوڑی صاحب کی پیٹھوٹی کے مطابق آنکھ پر شان ہے۔ مگر پاؤں کے تکوے کا شان یہے دیکھوں۔ حضرت صاحب سے عرض کرنا بھی ظاہر ارب پرے۔ یعنی اللہ والوں اور اہل بیہت کی تحریک شان پر کہہ دیکھتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے قدر سے دیکھتے ہیں۔ لیکن انہیں تھیں فرماتے۔ حضور پیر مختار اللہ علیہ سے بڑ کرم فناز تھے۔ بھی شخص کوئی سوال نہ کرنا تھا تو اکثر اوقات بغیر پوچھ دیوان گھنٹوں کے سوال کا جواب فرمایت فرمادیتے۔ اور دیہ بات بارہ بکی شایبو شمعہ ہے ۱۹۴۵ء کا واقعہ ہے۔ یہ سے چاہتا ہے طبع الدین صاحب فرماتے ہیں کہ حضور پیر مختار اللہ علیہ سے سلیمان کے لئے بروز دا لاریں ٹھوڑا دلیا رکھنے والے لے تیرے دوست رُسیں دینیں بخش اور مادر غور تشریف لائے اور کہا سنا ہے کہ حضرت پیر مختار روح اللہ علیہ دل کے لاد باتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم اپنے ملنے کے خواہش نہیں ہیں۔ ہم لوگ حضرت کے پاس بروز دا لاریں آئے اور حضور کی مغلیں میں بیٹھے لوکیاں دیکھتا ہوں کہیرے دوستوں نے بھی دیکھا اور مکارے دوچار دفن ایسا ہی کیا۔ تقریباً ختم ہوئی حضور تشریف لے گئے تو میں نے ہم کا آپ لوگ پہ سوال پوچھنے آئے تھے۔ لیکن آپ نے کہہ دیا چاہیں تھیں کہ پہاڑ کہ ہم بھووال پوچھتے آئے تھے کہ ان کا کا جواب ہم میں دیوان تقریباً میں گی۔ اسی طرح دا لارک صاحب کے دل میں جلی پاؤں کا شان دیکھنے کی شدید خواہش پیدا ہوئی۔ تو فغا حضور نے اپنا دیا بائیاں پاؤں مبارک میرے سامنے کر دیا تو میں نے دیکھا کہ تلوے کے بیچ میں جیسے گلاں کے پھول کی تی ٹکنی ہو۔ اتنا پاڑا اگلابی رنگ کا شان دیکھ کر میری خوشی کی انتہا ہوئی۔

آپ کی کئی کرامات مشہور ہیں۔ چند ایک اختصار کے ساتھ بیش خودت ہیں۔

بیانیہ ایادوں کے دریچے

سے اس علاج کو رنگ لگا گیا۔ حضرت قبلہ سونما سائیں رحمتیہ بھی اپنے فرشتہ پر مٹھا سائیں رحمتیہ کی سنت ادا فرماتے ہیں خاص ہم برائی فرماتے رہے اور ۱۵۔۱۲ سال تک آتے رہے۔ اور تبلیغی کام کرتی بھی بخست رہے۔ اور اب بھی اپ کے تحت جگہ حضرت قبلہ عالم مرشدہ فی حضرت محب بن مسیحی اس سنت کو زندہ رکھنے کے لئے اور تبلیغی مشن کو اگئے بڑھانے کے لئے ہم پرہبر باتی فرماتے ہوئے تشریف فراہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان طرفوں میں حضرت ماحب بن علی روز تک قیام فرمایا اور دین کی اشتاعت میں ہرگز معروف نہ رہا۔

اپنے حکیم حمدی

اپ فرمائی کرتے تھے ہماری پچ کے ملاقا (انڈی کاؤن) میں دعوت تھی اور وہاں کے فقیروں نے محبت کی دبرسے کچھ تحریر پکڑ کر ہمیں میں کئے تو ہم نے سمجھا! ان پرندوں کے مکن ہے کہیے کبھی ہوں۔ اپ کو رمایا اور جب ماحب دعوت گھر پلے گئے تو اپ ان پرندوں سے غافل ہو کر فرشتے مانے گے؛ اب میں تمہیں آزاد کرنا چاہتا ہوں مگر یہی ایک بات یاد رکھنا کہ مال پر تحریر نہ رکنا اور نہ ہمیں آواز لگانا، ہمیں یہ لوگ ہمیں دوبارہ پکڑ دیں۔ پھر اپ نے اپنے شفقت بھرے دست مبارک سے ایک ایک کرتے ہم پرندوں کا راز کر دیا سبکھان اللہ! اللہ والوں کی کسی عجیب و غریب شفقت ہے کہ پرندے بھی اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔

تو گھر تو گھر

کی شفقت کا دفعہ نہیں تھا ان پر روزی پورے ایک دن پیدل پڑے۔ درمرے روز بھی بھوک پیاسے سفر جاری رکھا کر ہمت پر جلب دے گئی اور سچے کہ شاید اب وقت آفر ہے یک دن بول کے درخت پر نظر پڑی تو اس سے نیک لٹا کر بیٹھ گئے اور آنکھیں بند کر کے ذکر کی طاف نہیں کیا کہ مذاہبے ہی اور ذکر کرتے ہوئے گیوں نہ مروں۔ لیکن اپنے حکیم پر مٹھا فرمائے ساتھ نہیں ہے اور فرمائے ہیں۔ تیرتھیوں پریشان ہو رکے ہوئے ہم تھارے ساتھ میں۔ اٹھو ہبہت سے کام لو اور بیوی کے درخت کے پسے لوز کر کا تو خلیفہ خوشی خوشی فردا درخت پر پڑھے اور اس کے پسے لوز کر کا ہاما شروع کر دیئے تھے ماسب نے بتایا اک جب پتے ہنڑ میں ڈال کر چاٹا تھا تو یوں فسوس کرتا تھا کہ جیسے ناریں کھارا ہوں۔ میں نے اتنے پتے کھائے کہ میری تو اتنی بجال ہو گئی اور میں بالکل تروزادہ ہو گلا۔ اس کے بعد کافی پتے ساتھ لے لئے۔ جب میں آبادی میں پہنچا اور لوگوں کو بتایا اور انہیں وہ سنتے کھلائے لے لوگوں نے اتر اڑ کر واپسی ان میں ناریں کی خوبصورتی ہے۔

بیانیہ: درست خزانہ

(پانی، مٹی، آگ اور ہوا) (خدکا کے فراہم دار) یندے ہیں۔ میرت اور تیرے لئے مارہ (بے جان) ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خصوصی نہیں ہیں (اکھ کھم کی مطابق ہی فتح قصمان پہنچا تھے میں)

حضرت چیدر مشھار حجۃۃ اللہ علیم بن نیر (علیہ السلام) کو وہر سے قطعا وارضا میذختے۔ ایک بیٹھ کئی سوچ کیا ہوئی پا ہے، اُنہاں ابوجعیہ کا فخر عربی تھا، ناقہوں کی کسوں پر اور بیٹھت محت اس بھارشاہی میں کے جاہبے۔

تبلیغی ذمہ و مہم اور معنی وق شوق میں جتوں

کا

سداد مودا ۱۴

حضرت خواجہ سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ رحمت پوری

مرشد مریمی سے کامل نسبت اور فناست کا مقام حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا عبوب شغل کی تبلیغ دن بنخا۔ اسی کو زیادہ اہمیت دیتے ہوئے زندگی کے آخری ملات بھی تبلیغ دین میں لگزارے۔

تبلیغی سفر، حضرت پیر مختار وہ اللہ طیبہ نے اپنے ترشد کا مل مطیع الرحمہ کے ماتحت کافی سفر کی جن میں سے دلبی کا سفر، بزم وہ تشریف کا سفر، لاہور کا سفر، اور باہمی سر شریف کا سفر نیایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔

روہانی مرکز و حضرت پیر مختار وہ الرحمہ دین کی اشاعت پیش کی تبلیغی مرکز بھی قائم فرمائے۔ دین کی اشاعت پیش کی تبلیغی مرکز بھی قائم فرمائے۔ جو کوشش الہی کی دکاں معلوم ہوتی ہیں۔ جہاں رسول خدا مصلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق، شیع رسالت کے پولنے اکراکٹھے ہوتے تھے۔ اور آپ سے دین کی اشاعت کا درود و نکار کرامت کی اصلاح کیلئے درود و نزدیک کے ملاقوں، شہروں اور سیلوں میں جا کر حضور کے نکار کا پیغام پہنچاتے تھے۔ ان مرکز میں سے عاشق آباد شریف، لوز پور شریف، دین پور شریف اور رحمت پور شریف زیادہ شہروں میں۔

مبلغین حضرات، رحمت پور شریف جو کو حضرت پیر مختار وہ اللہ طیبہ کا مستقل مرکز دیقاں گاہ اور آغا خری آرام گاہ ہے۔ دیباں سے صور کے خلاص، مبلغ حصہ کے علاوہ کڑوٹ، قلات سلیمان، خضدار، باغیان اور کچھ مکران تک پہنچے۔ جیکہ آپ نے

مشیش کامل و حضرت پیر قریشی رحمۃ اللہ طیبہ کے اپر تبلیغ دین کا غلب اس قدر زیادہ تھا کہ اپ نہیں ملایا کرتے تھے کہ اگر مریمی رہ زندگی ختم ہو جائے تو اور مجھے دوبارہ زندگی دیکھ پڑے دنیا میں بھیجا مانے تو میں تمہیں بھی تبلیغ کرتا رہوں گا۔ اس طرح اگر اس بار اسی مجھے زندگی دیکھ دینا میں بھیجا جائے تو میں پیر پار تبلیغ کرنا ہوں گا۔ تبلیغ دین کے علاوہ کوئی اور کام نہیں کر دیں گا۔

مشهور واقعہ:- آپ کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ زندگی کے آخری مراحل میں جب آپ تبلیغی سلسلہ میں بالاندھر کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے تو خادم فقر اُنے آپ کو بازاں ووں سے پکڑ کر سواری پر بھایا۔ اس وقت مولانا نہ یار احمد صاحب تھوڑی کا، قبلہ، درود راز کا سفر ہے آپ کی محنت اتنے سفر کی متحمل تھیں ہو سکتی۔ کچھ عرصہ کے لئے پر گرام ملتوی فرمادیں، یہ سن کر آپ ارشاد فرمایا۔ میں کیا کروں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہب سے بار بار یہ ارشاد ہو رہا ہے کہ اے قریشی یہی سفر بخاتم کا وقت نہیں ہے۔ اٹھو دین کی خدمت کر دو۔ بالآخر اسی حرثے والے پس پر آپ کا دنال ہوا۔

کامل نسبت:- کامل مریمی کمال یہ ہے کہ اپنے مرشد کامل میں تمام دریم فناست حاصل کرے کمال دریم پر اس کے نقش قدام پر چلے اور ایجاد کرے۔ اسی اصول کے میں مطابق حضرت پیر مختار وہ اللہ طیبہ کو اپنے

پہلے رہتے تھے یا کہیں تیک لگاتے۔ لیکن آپ تو تباہ ۸۰
سالہ رہ سیدہ بھنت کے باوجود ایک ہی بچہ کمرٹ رہتے تھے
حضرت وحیۃ اللہ علیہ کے داماد مولانا عبدالفرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کریمی لے آتے تھے۔ لیکن آپ کے اوپر تسبیح کا جزو اس
قدر غلبہ کرتا تھا کہ کرسی دینی خالی پر رہی تھی اور آپ گھٹوں
خطاب فرمدا کہ اشتھانِ فضیحت پر نماز پڑھاتے تھے۔ ساتھی
یہ کہ سر جاعت کو مٹشن فرماتے تھے کہ دین کا لیکٹ سٹل سیکھتا
اوہ نکھانہ پر رہی رات نفلی مدارت کرنے سے بہرہ اعلیٰ ہے۔
آپ کے کلام میں درود ارجاد و خاتم اشراف ہے۔ یہی وجہ پر کہ
جو کوئی ایک تبریز آپ کی بخش میں پیٹھا تھا کہ پروانوں کی کارہ
ہوئے۔ اس کے ساتھ اس قدر تباہ ہوتا کہ پروانوں کی کارہ
جان تک قربان کرنے کے لئے تیار جو جانا تھا۔

ایک مثالیٰ واقعہ۔ کافی عمر سے حضرت پیر
مشکار وحیۃ اللہ علیہ کی طبیعت مبارکہ زیادہ ناساز تھی۔ آپ کے
علان کے لئے سمجھرو دے دو ہندوستانی حکیم لائے گئے
آپ نے ان کو حیلی مبارک میں طبلہ فرمایا۔ گری کی بنا،
پیر آپ محنت میں مصلی مبارک پر رونی افزوڑتے۔ حکیم
صاحبان اگر بیٹھ گئے۔ آپ نے ان کو خوش آمدیدی کہنے کے
بعد اپنے حالات سنانے کے ساتھ ساتھ تبلیغ کے ذریعے
ان کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو گئے۔ میمع کو تقریباً آٹھ
بجے تھے لیکن آپ کا خطاب اس قدر طویل ہوا کہ نہ
جعد کا وقت آپ پہنچا۔ مولانا عبد الرحمٰن لاہوری صاحب کے
عرض کرنے پر آپ نے خطاب فتح فرمایا اور پسون والی
کرسی پر بیٹھ کر اپنے داماد مولانا غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کے سوارے سے مسجد کے دروازہ پر پہنچے جہاں سے
باائعوں کا سپارا دے کر مسجد شریف کے شتمائی کوئی پر
بچے ہوئے مصلی تک آپ کو لایا گیا۔ باہر مسجد میں آپ کی

و رکاہ رحمت پور شریف سے ایک مسلم کو مشرقی پاکستان
(بیگان) بیجا جاں ان کی مفتت سے کافی فائدہ ہوا۔
اور سہمت سائے بنگالی حضور کی محبت با برکت میں
پہنچے۔ کئی سال وہاں رہ کر یقینت عظیم طبق مصل کر کے اپنے مدن
و اپنی گئے اور بنگال میں تبلیغی ۷۴ مہروڑی کیا۔ ملا وہ ایں
یک ایرانی مولوی صاحب میر و سیاحت کے ارادہ سے بنان
سچھ حضور کا بارکت فیض اور ہم اپنی دیکھ کر آپ کی صحبت میں
وہ کہ کچھ حصہ بدشیخ کی اجازت کر کر ایران روانہ ہو گئے
فیوض و بركات۔ آپ کے فیوض و بركات کا یہ
علم خاکر کئی چور، زانی، شرابی۔ دین، بیکنی تاں بکر
و من دارا اور نکوکار اور بر میر گارن گئے۔ جو بھی ادنیٰ آپ
کے حلقہ ارادت میں داخل ہوا۔ اسکا دل اللہ تعالیٰ کے
لذکری صوفت سے خور ہو گیا۔

تبليغی ہنون۔ آپ روزانہ نماز فریکے بعد
جماعت کو رات بکر تھے تھے۔ اس کے بعد آکڑ و مشترک مردی
ہوتی خواہ گری گیارہ بارہ بجے تک سید جمیں یا یہ کرو عظیم
و نصیحت فرماتے رہتے تھے۔ تبلیغ دین حضرت مائب یا
کی خدا ابن حیچی تھی۔ آخری ایام میں نماز فریکے بعد
مسلم نظریک تھے پر تاثیر فرماتے تھے۔ اور اسی وضو سے
نماز ظہر کا فرض ادا کر کے کھر تحریک لے جاتے تھے۔ آپ فرمایا
کہستہ تھے کہ دو ہزار یا بھی بیان سے ائمہ کیلئے بیوکی تھیں
ایک اللہ تعالیٰ کا فرض نہ نماز اور ام آپ حضرات کی تعلیمات کا
احساس۔ شام کو حسپ معمول نماز عمر سے مغرب تک
نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ رات کو جب آپ نماز شام کے
لئے تقریب لاتے تھے۔ اگر دستہ میں کوئی تقریب مسئلہ دریافت
کرتا تو آپ دین کھٹک ہو جاتے تھے اور کھٹکے کھٹکے
گھٹوں گذر جاتے تھے۔ نوجوان فرقہ ابھی ادھر ادھر

سے حاصل کی۔ ۱۷۔ سال کی عمر میں حضرت سرہنہ اس انیس علیہ الرحمۃ کے زیر تقدیر نبی مدرسہ جامعہ عربیہ فقاریہ الٹاباد میں صدر مدرسہ مقرر ہوئے۔ ۱۹۔ سال کی عمر میں فرقہ خلافت حاصل کر کے دین کی تبلیغ شروع کی۔ حضور سوہنہ اس انیس علیہ الرحمۃ کے وصال پر موالی کے بعد ۲۰۔ سال کی عمر میں سند نشین ہوئے۔ ۲۷۔ سال کے مختصر عرصہ میں سنہ ۱۵: ارتبلیقی سفر کے دورے بلوجہستان کے تین اور پنجاب کے دس اور مکہ و عرب امارات کے پانچ، جلد ۱۶۸ تبلیقی سفر کر چکے ہیں۔ اس سے پڑھ کر تبلیقی جنون اور کاہر سکتا ہے۔

بیتہ، بزمِ انطا حصہ

● اپ کے راستے کے مطابق دل کو سکون والیں حاصل ہوتا ہے۔ یہ اقبال ہے کہ راستے کو دیکھ بے شمار انسانوں کے مرد دلوں کو جو جات بخش رہے ہیں۔

علی اصغر قاسم۔ جواہر الفہصل آباد

● القاصہ کا تازہ شمارہ پڑھا۔ پسے حد پسند آیا۔ تمام معافیں اپنی خالی اپ تھے۔ خصوصاً معوان کی حقیقت اور ملکہ انگل نگہ بہت سندھ لئے۔

شکیل الرحمن شوکر نزدیکی مختار

● شمارہ نمبر ۱۸۔ پڑھنے میں بہت مزید آیا۔ سارے معافیں اپنے تھے۔ لیکن رسالہ جل جلیل ہم گیا۔ یعنی صفات کم تھے۔ اسے ماہوار کر دیں تو تبہت اچھا ہے۔

فیض احمد بیوی۔ بوپھری

جباب۔ ٹھارہ نمبر ۱۹۔ کے سچے مقول کے مطابق تھے۔ دیکھ موجودہ شمارہ ۲۳۔ صفات پر مشتمل ہے۔

● رسالہ کا تازہ شمارہ طالبہت خوشی ہر قیامتی اس انتشار کرنا پڑتا۔ اسے ماہوار کر دیں۔

سعید القور۔ غفران والی

آخری نماز تائیت ہوئی۔ اور یہی آپ کا آخری وظیافت ہوا۔ اس کے بعد جلد ہی آپ کا وصال ہو گیا۔

حدائق صفت انسان۔ حضرت قبلہ سوہنہ اسی نی قدس ستر پر اپنے پیر کے پروانا اور عاشقی ماروق تھے۔ اُسے خلیفہ اول یا نماز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مانند اپنا مال، ملکیت، دینی دولت سمجھی کچھ اپنے مرشد مریق پر نچاہو کر دیا۔ آپ کی صداقت اور سچائی، عشق و خلک کی مانند ہی کی پیغمبری کرنے میں ہیں۔ آپ کو اپنے مرشد مرتفق سے کامل تبت، فائیت کا اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ آپ کی زندگی کا سارا طبع تبلیغ دین میں گذر ار یادداشت کے قابیل و افقاء۔ حضرت قبلہ سوہنہ سائیں رحمة اللہ علیہ بہ تبلیغ کے سلسلہ میں بلوجہستان تشریف لے گئے۔ اُن قبری بستیوں کے باسیوں کو پر وکالت کے لئے تاریخیں دی تھیں۔ نبیلہ کے تبلیغی سفر کے دروان ایک دن اچانک سخت بارش ہوئی اور برساتی تارے بھر چکے۔ آپ کا عموم و استقلال اور تبلیغی حرص دیکھ کر قبایل لوگ حضرت صاحب کو چاری ای پر بٹھا کر اس حالت میں کالے سے گزرے کر مقابی لوگ نیک درمرے کے ہاتھ میں ہاتھ ملا کر قطار نکار کر کر ٹھہرے تھے۔ اور چار یا ہفت افزادے آپ کی چاری ای کو اٹھایا اور ایک دو میل کا فاصلہ اسی طرح طہہرا اور آپ نے اپنا وعدہ نبھا کر جانے میں شرکت فرمائی۔

آپ کے فرضی کی جھلکات اور زندہ نقصوں۔ حضرت قبلہ سوہنہ سائیں مظلوم العالی نے توکال کر دیکھا آپ کی ولادت ۱۹۴۳ء میں ہوئی۔ ۱۵ سال کی عمر میں اصلی تعلیم کے ساتھ دوڑہ حضرت شریف کی سند سیخ الحدیث مولانا منصبی الحق صاحب حجۃ الشیعہ

تحریر: داکٹر محمد قبال ظفر نجاشی

حضرت پیر مدنہ اعلیٰ حیث کی شاعری پر پاک نظر

دخل اور برواق مغرب و مشرق کے قصے تو ہمیشہ شعری ۷
حس سمجھے ہیں۔ لیکن اسلام میں ایسی شاعری کی جگہ اُنگی نہیں رہی۔
لبستہ فراستاں کی شان حسد کی صورت میں شی کرم کی شان لعنت کی صورت
میں اور بزرگوں کی شان منقبت کی صورت میں ہمیشہ شعری کا مومنع
دیکھی ہے۔ اس کے علاوہ یاد آنحضرت، پسند و نصائح، جنت و دونخ
حکایات و قصص بھی ہمیشہ شاعری کا حصہ رہے ہیں۔
سب سے پہلے شاعر جو کہ اسلامی تابعی میں شاعریت کی اہمیت
حضرت حسان بن ثابت ہیں جن کا مہم وظیفہ شاعری تھی کرم کی شان تھی۔
بریغیر پاک بہمن اسلام کی روشنی جن بزرگوں اور اولیاء راشد
کے توسط سے پھیلائے گئے ان میں سے اثر و مشترک شاعری کوئی دوسری تبلیغ
بنیا اور علاقہ کے رسم و رواج اور بول کے مطابق زبانِ عربی میں اسکے
کی وجہ پر اپنے فارسی، عربی اور اردو زبانیں توانے کے لئے
سے شاعری کے اہم اور کلے استعمال ہوتی ہیں۔ لیکن اگر تاریخی مطالعہ
کی جائے تو ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ترقیِ زبانوں میں بھی کچھ تقدیم
میں شاعریوں نے مدد جباراً اضافہ شاعری پر جنم آزمائی کی ہے جن
میں سنسنگی، پنجابی، اردو، فارسی، سرائینکی، بلوجی، گرگانی زبانیں
قابل ذکر ہیں۔

حضرت پیر مدنہ اعلیٰ حیث کی شاعری میں، ۱۔ درود افضل بھوال کیستہ شیدہ،
۲۔ عبد الغفار، اور المودہ پیر مدنہ اعلیٰ حیث کی شاعری "حمد"
۳۔ ذکر اشد، ۴۔ شان آسمہ رمضان شریف، ۵۔ رحمتِ نعمتن
آئیے اب من درجہ بالا مونعمات پر غور کرنے کے لئے نمود کے
طور پر چند اشعار کو ملاحظہ کریں:-

حمد کے چند اشعار

(۲۹) فتح در مدح معجزات نبی علیہ السلام

اعْتَيَّلُ كُهشِينْ بِيَقْبَلْ سَرْ دَاهْ جِيَهَانْ رَتْبَهْ پَايَا
پَايَسِيلْ مَبارِكْ سُونْهَشِينْ عَرْشَتَهْ قَدْمَ دَهْلَهْ
سَنْجَنْزِينْ شَوْكَافَسْدَ وَنَجْ سَلَهْ دَاهْ شُورْ مَجَيَا
شَقْ قَسْرَ دَاهْ تَالِ اشَائِهْ مَعْجَنْهِهِ اِيهْهَهْ دَهْلَهْ
دَرْخَتْ دَهْ جِيَهَتِيْ دُونْ گُواهِيْ پَسْتَرْ پَهْلَهْ لَاهَا
اَنْكَشْتَانْ تُونْ بَشَهْ جَارِي لَشَكْ كُونْ پَلَوا يَا
تَرْجَعْ: آچْ سَكْ اَپْ کَے سَوَا کَمِيْ سَفِيرْ جَرْنَهْ يَهْ رَتْبَهْ نِينْ پَايَکَهْ مَارِشْ
مَهَاكْ پَرْ اِپَنْيَهْ مَهَاكْ کَے سَاقْ قَمْ سَكَهْ جَوْنْ. بَيْنْ نِينْ بَلْکَهْ
سَنْجَنْزِينْ بَهْيِهِ کَارْ فَرْکِي بَنْدَهْلِيْهِ اِپَنْکَارْ لَهْلَهْ رَتْبَهْ بَيْنْ اَنْکَشْتَانْ
کَے اَشَائِهْ شَقْ الْقَسْرَ کَاجَوْ دَوْنَهْ جَوْتَهْ بَهْ جَوْ وَثَرْ اَپْ کَی سَالَتْ
کَی گُواهِيْ دَيْتِهِ ہِنْ اوْپِیْسَا لَشَكْ اَپْ کَی اَنْكَشْتَ مَهَاكْ سَے جَارِي
چَشَهْ سَسِيرْ لَهْلَهْ.

فتح بیرون بلان (اندرو)

بُودْمَ نَكَلَهْ مَلَهْ بَهْتَهْ بَهْتَهْ. بَیْبَسْ فَدا اَکِيْ مَدَسْ بَهْتَهْ بَهْتَهْ
تَلَ جَاسِتْ پَرْ وَادَرْ کَوْرَهْ مَیْرَا. مَهْدَیْ مَصْطَفَیْهِ بَهْتَهْ بَهْتَهْ
جَبْ دَوْزَنْ کَپِلْ پَرْ کَنْدَهْلَهْلَهْ. لَهْدَهْ جَاؤْ کَیْ اَشَدَهْ بَهْتَهْ
چَلَوْنَ گَلْ بَتْزَ وَخَارَانْ جَنْتَهْ. شَهْ اَنْبِيَاءْ کَیْ شَانْجَتْ بَهْتَهْ
اَنْهُنَ گَلْ جَبْ قَرْسَهْ دَوْمَحَشْ. دَوْکَرْ شَدَ اَنْبِيَاءْ بَهْتَهْ بَهْتَهْ
منقبت و مرشدگی محبت بنیان فاریحہ و مشانہ شرد

نَامَشْ زَانِیْ فَضْلَهْ عَلَیْ اِذْنِشِیْنْ جَبَانْ تَانِزِیْهِ
فَہْمِیْ سَلِیْمَ سَلِیْمَ تَابَنْدَهْ فَہْمِیْهِ
شَکْ قَرْشَدْ لَوزَرْ خَشْ خَوْرَشِیدْ خَبِلْ گَرْدِیدَه
درْ خَوْبِیْ جَهَوَنِیْ هَمْ تَانِیْهِ مَیْشِنْیَهِ
جَرْدَانْ صَافَتَکَیْ: دَیْلَارْ کَوْسَنْ پَرْ فَرْنَنْ دَهْ قَدِیْسِیْسَنْ نُوسِیْاں رُهِیْ
پَهْلَکَنْکَنْکَنْ کَیْ پَکْ پَرْلَانْدَیْ. اَکِیْاں سَرْدَنْ پَیْاں رُهِیْ
ترجمہ: میں اپنے مرشد و مرلنی مضرت پر فضل علی قریشی کے دینیں باوڈا

ایمِ خَلِیْسَتْ دَیْ دَلْ وَعْ زَلَکَ خَلِیْسَهْ بَهْ
جَوَادْ وَفَرْوَالَهِمْ دَاهْ لَا تَقْنَطُوا اَسَدْ بَهْ
مَوَاحِدْ بَسْرَهْتْ سَمَتْ سَهَابْ بَارَانْ
دَاوَرَهْ دَهْ چَسِیْنْ رَجَتْ دَیْ نَتْلَفَسْبَهْ

ترجمہ: مَنْفَرَتْ کَ اَمِیدَهْ دَلْ بَیْنْ کَوَئِیْ خَلِیْسَهْ نِینْ بَهْ: کَیْنَکَدْ جَادَ
لَهْ دَوْلَهْ لَهْ دَلَمْ (یعنی خداوندِ عالم) لَهْ بَیْلَرْ ہَوْسَتْ سَهْ فَرِیَادَهْ لَعْجَ

درْ ہَوْنَ چَلِیْ کَارِیْ بَهْ کَ رَجَتْ کَادِرِیا بَوْشِیْمَ بَهْ بَهْ اَورْ رَجَتْ کَیْ گَنْجَهْ جَانَ
ہَرْ قَبَهْ: خَدَادَنْدَهْ لَهْلَهْ قَرْآنَ مَیْنْ رَجَتْ: دَیْ رَجَتْ بَیْکَهْ (زَبَدَهْ تَرْمِیْجَهْ)
نَتْ شَرِیْفَ کَهْ چَنْدَهْ اَشَعَارَهْ دَسْمَعَجْ چَهْوَهْ مَصْطَفَیْ عَلِیْهِ اللَّهُمَّ

(۱) دَالْمَبْشَرْ مَهْتَرْ چَهْرَوْ تَابَانْ مَحَمَّدْ مَسْلَمْ شَعَارِیْلِیْمَ
بَیْسَ دَیْ تَقْسِینْ بَیْلَنْ مَحَمَّدْ مَسْلَمْ اَشْعَدِیْلِیْمَ
وَالْبَلِلْ زَافَ وَاسْتَقْمَانْ مَحَمَّدْ مَسْلَمْ اَشْدَدِیْلِیْمَ
بَلِلْ بَمْنَ فَنَسِرَاءِیْنْ مَحَمَّدْ مَسْلَمْ اَشْدَرِیْلِیْمَ

(۲) فتح شریف مدح دَسْمَلَهْ مَصْطَفَیْ عَلِیْهِ اللَّهُمَّ
جَبِیْبَ سَبْرَیَا آیَا، مَهَاكَرْ ہُوْ مَهَاكَرْ ہُوْ
مَحَمَّدَ مَصْطَفَیْ آیَا، مَهَاكَرْ ہُوْ مَهَاكَرْ ہُوْ
جَبِیْلَهْ دَرَدِیْ ہُوْ دَارَوْلَهْ ہُوْ گَنْهَنَگَنْهَنْ دَادَرَهْ ہُوْ
شَفِیْنَ رَوْزَ حَبْرَزاً آیَا، مَهَاكَرْ ہُوْ مَهَاكَرْ ہُوْ
ضَدَ اَجِیْتَهْ دَادَعَ خَوَانَ گُواهِیْ ڈَیْسَنْ دَقْرَانَ
اسَادَ اَپِیْشَا آیَا، مَهَاكَرْ ہُوْ مَهَاكَرْ ہُوْ

ترجمہ: مَهَاكَرْ ہُوْ بَیْبَسْ کَبِرْ کَشِیرِیْنْ فَرِیْا ہَوْسَتْ ہِیْں۔ مَهَاكَرْ ہُوْ
مَحَمَّدَ مَصْطَفَیْ مَسْلَمْ شَعَارِیْلِیْمَ تَشْرِیْنْ فَرِیْا ہَوْسَتْ ہِیْں۔ جَوْ دَوْلَکَ دَوَالَهْ ہِیْں۔
عَنْ کَارِوْنَ کَالْمِیْا ہِیْں۔ شَفِیْنَ رَوْزَ حَبْرَزاً ہِیْں۔ مَهَاكَرْ ہُوْ، مَهَاكَرْ ہُوْ.
خَانَ اَنَّ کَادَعَ خَوَانَ ہے، قَرْآنَ گُواهِیْ کَتْ رَهَبَهْ۔ چَارَے اَپِیْشَا
آتَے ہِیْں: مَهَاكَرْ ہُوْ مَهَاكَرْ ہُوْ۔

سلسلہ عالیہں نقشبندیہ

حضرت پیر مسٹا علیہ حکمت نے سلسلہ عالیہ شریف کی اندازی میں بیان فرمائے ہیں اور یہی عجیب اندازی ہے کہ ایک پیر کو سو لکھ دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں:-

بنیانی اندو

۱۔ یا الہی چم کا پانی رضا کے واسطے: کچہری مسٹنگ کے واسطے بیوکرو والاقرتو الرعنون البر: صاف دل طان صدر لا اپنیکو واسطے

۲۔ دوسرو چڑ کچھ یوں شروع فراستے ہیں

داد گرلے دادا پانی ہاگھاٹے: والی کوئی احمد جھنپسے ٹھٹھے

مناجات بزرگان سرواشیک

۱۔ یارب چار بركت میراث پسیئر فضل شے سائیں

بے درد اعماق نہ کر قوں دم جیوان بے تائیں

برکت میثے پیرفضل شے معاف کرو برایا۔

رکھ امید عنایت دی میں دریشستہ آیاں

ترجمہ: لے پکر رب میر پیرفضل کے سروار و آفارکت فرا

کھی کے دیکھت اج نہ کجھیو مرتے دم نکٹ

میر پیرفضل کی طبقیں پنچ بکت سے یہی کہربائی معاف فرادو

امید عنایت نہ کر میرے مولاتیرے دو لئے پر آیا ہوں۔

بزمیان اندو

۲۔ اپنی عزت و شان و شوک بجیا کے واسطے

بے مثال بے چون مولا حزہ وجہ کے واسطے

رسوت للہابین وہ ہے شفیع المسدین

لا چ پرورد روز محشر مصطفیٰ کے واسطے

اوپر حصہ عرش عشاں وحیدر چار یار

خاتم بالغیر کراہی حق نا کے واسطے

رسی پیروی کی عادتوں پر

ادھار کا نہ کر جی سکو بخالوں گا، ان کے پاک قدح کی پاک خاک
کو بخول کا اور آخرخول میں سربانکر لاؤں گا۔

مصلح پیر کے موقع پر منقبت

اع لڑ گئے ولدار دلیستے

بائے در آزار دلیستے

جو کچھ سرگئے پوریاں کر گئے

ٹھ سنی بھئے روں سفر ٹھے

ترجمہ: آئے دل کے دلماضھے گے۔ دل کی تکلیفیں اور درد پھر سے بچاں

ائیں ہیں۔ جو ہر سا دو پورا ہیں یعنی خناہی کھو دیا ہے ماسفر برا کیا

خطبہت خود پیر مسٹا علیہ حکمت نہیں جعل بیان میں جو خلیفہ کہیں

وہ اندازیاں اور تاثیر کے حلقے اپنی مثال آپ ہیں۔ ملاحظہ ہوں چہ

اعمار بیان ارنی۔

الحمد لله الذي عَمَّ السُّورَيْنَ الْأَكْمَةَ

وَعَلَى الشَّيْءِ وَإِلَيْهِ مَتَّلَعُوا وَشَتَّاهُ

بِاللَّهِ أَشَهَدُ أَنَّهُ مُتَوَجِّهٌ إِلَيْهِ مُحَمَّدًا

مَوْعِنَدَةٌ وَرَسُولُهُ شَرِفٌ بِهِ أَبَاهُ

پمنہ و فضالیع بزمیان سرواشیک

بے توں رہیں ساری عمر آخوند فنا ۴۰ آخوند فنا

ہو وسے جے تیڈے تائیں سر آخوند فنا آخوند فنا

ناہاد شہ رہیں اقسام تمیں فضالتے بیشدن

نا جسون سورج اقسام آخوند فنا آخوند فنا

بزمیان الارض مال دنیا کو نہیں کچھ پاندرا دکتو!

مال دنیا کو نہیں کچھ استواری دکتو!

آئی ہے فرست تمیں کرو عبادت لے عزیزا

کیوں نہ پسر زندگی ہر دم نہ باری دوستو!

سر جمال اسجد میں ہن وقت پڑھ لوم قیاز

اصل ہر چیز پر محروم مکم بخاری دوستو!

ہے۔ آئی محبوب (ماہ پل) نے چبہ چپا لیا ہے جو ہر توں کی دوست
ہے (یعنی رحمت مفتر اور ہم سے آزادی)۔
دریشان جمعت المبارک (زبانِ مبارک)

۱۷ روزِ عبید دا ہید آیا ہر تو من مسلمان کے لئے
جیسٹھا پڑھے جمع بے بیت شاق اپنے پاں لے کے
ایو جی بستارا مسکین ہے۔ ایری تسلی قلب ہر زین دل ہے
ترجمہ: آج جمعۃ المبارک کا رون ہے جو ہر مسلمان کے لئے عیاد کا روز
ہے۔ جمعۃ الفروض اس پاک مسلمان کی شاق ہے جو مجع کی خماز ڈھنا
ہے۔ یہ مسلمان کے لئے خرچ جو ہے اور انہوں سے پھر دل اس
تسلی پاتے ہیں۔

۱۸ دے پیسری کنو ولی حقیقی گستی ہے لگ
پتن پیشہ بستا اجر چا دن دے ملک
مپھاں پال تے وال ووصائی ودن
داڑھی پدھر کرتے منانہ ودن
چھٹ پوش حق مچھٹے لادے لئک

ترجمہ: آج کے رسی پیسروں سے دل تک آگئے بیکھنے
کی عادت ہے انہیں او جبری لے جانے کی عادت۔ موچھوں کو پلتے ہیں
بال بڑھاتے ہیں اور ڈاڑھی مبارک کو صاف کرتے ہیں اور شیو کو رکھتے ہیں
نیشن پلے میں بند جنے اور پھر ان کا حاصہ ہے۔

ذکر اللہ لے ساک را و فرا ک اشناش رو ز شب
لے طالب قرآنی ک اشناش رو ز شب

خیلیں دل کو شاد کر بلیل والائیں فریاد کر ہرم خلائق کو
کراشد اشد رو ز شب
کو روشن دانصیفیں توں۔ کتاب کا تزریقیں توں۔ کو کردیتی خیلیں توں
کراشد اشد رو ز شب

رمضان پاک کی شان میں

آج ماہ رمضان دی آمد ہے ربیعینیں ولا ڈھکلیندے
آؤ ماہ رمضان نے بھال دلے آڈیں عل کاون دلے
کی اشعار ہمارے پیسان کیار کے فیعن کا نہیں ہریں اور سنتے،
پڑھنے والا ان اشعار سے وہ در حاصل کرتا ہے جو کہ پیسان کیار کا
وین اسلام سے تعلق تھا اور آئیں یہ کلام نہ ہے۔ کلام پاک کی تفسیر
ہے لوگوں کے در دکا مارو ہے۔

بعقیدہ بزم الظاهر

(ان غلوط کے ملاوہ تکلیف احمد (پیر ار رضا) نذر احمد (اور وہ)
زاہیل خانزادہ (مشهد و مسیار) نے رسا کو کلندی کیا ہے۔
تمام احباب کا خط کھکھنے اور رسا کے کلپنے کرتے
کا بہت بہت شکریں۔ آپ کے غلوط کا مفتر اور ادا

آج ماہ رمضان سدھایا ہے
آج سینے سوز سدوا یا ہے
آج مکھٹا یا رچپایا ہے
جیسٹھا مصدمون دا مایا ہے
ترجمہ: آج ماہ رمضان کی الوداع ہے۔ آج سینے میں درد دوپن

دھخت رمضان پر

شق و فجور، ظلم و بے رحمی میں امراض میں شاغل ہتھا تھا۔
شادی غنی اور زندگی کے تمام حوالات خلاف شریعت
کرتا تھا نیک لوگوں کی محبت پسند نہ کرتا تھا۔ حرام اس
نے ذکر لورٹا اور سمعت ہوا۔ اب معلوم کرے۔ اگر وہ مدد
بخاریوں سے لئے کرچکا ہے اور تمام رتیل اور قبور و مقابر
حرث کرچکا ہے۔ تمام بخاریوں سے فرمات پیدا ہو گئی ہے پسے شریعت
کے احکام سے محبت ہو گئی ہے۔ ورن کے کام اور نیک لوگوں
سے محبت بہو گئی ہے۔ نماز خانہ نیں کرتا دال میں ہر وقت ذکر الہی
کافیں پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ والوں کے باب آمد و رفت رکھتا
ہے۔ لاظل ہبیدر وغیرہ کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ داڑھی کو
کرائے شریعت کے احکام کے مطابق کرایا ہے۔ شادی غنی
شریعت کے مطابق کرتا ہے۔ شق و فجور سے تائب پور کراس پر
استفادت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب ہر فائدہ اگر ذاکر
حاصل ہو چکے ہیں تو سمجھ لے کر اسے ذکر فائڈہ دیا ہے
اور اس کا قلب زندہ ہو گیا ہے۔ قلب حرکت کرے
یا دکر کرے لطف مترک ہوں یا نہ ہوں۔ نسرا ملائے
فخر اپل ذکر ذرا عذر سے سوت، گوش ہوش سینحال
کر سفر، دلیل یو تھیں طریقہ عالمیں داخل ہونے سال
اور بعض کو دوسال بلکہ بعض کو لوٹیار سال اس سے بھی
زیادہ حصہ ہو گیا ہے تم سب ذکر کرے رہے ہو۔ اب
سمیح حکمر ذکر سے کامیاب اور نتائج بحیرت ہوتے ہیں۔
پہلے دل ذکر سے قابل اور قدرا سے بیغوف بے درمانی اور
سرکشی میں مبتلا تھا۔ ذکر کی نیت سے کرنے کے بعد دل نہ
ہو گیا ہے۔ خوف خد، شوق اطاعت اس میں پیدا ہو گیا
ہے اور جتنے خمائیں قبیر تھے مثلاً دل سے کہ ورزت،
نلست، قسالت شدت وغیرہ سب رفع و غیرہ ہو گئی اور
جو امراض بطنی منوری تھے مثلاً ریا، فرب، کبر، انائیت،

حضرت پیر مطھا رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حاجی علیہ الرحمۃ علیہ مسیح علیہ السلام

ایک دن یہ عائز خاک رخمت عالیہ مسیح حافظا اور صور
قبلہ عالم قطب الاطلاق، خوش زمان حضرت مولانا مرشدنا فرمادیم
پیر مطھا رحمۃ اللہ علیہ ذکر کے کوہ قضاہیں بیان فرمادیم تے آپ
نے نسرا میا فخری، جماعت اپل ذکر میں سے بعض قفار اپیں
کہتے ہیں کہ ہمارا قطب ذکر میں حركت اور جنس نہیں کرتا حالانکہ
ہمیں ذکر کر کر خود دراز گزارا ہے۔ ذکر سے نہ لوث قلب چلتا
ہے اور دوسرا سے لطف باری ہوتے ہیں۔ نسرا میا وہ
قلب کی اور دوسرا سے لائف کی حركت کرنامہ سمجھتے ہیں۔
مالا لکھ لطفاٹ کا حکم کرتا کسی ولی اللہ کی کتاب سے فوری
ثابت نہیں ہے اور دوسرے کسی ولی اللہ نے ذکر کی یہ شرط بنائی ہے
نسرا میا بعض فرار کے لطف حركت کرنے نظر آئتے ہیں یہ صرف
شیخ کو توبہ سے حركت پیدا ہوئی ہے کوئی شرک شیخ آیتے
فیض کے ثبوت کے لئے اور دوسرے ذکر کی جوحت قائم کرنے
کے لئے ایسا کرتا ہے تاکہ خلوق خدا اس عرک قلبی کو تلاہر باہر
وکیوں کہ استفادہ حاصل کرے۔ دوسرا سے کوئی فرمات کے دن
لوگ یہ کوئی سکیں کوہیں دینا میں کوئی فیض رسال اللہ والا
ہیں ملا تھا۔ آپ نے نسرا میا اگر کوئی اپل ذکر اعلیٰ قائمہ
دیکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ قور کرے کہ ذکر پر چھنے سے
پہلے وہ گون کون سی بخاریوں میں مبتلا تھا۔ مثلاً وہ حماز
نے پر ہتھا تھا، داڑھی تراختا تھا، شراب، بیٹک پرس
حتر، بیری وغیرہ استعمال کرتا تھا جو اسراف میں شامل ہیں
اور بعض شرعی مخالفت کے سبب حرام ہیں۔ قتل، وکیقہ نہ

کرو اور اندازہ لکھوں گا اگر تھارے قوب میں پیدا وفات ہو جو
اور پاکرہ اچا اگر ہوچکے ہیں تو سیکھ کو رکھ کرنے پڑیں خانوں دیا
ہے۔ اس لیے قوم آگے بڑھا دا اور استقامت کرو۔ اگر یہ
اوسمات پیدا نہیں ہوئے تو تمہر کی طور پر ذکر کر رہے ہو۔
امریقی باطنی تو نہیں ہے۔ مگر وہ قاب فخر ملے گا۔ فرمایا
اے مالک! اگر تھے۔ وست ملن کی خواہش پے ۷ خفتر
کو دھک کرو اور کیسے کونکاں پیٹک دے۔ فرمایا یہ کام
لبی استقامت سے کرو۔ آپ کو دین اور دنیوی بست
فائدہ حاصل ہوں گے۔ آفرمیں حضور قبلہ عالم پر مشتمل اسی
قدس تہو کی الیک کرامت عرض کرنا ہوں گے۔ ساتھیں
آئیں۔ وہ ہر چےز کی میں جب حضرت صاحب کا دست بیت
ہوا، ذکر پوچھا، داروں ہی مبارک سنت کے مطابق رسمی اور
حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق تسلیح کا کام بھی
شرط کرویدا اور حلقوں اور قبروں وغیرہ شروع کر دیا تو خالقتوں کے
پیارا ڈوٹ پڑے۔ ہر طرف سے تنیدہ اور طعنة زندگی مزدوج
ہو گئی یہاں تک کہ جارے شرمنی تاراض ہو گئے۔ اس
وقت میری مکنی تھی ایسی شادی نہیں کی کی وجہ پر کرب
لکھ کاپ داروں کی وغیرہ نہیں مندو واؤ گے اور پیر کے پاس
آن باتا جائے ترک نہ کرو گے تک تم سے شادی کی نہیں کریں
میں نے یہ بات حضور قبلہ عالم پر مشتمل اسی قدر میڑہ کو
عرض کر دی۔ حضرت صاحب نے مستحکم تھے ہر یہ فتنہ میا
غیرا قپروہ مدت کرو اور استقامت کے ساتھ ذکر و فکر
کرتا رہ اور وہ کام کرتا رہ۔ یہ لوگ خود بخدا اگر تجھے
معذرت بھی کر سکے اور شادی بھی ہو جائی۔ لیں میں
نے حضور قبلہ عالم کے کچھ پر عمل کیا اور استقامت کی۔ ذکر پر
دوسرا کام تھا۔ دن کے بعد میرے شرمنے نزد میٹنے
شادی کا استراز کیا بلکہ مجھے معذرت بھاگا۔ اس

نقاشیت، شہرت، حرس، بجاہ، بقب، حسد اور دشیں
کی بیعت اور بخش و کینہ، خصوص و غیرہ دل سے خارج ہو گیا
ان کے بجائے تھامن حمیدہ اور صفات حسنہ شفا اخلاق
بھر، نیاز، تواضع، ذکر، تفاعت، ایثار اور رضا، جہاد
کا شوق اور اطاعت کا ذوق دل میں بجاویں ہے۔ اب
اگر کوئی برا بھلاکتا ہے تو ابی ذکر کو غصہ نہیں آتا، اسی سے
تقریب نہیں کرتے بلکہ اپنے نفس پر غصہ ہو کر غلطی کرتے ہیں
کر اے نفس تو واقعی ایسا ہے جیسا تجھے فلاں نے کہا ہے۔ اگر
کوئی اس کی تعلیم کرے تو مسرو اور خوش نہیں ہوتا ہے
اور اپنے آپ سے یوں بکھتے ہیں کہ اے نفس جس تو ہو یہی
گیرے سمجھی پیدا رہے تو پھر اپنی تعلیم سن کر کیوں خوش
ہوتا ہے۔ جب ایسے حالات میں ہو جو ماہیں تو ایسے شخص
کو مبارک پر کیونکہ رہ مفات ذکر کی ذکر نہیں کرنے سے پیدا ہوتے
ہیں۔ الحمد للہ ذکر سے یہ فائدہ پور پندرہ ہوئے ہیں۔ لیکن
بس شخص میں یہ حالات پیدا نہیں ہوئی تو وہ سمجھ لے کہ
ذکر نے اسے نامہ نہیں دیا۔ یہ ذکر کو بالطور رسماً کر رہا ہے
واب خود رہے گا مگر بوقاہدہ اور مقاصد حاصل ہونے کے
وہ نہ ہوئے۔ کیونکہ امراض الہی، خصائص رزیلہ اور بہارات
معنوی کا ازالہ نہ ہوا جس شخص کو ذکر کر کے فرات حاصل
ہو جاتے ہیں وہ کسی سے مقابلہ نہیں کرتا اگرچہ اس کے ساتھ
کوئی بھردا بھی کرے یا اس پر بیتان لگائے یا شکوہ کرے
ناجائز باتیں کرے یا امداد رکھے۔ بہ جال پر صبر و مکون کے
ساتھ رہتا ہے۔ شریعت مبارکہ سے بارہ ہو کر کسی سے حدادات
یا محبت نہیں کرتا۔ بلکہ "الْحَمْبُ اللَّهُ وَالْأَعْشُ اللَّهُ"۔ مرت
اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے
غصہ کرتا ہے اگر کوئی غوشہ ابد کرے یا امنہ پر تعریف کرے
تو خوش نہیں ہوتا۔ اب تم اپنی اندر وہی حالت پر خود

حضرت میرزا نسافی

مولانا غلام متفق صاحب بھاسی۔ اللہ آباد شریف کندیارو

کامنے کوئی نہیں پاہت اختر آپ کے پاس پھاس فقراء
بیٹھے ہوتے یا پانچ، آپ کی تبلیغ مکاس جاڑی بھی کمی
آپ کمین دنسا کی بیت مزدت کرتے تھے۔ بگن بات لے
یہ ہے کہ آپ کے ارشادات سن کر راحاس پیدا کر جاتا
تھا کہ دنیاوی کاروبار چور کر، ہر طرف سے پھر موکر بس

حضرت صاحب کی صحبت میں بیٹھ رہیں۔ اور ذکر کشہر میں خول
ہو جائیں۔ حضرت صاحب قدس عز و جل، جب بنتے تھے آواز بالکل
نکت، مونی کی مانند میں چکیے دانت بٹے سارے لگتے
تھے، پسندے وقت آپ مند بارک پر شہزادت کی انکل رکھ کر تھے۔
حضرت پیر مختار دس ترہ بیت زیادہ و میڈ، اور بیت

زیادہ مدد بر تھے۔ آپ کار و بھی قابل دید رہا۔ جیسا کہ
ہے کہ حرمت پور شریعت کی مسجد شریعت کا برآمدہ بن بنا
تھا، چوت پار بیش شہروں جاہلیں تھیں۔ ابھی ان پر گل بھری
ہو رہی تھی کہ عہد نماز سے قدرے پسے آپ مسجد شریعت میں
شریعت لائیں۔ اس اعزاز میں کھڑا ہوتا تھا۔ میراجی چاہ کر حضرت کے
پاس پہلا باراں، میں ابھی یہیں تھیں کھڑا تھا۔ میراجی چاہ کر حضرت کے
پاری ہو گئی کہ اندر جانے کی بیت میں کسما اور دو ہیں کھڑا رہ
گیا۔ حالانکہ حضرت صاحب قبلہ بیت کا عالم شریعت مبارہ ہے تھے۔

اس زمان میں حرمت پور شریعت میں ہی رہتا تھا۔ حضرت جی کا
کلام صفات و بلافت کا اصلی تحریر تھا، جو کچھ بیان درمانتے
اس واقعہ کا منظر سامنے کے تدریب پر تھا دیانتے تھے۔ ایک
دن حرمات ارشاد کا واقعیان فرمائے تھے کہ کوئی فرشتے
حضور اکرم ملی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کر رہے تھے تو ایسا
حسوس ہوتا تھا کہ واقعی فرشتے کھوئے ہیں اور قطار دو قطار
آپ مل اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت رعد افرشہر کا (امام ہے) کے متعلق
بیان فرمایا کہ وہ اللہ کی تسبیح پڑھتے ہوئے بادلوں کو بانکتے

جی بان، آپ بیت بٹے پیرتے۔ شکر سے زیادہ
شیریں کلام، پیارے اور نیارے ارشادات، شکل و
صورت بیت سوئی اور من ہوئی، دلکش دردرا۔
میں ابھی صیری تھا کہ حضرت پیر مختار دس ترہ کی زیارت

سے مشرفت ہوا۔ میرے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ آپ کے
دعویٰ تھے۔ جیسے اپنی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ آپ میرے
ماں میں بجان حضرت قید سوئیا سائیں ترہ کے فخر تشریعت
منزاخ تھے اور میں پسکھا جعل را تھا۔ رات کو آپ پیارے
گاؤں خاواہن سے قدرے سے باہر آؤں فرمایا ہوتے اور فرقہ
پھرہ یا کرتے تھے۔

حضرت پیر مختار دس ترہ، بڑے ناک انداز تھے، آپ
کی پوشش شاہزاد ہوا کرنی تھی، کلام بارک پر بودستار
باندھتے تو شاہی تاج معلوم ہوئی تھی۔

حضرت جی کو تسام کاموں سے زیادہ عزیز تبلیغ
اسلام تھی کوئی تبلیغ کی بات کرتا تھا۔ تبلیغ خلوط نہ تھے۔
(اکثر تو پیغمبر نماز کے بعد اپنے زو بیوی تبلیغ خلوط پر بحول
جب کبھی تسبیح موزو رثا بات، برسنی کی بات آہانی تو بحول
کی مانند کھل اٹھتے، نماز فرم اور مرافقہ کے بعد کافی درج بک
مسجد شریعت میں بیٹھ جاؤ آپ کا معلوم تھا۔ کمی مرتبہ دیکھا کر
فرم کے بعد وظیں بیٹھ رہتے اور قدر پر حکم جوئی مبارک
میں اترتے لے جاتے۔

حضرت جی کی باتیں اتنی پیاری اور پر اثر ہوتیں کہ

ہیں تو ایسا حسوس ہو رہا تھا کہ واقعی طور پر گرج سنائی سے

ربی بے، چک خوار بھی نہیں۔ حالانکہ آسمان صاف تھا بادل
و غیرہ کچھ نہ تھا۔

حضرت ماجد بے ریائیکن بڑے فیاض تھے۔ شریعت
و طریقت اور ایسا بات سنت میں بکھائے روزگار تھے،
اپنے کی تغیر پر تاثر تھی۔ میں جس نے ایک رفقاء کو
دیکھا تو غفرخواہ اور گزویدہ ہو کر رہ گیا۔ ذکر لڑپولی اور تشریف
پر عمل آسمان ہو گیا اور ساری عمر پر خدا پر مشانی کرتا
رہا۔ خود خدا کیا ہر میں شخول پر لارکھر دین کا گھوڑا بن گیا،
بکر پر الاماؤں دین کی دفت متوجہ ہو گیا۔

حضرت جی قدسہ اور فرمایا کہستے تھے کہ سالک کے لئے
دو چیزیں انتہائی ضروری ہیں، ایک ذکر اللہ و دربے
شریعت کی ایسا۔ یہی فرماتے تھے کہ سلوک میں
کرنے اور تشریف پر عمل میں آسان پیدا کرنے کے لئے
پیر کی محبت سب سے اصلی چیز ہے۔ بیسے دو حصے سے
میٹھا ہو گا۔ اس میں بیٹھا ملاجئے اور بیٹھاں جائے ہے
طریقت اور پیر کے فانن کی محبت سے منع فرمائے اور اس
کو سالک کے لئے سامنے قشدار دیتے تھے۔

فرماتے تھے پورے کے فلافت سے دوستی رکھ کے اس
سے تو کہاں بھی بسترے کر دے اپنے مالک کا بڑا اور تاریخی ہے
فسد ملاتے تھے کہ اسکا اگر پاگل ہو جائے پھر بھی اپنے مالک
کو نہیں کھاتا۔

حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ میں کمالات اور کلامات
کو اپنے نمث قدر طلب اور لحد کی طرف منسوب کرتے تھے اور
ہمیشہ اپنی فتنی اور بہت زیادہ کسر فتنی کرتے تھے۔



لبقہ: تبلیغ کی چند جملیات
اے تیری آواز، آوازِ خدا
اور خامقی تیری، رازِ خدا
تحلیب شیریں لب دیائے ذات
اس نے ہربات تکوں انبیاء
جو حکایت بڑیں جو بات تھی:
عالم منی کی اک سونفات تھی:

شائین کلام، بیلشیر آپ کی ہربات آبیات
ثابت ہوئی کہ جن لوگوں نے سُنی ان کے دلوں کو نہیہ جاوید
فریما۔ حضرت کا وصال ۱۹۴۳ء میں ہوا۔ لیکن ۱۹۴۷ء سال بیت
جانے کے بعد بھی دیکھتا ہوں کہ اس وقت کے فرما آج بھی
اللہنا ارادت ہے۔ مسلمان یا نہ تنہ بندیر جلد دیر کے ساتھ
سلک ہیں۔ اور حضرت تبلیغ سجنیاں توں اللہ مردہ اور لکھتے
سبجن سجنیں میڈل ایجنسی تھے زیر سایہ رہ کر اصلاح احوال میں
شوخل میں اور دن دوں راتوں جو گن باطنی ترقی کر رہے ہیں
اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اس طبقت عالیہ پر ثابت قدم
رہئے کی توقع مطافر ہوئے اور فیضی ربانی سے حضرت جن میں
اور پیر ان بکارے دیلے سے ہم سب کو شفیع فرمائے۔

آئین شد آمین

لبقہ: ارشادات مرضہ

کے طلاوہ شادی کا سالانہ پر بھی انہوں نے برداشت کیا۔ اس
بات کے جواب تبلیغی فرمانی صاحب بوزار غلیظ صاحب کو
ہیں جو کجا بارے علاقہ کے غیرہیں۔ حضرت پیر مصطفیٰ مدرسہ
کی یہ ایک ادنیٰ گرامت ہے۔ بڑی گرامت یہ ہوئی کہ سارے
فالین، م Rafiqین بن گڑا۔ اور ذکر میں دا خل ہو گئے جمارے
اساتھ تبلیغ کے کام میں معاون بن گئے۔ یہ ذکر اپنی کی بڑت
اور اللہ والوں کی نظر ہے۔ وَعَلَيْنَا الْأَلْبَاعُ

میر
مولانا محمد اسماعیل
غفاری

حضرت پیر مطہر کی تبلیغی کمی

چند جھلکیاں

جن کے نزدیک امن اور اسلام کا اثر ہے کرتے توگ باقاعدہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ یہاں مغرب، مشاہد ازا دا ہونے کے خفظ کر تھا بہا۔ بالآخر متاسف فر کے وقت میری طبقت میں کشش پیدا ہوئی۔ بیعت اور ذکر طلبی کی دولت سے مرفت ہوا۔ ایک سال گذرنے کے بعد حسن الفاقہ سے بھجے ملازمت میں ترقی ہوئی۔ لاحقاً اس کے شریک اسکلین ۲۔ ۵۔ ۶۔ (اب ۲۔ ۵۔ ۸۔ پہنچتے ہیں) مقرر ہوا۔ اور رحمت پور شریف میں بال بچوں کے ساتھ رہنے کی سعادت تھیب ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی اس نیازش کا مشکر ہتنا ادا کروں وہ تھوڑا ہے۔

اب میں اصل موفری کی طرف آتا ہوں۔ بیعت کے چند دن کے بعد رحمت پور تشریف آیا۔ تیارات کی حلقة مراقبہ میں شامل ہوا۔ مشاہد ازا کے بعد محمد شریف کے من میں میرے ہم دل دوست میان ہید الکریم شریک ساختہ و مددنا نو الدین انور کے بھائی ہیں، سوگا۔ اچاک ایک آواز ان سے بھواری۔ جس نے مجھے تبریز میں ڈال دیا۔ تعداد کامبے کرنی بمالغہ نہیں کرتا۔ مجھے دہ آواز آسمان سے نیچے اترتے سلو ہونے لگی۔ جوں جوں کان درضا۔ حقیقی کی طرح آواز نے میرے دل میں اسی کشش پیدا کی کہ میں بے اختیار ہو کر اس کو اپہرا اور اس سمت جا پہنچا ہماس سے دہ آواز آری تھی۔ حقیقت یہ تھی کہ حضرت پیر مختار عودۃ الشلیل اپنے دولت خان سے لا اؤذا سپکر پرسترات (اُن کے لئے ایک علیحدہ پابندی جگہ تو

اس یا چونتے تسلیم کی آوارگی کے بعد پرش سنجا لا کر پتہ ٹھیں کہ دنیا سے روائی ہے اصلاح ابا ملن کے لئے کمی اللہ کے ولی کے پاس جانا چاہیے۔

پہمیں میں مجھے ایسے استاد ملے جو اولیا، اللہ کی تربیت فرماتے تھے اور ان میں خدا کے دعوات میں غوث، قطب ابدال وغیو کا تذکرہ بھی کرتے رہتے تھے۔ میرے دو اسکار سب خدا کو پسارتے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرم۔ یہ ان کی دعائیں تھیں کہ مجھے بیسے گناہگار، سیاہ کار بالکل نا اہل کو پاپے اصلاح احوال کے واسطے اللہ والوں کی تلاش کا خجال رامن گیر ہوا۔

یقہنہ طویل ہے۔ بہر حال یہ میری خوش بختی ہے کہ میں اپنے نیک اسٹار کے ہمراہ حضرت پیر مختار عودۃ الشلیل کی خدمت میں رحمت پور تشریف حاصل ہوا۔ وہ سال ۱۹۶۱ء کی بات ہے۔ ظریکی نہ اس پر حضرت قبلہ عالم مسجد شریف کے خرابے والے دروازے سے مغلی بمارک پر تشریف لائے۔ میں نے پہلی مرتبہ زیارت کی۔ کیا حسن و جمال کی خوبصورت شہزاد بباس تھا۔ یہ بخشنے تھیں دیکھنے سے حقانی رکھتا تھا۔ نماز کے بعد میں نے دلیں بائیں جماعت کا جاگہ زدہ لینے کے لئے دیکھا۔ ہر غصہ بازیع۔ عمار باندھے ہوئے اور طبع میں علم نظر آیا۔ میں نے سوچا کئی وعظ و تقریب ملادے سے سئی ہیں۔ لیکن دار الحکمی، عاملہ مولاک اور طبیعت میں یہ عظیم انسلاف بہیں پیدا ہوا۔ بلاشبہ اللہ والی میں۔

کیا بیان دنیا داری کا شکل سے؟ بس تم دونوں اس گونجھ میں اپنے نہ کرتے تاہم نہیں پور، نکویاں سے۔ فیر کے ساتھ رہ کر دل و کھلتے ہو، دیغرو وغیرہ۔ اس ناچھرنے سمجھا کتاب ان بے چارے دلوں کا عالم و ایسا بھگتے تھاں کر بابر پہنچا جائے گا۔ مگر بھاؤ کر یہ گھنوج ہو گیل کی کڑک ہوتی نظر آئی تھی۔ لیکاں رحمت کی مصلحت ادھار بارش بن کر برستنا شروع ہو گئی۔ اب بھی وہ دن وہ ساعت جب یاد آتی ہے مل پر رحمت کی اس بارش کا اثر غصوں کرتا ہوں، تقریباً آدھا یا پونٹ گھنٹہ کھٹکے کھٹکے وعظ فسر میا اور لوگوں کے دلوں کو تو تکہ کشم کے کھینچا کہ سب کے سب باہر کھٹکے ہوئے جذب کی حالت میں دخوازہ کر سمجھیں واٹھ ہو گئے اور من اعظم اداک۔

حضرت قبلہ عالم کی تسلیقی حرمی بیان تک دیکھنے آئی کر پس موقتوں پر سات ماتھ گھنٹے سلس و مظاہر ملتے تھے۔ لوگ آتے جاتے رہتے یہاں آپ پر اس تدریجی وارد ہوتی تھی کہ معنی کی خوازہ اور مراد قبر کے بعد سیٹھے اور نہیں کی خوازہ کے بعد دولت خاک کو تشریف لے جاتے تھے۔ یہ قریبی وعظ و نصیحت اور تفسیر و پیغمبری کی بات۔ حضرت کی خاشقی کا اثر بھی یہاں کرتا ہوں۔ عمر خاک کے بعد کچھ اور اد پڑھتے (جا گوشی) اور بعد میں کچھ ذرا ملتے تھے۔

کبھی بیوں ہوتا تھا کہ بالکل خاموش بیٹھ جاتے۔ لیکن دونوں میں اتنی ترقی پیدا ہوتی کہ زبان سے اُس کریمان نہیں کیا جاسکتا۔ لوگ دعاویں مار کر رونے لگے۔

غرضیک حضرت قبلہ عالم کا وعظ ہو یا خاموشی۔ اس کا اثر یہ تھا جو مولانا محمد اسماعیل بریشمی کے تخلقوں میں یہاں کستنا مناسب ہے۔
مولانا فرماتے ہیں۔

کو نصیحت فرمائے تھے۔ جس کا ماحصل یہ تھا کہ ایمان کی دولت ہیں ایک لفافی سرمایہ ہے جو قبر و شر میں کام آئے گی۔ اولاد مال، مگر جا شید لاد وغیرہ فاقہ چیزوں میں بھی بعض اوقات دینی ایسی میں صیحت ثابت ہو سکتی ہیں اسی وظائف نعمتی میں ناہل آدمی پر کتنا اڑکیا ہا اس پر میں احمد رشد ہی اہتمار ہوں۔

ایک اور واقعوں پرے کہ گلزار ہوں شرف کا موقع تھا۔ بے حساب فخر قبر و شریعت کے اندرون عالم خاک کی سیلے تیار موجود تھی۔ اور یہاں ہجوم آئیوں کا مکہ شریعت سے باہر حضرت قبلہ عالم کی زیارت کے لئے مشائق اور اس طرف چشم بڑھ لئے۔ جس طرف سے حضرت دولت خانہ کے مسجد و اسی دروازے سے مسجد شرف تشریف لاتے تھے، ان دونوں میں جاعت میں نیا ناٹا۔ زیادہ خوبصورتی یوں لگتا ہے کہ لوگ زیادہ تر حضرت کے فیض کا پھرپھر سن کر منتظر رکھتے آئے تھے۔ اتنے میں حضرت قبلہ درود نہ سے باہر رونت افسوز ہوئے۔ مصلی بیارک ہو یہی من میں پس پانچ بھر پر سجا گیا تھا میں پیچے تھے کہ کیا کب بابر کھڑے لوگوں پر نکلم بیارک پڑی۔ بس رُک گئے اور غلطانہ کرام میں سے حضرت مولانا ماشق محمد سیال اور مولانا امیر دین مٹک کو نام لے کر بڑا یا۔ شاید اس وقت وہ دونوں انتظام کے لئے بطور خاص مقرر تھے۔ جب وہ حاضر ہوئے تو ان پر سخت تاریخ پڑھ بلکہ لفاظ سفت تھے۔ یہاں کہ کہ آپ نے نہ میا میں یہے چارے نے لوگ بیان دور دور سے سفر کی صوبتوں برداشت کر کے یہاں آئے ہیں ان کی خاکزی طرف رفتہ دلائ� اور سمجھ میں اُکر خاک ادا کرنے کے لئے تارک رہا جو آپ کے قدر تھا اس میں کوئی کوئی کی گئی، آپ یہاں کس لئے بیٹھیں؟

ہمیر کے پیغمبر مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ

مرتب:

نوری نوری (کراچی)

نور عکسی نوہ میں صاحب بسم اللہ سے بہت پرداشے اور مخلص کارکن ہیں
رسالے کی بستری کیلئے گاہے گاہے اپنی خدمات پیش کرتے رہتے ہیں
حضور پیغمبر مصطفیٰ نبی کا خصوصی اشاعت کے باعث ہم نے آپ سے
عکس من کیا، آپ حضرت علامہ مفتی کریم بخش صاحب جو کہ حضور
پیغمبر مصطفیٰ کے بہت پیارے خلیفہ ہیں اور آپ کے خاندان اٹھ سے تعلق رکھتے ہیں
ان سے مابطہ ہر کے حضور پیغمبر مصطفیٰ سے متعلق کچھ مواد شامل کریں
انہوں نے قبلہ مفتی حناجی سے رابطہ کیا اور اتفاقی کیا اور مخصوصاً گفتگو کے بعد
مخصوصون اپنے العاظمیں س قسم کیا۔ ذیل میں انہی کی زبان میں مضمون معاشر ہے

دیپ، پاکستانی زندگی یاں فکر ملتے ہیں میں
سے چنان لا تحریر میں لاتے ہیں۔

آپ نے حافظہ دا بخش صاحب پنجابی کی زبان
بیان کر کرہ ایک واقعہ سنایا کہ حضور پیغمبر مطہر الرحمۃ کو
لبیعت مبارک پہنچنے سے دریافت نہ تھی۔ آپ ہمودا پرچم
سے الگ تھاں ہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ گاؤں کے پنجے

گویاں کسی محلہ ہے تھے، آپ ان کے پاس کھڑے تھے
کو گاؤں کے ایک دیہرے بے آپ سے دھاکی درخواست کی
کہ آپ نیک لوگوں کی اولاد ہیں، میرے نے اتسائیں
سے اولاد کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے لوگوں کی گولیوں
میں سے ایک گولی ان کو دی اور کہا کہ اسے دھوکہ نہ دیجی
ہو اور اپنی بیوی صکا چکو بھیجا چاہو۔

اس دیہرے نے حقدیت، بیت و اتفاقاً دے
وہ گولی لے لی اور آپ کا ہایت پر عمل کیا غسل کی شان کو

بندہ مک سی سب قوانین حضرت علامہ مولانا مفتی
کو یہ بخش صاحب کی خدمت مبارک میں حکم فرموا۔ آپ
حضور پیغمبر مطہر الرحمۃ کے تدبی خلفی سے کرم میں
سے ہیکلیں۔ آپ کو تقریباً ۱۹۲۷ء میں خلافت مبارک
ملائی ہوئی، آپ کی حضور پیغمبر مطہر الرحمۃ کا مطہر الرحمۃ
سے پہلی طاقت و دین پور شریعت میں ہوئی۔

اس وقت آپ کراچی کے قریب درسنا چھنا۔
میر کے نایت خوبصورت، میرزا علاقے میں ایک دینی مدرسے
نذرالعلم کا سر پستی ذریعہ میں تغزیلہ صد میں سال سے
یہاں قیام پذیر ہیں۔ بہایت کو یہاں اخلاق کے عالم
جنت و شفقت کا پیکر، اس کا جزوی ادھکاری کا بہترین
کمزور ہیں۔ اس نامہ گواہ گار کے ساتھ بڑی محبت سے
پیش آتے۔ اس نامہ کے سوالوں کا جواب دیتے ہیں مثلاً
یہ ماجزہ وہیں قیکا ام پڑی رہا۔ اس نامہ میں آپ نے
سینہ نا اور شد نا حضور پیغمبر مطہر الرحمۃ کے بہایت ہی

اب کا دست طلب کرنا تو آپ اسر سے فرمائے کہ تم سماں
قیمت نال آتے ہو کچھ سرمد روپ، کچھ تھمی کے الت
سائیں کوں یاد کروں۔

بوجمال آپ یہ فراز کر شریف نے لے گئے۔ وہ شخص
جو کو تکوڑا جو اور قریبل ہی پہنچا تھا، سفر کی تکمیل اور استگ
وہی نو کرنے کی سرفی سے رکن پرک ہاتھا کو اسٹین
تریب ہے پہنچ جاندی گا کہ تکوڑا دیر میں آپ پھر بھر
ترشیف نہ ہوتے۔ اس شخص کی بابت پوچھا، جواب شخصی
میں پاک آپ نے غیر مولوی ایمر دین صاحب بلوچ کو بلکر
کہا کہ غیر کوئی ہیں جس کا تھا سے پچڑا اسٹین
چوڑا کراؤ۔

بالآخر وہ شخص سنگر کی بغیر اسی وقت اسٹین
پہنچا، مکث ضریبا، پیٹ فنگار سپتھا ہی تھا کو گاڑی
بیسی آن پہنچی اور آہستہ آہستہ چھپ ہوئی رکنا لکھ اسکے
سلسلے والے ڈبے میں اس کا پدرسال قبل گم ہونے والا
فرزند بیٹا تھا۔

غیر فروشنہ صاحب اسی وقت کے رادی ہیں کو
جاتے ہوئے میں ایک قبرستان ہے جس میں مقبرہ سوسو
نامی ایک بزرگ اور ان کے اہم ملیخانہ صرم پاک کاریارات
میں ان کے پوگڈ چکار دیواری ہے۔ اور اس میں کوئی
دروازہ نہیں ہے۔ یہ تپیرت انجمن کے حکم سے کی گئی تھیں۔
اور ان کا یہ فرمان تھا کہ کوئی شخص اندر آنے کی کوشش نہ
کرے، اور تو گلاف دردی کرے گا تو اگر جو اولاد
ہو جائے گا؟

کہتے ہیں کہ ایک سرتپ ایک پردہ ہے نے بزرگوں کی اس
بات کو اڑپنے کی سرفی سے ان کی حکم صعلی کی اور دیوار
پھٹا گکر انہوں افل ہوا ادا اسی طرح والپس آیا تو اونچا

اسی وقت کے تقریباً ایک سال بعد بس کے گھر رہا
ہوا اور جس کی بات یہ کہ اس بیچے کا کھال کا رہنگ
بعینہ گولی میں موجود رنگوں کی، منت دعا۔ اس دوسرے
نے اسی وقت کا مذکور لوگوں سے کیا۔ پھر کیتا تھا، لوگوں
میں اسی بات کا شہر ہو گی، وہ دور دنار کے حلاقوں
سے اس بیچے کو دیکھنے کے اشتیاق میں آتے۔

بنتی رحمت پور شریف لاڑکانہ شہر میں، جسے
اندوں سندھ عضور پیر مسحار حجۃ اللہ علیہ کے مقابل قیام
ہوا شرف نصیب ہوا، کا واقعہ ہے جسکے پیش دید گواہ فود
منی کر کے بخش صاحب ہیں کو کیمیں پور پہنچات کا ایک شخص
نوب دین عصر کی ناہار پر حکایت ہوا۔ آپ کا مولوی مبارک
تھا کہ آپ عصر کی ناز سے ناز مغرب کا مسجد شریف میں
ہی تشریف فرستہ ہیں۔ وظفہ نصیحت کا مصلحت جاری رہتا۔

مغرب کی ناز ادا کر کے آپ گھر مبارک میں تشریف نے جاتے
(اُس وقت) بوقت روانگی سندھ فرب نواب دین نے
حضور سے دعا کے لئے سرفی کیا کہ قبائل میرا بیٹا تشریف
و صاریح ہوئے گم ہو گیے۔ کہی دھگا ہوں، بڑے گوں
کے مراتب پر دھائیں کیا ہیں۔ اس کی ماں درود رکھ پاگل
ہو گئی ہے جو فرستہ صاحب نے اس کے لئے دعا فرمائی
اور اندر تشریف لے گئے۔ آپ فراغن کے علاوہ بقیہ نہ
انہیں ادا فرما کر تھے۔

بیرونیں کی ادائیگی کے بعد آپ اچاک بہتر شریف
فرما ہے اور فرما یا کہ اس فریکوں سے دو حیندا چور کم
تھی گیا ہے۔ وہ فریکا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ گاڑی
کرنے والی ہے تم فوراً دنار ہو جوک د۔ حالانکہ آپ نے کبھی
کمی کی سس درج نہیں فرم دیا تھا۔ آپ سے گر کوئی

یک سرتپ کا ذکر ہے کہ حضرت علام مفتی عبدالرحمن صاحب اس بات کے باوی ہیں کہ وہ اُن کی نسبت کی نہاد سے ذرا سنت کے بعد مگر کیفر رواجی کے وقت کسی شخص نے کاشش دنیا کے دعائی مذہب است کی۔ آپ ہمیں پر کھڑے ہو گئے اور اسے مال دنیا کے نعمانات گزوں ادا شدہ تھے کہ باوی کا بیان ہے کہ اسی کیفیت میں پور کیا ہوت گذرگئی یہ سام فراہ کی خوبیت کا یہ عالم تھا کہ وہ سب ہم توں گوش ہو کر آپ کا بیان سننے ہے۔ حق کہ مودن نے فخر کی اذان دی اور آپ ادیگی نماز کے لئے وہیں سے والپس لوٹ آئے آپ کا مادری زبان سراییکی تھی۔ سراییکی زبان بنات فوڈ بڑی پایاری میتھی زبان ہے۔ یہ کہہ ہی اور پینچالی زبانوں کا حصہ ملک ہے۔ اس کے ساتھ ہمیں آپ کا ہجہ ادا خلاص کریا کے باہت آپ کا انداز گفتگو اس قدر دلنشیں دیں کو مودہ لینے والا ہونا کہ وہ ایک بار آپ کا تصریر ہوتا ہے دوبارہ سننے کی آرزو رہتی۔ آپ بڑے پیاسے، میٹھے، دھیٹے ہیچے میں گھست گو گز بار کرتے اشعار پڑھتے تو سننے والوں پر جگہ دلاری ہو جاتا۔ چلتے پرورد مرشد حضرت فواد فضائل علی قریشی طبل الرحمۃ کے ایات ہو کر بڑاں سراییکی دار دوہیں ٹرے شوق و محبت کے ساتھ پڑھتے، ہمیں وجہ پر کوئی سایں ایک ہمیں نہست میں گھنٹوں میٹھے آپ کا تصریر ہوتا ہے۔

آخری ہر میں تو آپ کا تسلیقی حوصل اس قدر بڑھ گی تھا کہ کثری محض کی نہ کاش کے بعد وعظ و نصیحت شروع ہوتے تو فہری کی نہ کاش کا وقت ہو جاتا۔ آپ فرماتے، اسال کوں دفعوہ ہے بیا جہیں کوں دفعوہ ہو سے دفعوہ کے آدمے نما پڑھوں:

بزرگوں کے حبب فوان اس کی بخش تجدید ہو گئی برائے کرتے اس بات کا شہرو ہو گی۔ اس کے سرنسے اس کے خلاف ملالت میں فرضی شکح کا دوہی طائز کر دیا۔ میوہی سے بیانات ہے اس نے تصدیق کی۔

اب تو یہڑا پریشان دیشیاں ہے جا۔ کسی کے تباہی پر یہ حضور پیغمبر مطہر العصر کے پاس سخت پوشرثیں میں حاضر ہوا۔ اور عکس اخیر خدمت ہو کر اپنی کیفیت بتا کر دھاکے نے مرض کی، آپ نے فرمایا۔ اسال دعا کر شے آں اللہ سائیں قادر کریم کے خیر تھی ولی۔ وہ شمعیں تین دن تک دھیں دیا۔ پر مقیم رہا، اللہ تعالیٰ سبھا نہ نے اپنارحمت کا درسے پڑھ بیک بندوں کی دعا دلنجو کے دیستے سے اس کے عورات کو شمیک فرمادیا اور وہ شخص شمیک تھا کہ وہ اپنے گمراہ کیا۔

الله تعالیٰ دلوں کے جاموس ہو گئے ہیں۔ اس کے بدو ہمیشہ بزرگوں کی خسیک رخاہی، بہتری کے لئے کوشش پڑھتے ہیں۔ کچھ بھی کسی کی طلاق ازاری ہنیں کرتے، سوائے کسی شرعی مشہر پر کشکاہ شرعاً کیفیت کو دیکھ کر فاموں شہناں کے بس کی بات ہنیں ہوئی۔ یہ مسلمان اقبال کے اس شعر کی مانند ہوتے ہیں۔

سے ہو طبق یاراں تو پریشم کی طکڑی نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن
حضور پیر مسحی، محمد اللہ کشید بڑے ہی شفیق د
مہربان انسان تھے۔ آپ کے کسی مل میں نیکر و نیک د کا
شایب کا نظر نہ آتا تھا۔ بہشہ الحکای دعا جزوی فرمایا کرتے
تھے۔ یعنی کوئی بھی کام شریعت مطابہ ہو کے خلاف دیکھ کر آپ آگ بگولہ ہو جاتے تھے۔ غافریت کی وجہ سے آپ تھے کہ
چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا۔ آپ دنیا کی بے حد مذمت
فریبا کرتے۔

قابل: تھا آپ نے میری آخرت کا سامان فراہم کر دیا الجلد
بیوی صاحب بے مد نیک، نمازی، منقی پر میری گاریں، نہایت
سابر و شکر خاتون ہیں، کوئی سے ساختہ نہ کے اس
گرم درد حالات میں میری بیوی کا پا تھا بنالی ہیں۔

درست کے طبا کا، آنسے والے ہنگلوں کا کمانہ دیرو
دیچا تارک رفیق ہیں اور کبھی بھی اسی محاطے میں ان کے متحے
پربل نہیں آیا۔ کبھی ہنول نے کسی محاطے میں بھروسے کوئی
تفاقا، شکایت اور گلوہ نہیں کیا۔

فرٹے ہیں کرشادی ہونے کا فرصلہ گزندگی کوئی
ادالہ نہ ہوتی میرے گھر والوں نے کھاڑتے گھر کو حضور کو
مرض کر دے، دعا کر لے۔ مجھے اسی بات کو جھاب آئے تھے کہ اللہ
والوں سے دیناکی درخواست کروں۔ یہ شکر اللہ والے بڑے
سمجھ ہوتے ہیں میکن ان کے پاس کبھی دیناکی طلب لیکر
نہیں آنچکے بیٹے۔ دینا ایک نافالی شے ہے۔ اللہ والے آخرت
کے سو داگر ہوتے ہیں، ان ان کی مقابلت بناتے ہیں جس کی
درست لوگوں کی اتنی توجیہ درج مان ہوتی ہے۔

مزلف یہ کہ میں نا اتھکا حضور کا کتب خانہ میرے
توں لے تھا۔ میرے دالدھی مال تھے۔ میرے پاس ایک کتاب
فتاویٰ واحدہ تھی جو کہ آپ کے کتب خانے میں
 موجود تھی۔ لہذا میں نے وہ کتاب حضور کی خدمت میں
 پیش کی تاکہ آپ اس سے مستفید ہوں۔
آپ نے یہ فریا کر لے کتاب تسلیم کیوں، اللہ کا ایں
 تکمیل اولاد دیسی تاں اولے کتاب پڑھی دے کتاب بھی
 لوٹا دی۔

المعرفت حضور کی دعا کے فیصل اللہ تعالیٰ نے مجھے
ابدا ذریز مدد و معاشر کیا۔ میں نے کتاب کا دہ نسوز مصالح کر
رکھا ہوا بے پچوں کو دین کی تعلیم سے بہرہ مند کر رکھا ہوا

حضرت مولانا منی کریم بخش صاحب کے گھر میلت
(ابن عثیان) حضور پیر مسحی، حجت الدین علیہ کے خاندان مبارک
کا بیوی مسکھ جی ہیں۔ آپ نے اپنی شادی مبارک کا نذکر
کرتے ہوئے بتایا کہ میرے دل میں شادی (کوچ) کی سنت
بوجا پوری کرنے کی آرزد تھی۔ پانچ سو خاندان میں ایک
بج امداد تھا۔ پڑے بڑے گلوں میں صکلے مشورہ بھی ہوا
لیکن الجھی حکم کوئی بات طلب پائی تھی۔ ایک مرتبہ لات
کے وقت دربار پر حکما صرف ہوتے کا شرف منصب ہوا۔
لہذا حضور پیر مسحی عليه الرحمۃ سے شرف مقامات حاصل
نہ ہوسکا۔

مسح کو حضور قبلہ عالم نے سیدی و مرشدی حضور
سوہنائیں کا میں حیلہ الرحمۃ کو اپنی ڈیوری معلو میں
طلب کیا اور میرے بیٹے میں پوچھا۔ مجھے بلا یا گیا حضور پیر
مسح اعلیٰ الرحمۃ نے مجھ سے پوچھا کہ مولوی صاحب تھا را
اپنوں میں اسٹا کا خیال ہے۔ میں نے عرض کیا جیسی قبلہ!
آپ نے علی کے تھوڑی پر میری گاری، صومعہ و مکلاہ کا پانچھا
کے مغلوق دریافت کیا تو میں نے قواب دیا کہ حضور نمازی تو
نہیں ہیں۔ آپ کی تشریفات ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نیک
باندھ کا۔ آپ نے فریا کا اگر آپ لپنڈکریں تو ہم آپ کی
شادی کا سو دو بست کیمیں پر لپٹے خاندان میں کر دیتے ہیں
آپ کا کیا خیال ہے؟ ہکتے ہیں کہ میں نے فردی حکم کی بدلہ
اور کہا حضور جیسے آپ ستر ماہ میں مجھے منوئے ہے۔
میں نے دو تین دو زکری کی رخصت لیا تاکہ چند مروی
پیروں کا بہت دو بست کروں اور تقریباً تین دو سو بیویں اس
شرعی بندہ ہن کی روشنی ڈیوبوں میں باندھ دا گی۔

آپ فرطتے ہیں کہ
آپ کی بہت بڑی سعادت تھی۔ بندہ ماجھو اس

رشد کا دکار دنیا ہے

تعویٰ و پہنچنگاری کا عالم

کتنے بھی میں رتبہ کیمین فی ایمان والوں کو فنا طب ذکر
ایسا فرد ہے کہ میری حکماں کی ہوتی پاک و طیب
پہنچوں کو کھاؤ، استعمال کرو۔ اسلام کی تعلیمات میں پاک د
حکماں کا نام کوٹھی اہمیت حاصل ہے۔ تمام مبادلات
و معاملات کی درستگی کا لامدار اسی چیز پر ہے۔

انسان پوچھ کر ساختا پیتا ہے اور میں تو فون کی افرائش
ہوتی ہے۔ وہی بہت ہوا گرم لا جسم ان فن کی رگ پر ہے
میں سرائیت کئے ہوئے ہوتا ہے۔ جیسی اتنا پر ماں سے
بڑے بھرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

حفظ پر مسحاء طبل الرحمۃ نے جیب بسی رحمت پر شرف
میں قدم رنج ذرا اور اس فرد کی بسی کو اللہ کی

رحمت سے سرفراز فدا۔ کچھ جواب کا حلقة بھی آپ کے
گرد پولوں کی صورت میں اکھٹا ہوئی تو آپ نے فقروں
کو فک ہری شریعت کی تعلیم دی۔ آپ نے فیروں کو ہزار
میں فروخت ہوئے والے مشکوک گوشہ دیجگر بازار کی
تیار کردہ چیزوں کے کھانے سے منڈیا کر مجھ کرنے
جاوہر دل کے ذمکر کرتے وقت تکبیر پڑھ گئی ہے یا ہنسی،
ذمکر کرنے والے صفائی سے تمہارا کام خیال ہنسی رکھتے ہوئے
نہاک کی حکالت میں ذمکر کر دیتے ہیں، نماز و حیرہ کے پابند
ہنسی ہوتے۔

آپ نے فیروں کو یہ ترغیب دی کہ آپس میں بیان
کو اس کا بندوبست کر سکتے ہیں کیا گا ہے کوئی فیض چھوٹا موم نہ
جس کا لورڈ کر کرے اور باقی فردا اُس سے خیر کریں جس
میں کسی فک و شبہ کا شائیہ باقی نہ ہے گا۔

آپ کے اس فرمان پر مکمل کی وجہ سے شبہ
کے چند افراد نے آپ کی جماعت پر اعتراضات دیفرن کئے
کیا پڑے صاحب مقتنی بزرگ بنتے ہیں یہ تو محکمہ و مبارک
کی حکامت ہے دین و حیث و خدا کا کردار ایسا ہوا کہ
جیدا کا مسئلہ ہو تو پھر یہ اس کا جواب دیا کرے ہے
کچھ ذوق کے بعد لازم اسے شہر کے باشے میں اطباقات کے
اندر یہ فیکر چیزیں کو بعض قضاۓ یوں کی کافیوں پر سے
گھوٹوں اور کتوں کا گوشہ تیار کر دیا ہوئے اور باقاعدہ بعض
لوگوں نے این بات کا تصدیق کیا کہ واقعی ان کے حقوق سے
بیرون کے نسبت میں ہیں۔

جب لوگوں کو اس دلتخشی کی خبر ہوئی تو انہوں نے
یہ کہا کہ واقعی یہ فقر مسح کہتے ہیں کہ بالآخر کے ذمکر شدہ گوشہ
کا کوئی امتیاز نہیں رہے گا اس سے اجتناب مزدوج ہے۔
دھرم الکار کو ہیزیں شریعت میں محل ہیں مگر دین کی
بمحضہ ہوئے، شریعت سے بھی فری کے سبب دھرمکال
جانوں، حکماں اپنی میں متشاہد ہاتھ میں داخل ہو جاتی ہیں۔
آپ فریا کرتے کہ

العالل بین والاصرام میں ویسخناً متشابهات
ومن یقیانی اللہ فی المتشابهات یقیانی العلام
حکماں واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان
دولوں کے درمیان متشاہد ہیں لہذا بوسن متشابهات شک
و شبہ والی پہنچوں سے پرہیز نہیں کر سکے ایک دن حلم میں بھی
بُستا ہو سکتا ہے۔

حضرت پیر مسحاء طبل الرحمۃ نے یاد کرتے تھے کہ تعویٰ
میں ہمیں عرفت امام الوضیعہ رحمۃ اللہ علیہ کی تابوداری کرنی
چاہیئے۔ مفہی صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کثیر سفر و نسیہ
میں بنا کی جا ہوئی پہنچوں سے صحت الوسیع اجتناب

حابب کے مطابق دراثت کی تقسیم کرو جائی ہے یا نہیں؟
کھایتم، بیوہ یا ملکین کام تو نہیں ہے؟ پوری تھیں
فرماتے کے بعد آپ ان کی دعوت برلنے ایصال ثواب کو
قول فراپا کرتے تھے۔

آپ کی غیبت

منی صاحب کے انہوں خانہ کی معروف طوفور پر مشتمل
کے وہ پک سے جوا اول اصول ہوتے لئے مطابق حضور کی
فروک مبارک بہت ہی کم تھی آپ فرما کر تھے کہ حضرت
فضلی ارشیعی کی محبت پا برکت کے باہم ظلیل عشق و محبت
اسقدر غالب ہو گیا کہ ہمیں بھروسک کا احساس کیجیا نہیں ہوتا۔

بلبی صابر فرشتہ راتی ہیں کہ شروع میں ہی اکثر آپ
کی فروک آٹھ ہر دین تقریباً ڈیر چھٹا ناک ہو کر تی ستری
بوجسک دین میں آپ کو ہنڑہ بھر کے لئے سمجھا کافی ہو کر تی ستری
نشیط الہی کی اڑی سے آپ کا بسم مبارک صفت سر دیوں میں
بھی اگ کا ماہنہ جانا تھا۔ آپ خصوصی طوفور رادھن
اسٹیشن کے قریب برف خالی سے برف ملا کر استھان
لیا کرتے تھے۔

اس قدر کم فروک کے باوجود آپ کا صحت مبارک
دوسرا ہم تمد ہم صرافزاد کے مقابیے میں تقابل رشک
کھی۔ آپ کے دوسرا چوتھے بارہ ان آپ کے مقابلے
میں ضعیت دکھائی دیتے تھے۔ آپ فرما کر تھے کہ ہم
کوئی کشتہ یا مجنون وغیرہ طاقت کے لئے استھان نہیں کر کے
ہیں۔ آپ کیجیے بڑی کے لئے کام فردا پس انتہا مبارک کے
لیا کرتے تھے۔

مرف آپ کی ریش مبارک کا سفیدی آپ کی عسری
مبارک کی چھٹی کھاتی مذہبی سے کبھی ضعیفی پریسا

فرما کر تھے۔ ایک مرتبہ سکھ شہر میں ایک ماہ تک قیام
پنیر ہے مگر آپ نے کھی کی روٹی نہ کھائی بلایا فروٹ دینیز
استھان کر کے گذرا کرتے ہے، آپ بازار کی ہی ہوئی خالہ
گوشہ، بیکث، چائے، دودھ وغیرے سے مکمل ہو رہے
انتساب برتنے تھے۔

یہ بات بھی داشت ہے کہ آپ خام ناسن کو اس شے
کی بابت منہ نہیں فرماتے تھے۔ جو نکدی = چیزیں عام لوگوں کی
سمودر کی اسافت سے بالآخر میں۔ بیجا درجہ ہے کہ گھرے آپ
کسی خانی جگہ تشریف فرمائے تو آپ اسلا بائی میں کسی
قسم کا نہ کرو نہ فرماتے، بلکہ موشی سے پہنچ استھان فرم
لیتے تھے۔ کوئی اسی قسم کی باتیں ان کے لئے باغ والوں اور اکنی
ہیں۔ ایک دھرم تبرہ آمد وقت کے بعد اکثر امباب آپ کی محبت
ببرکت کے اثر سے فودھا لانے اندھے ایک تکبدی، رحمانی
و اسلامی انقلاب خواہ رہا یا کرتے۔ اس کے ساتھ ہی
آپ بھی الحین شریعت دلیریت کے روز و نکات بتایا
کرتے تھے۔

حضرت مولانا غنک ادی بکش صاحب جن کے غاذیں
میں حضور نے شادی مبارک فرمائی، رقم ملٹھا ہیں کہ
ہم نے اپنے سکھتے ذہر کی میں حضور کی دعوت کی ہم
نے جو کچھ آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے تناول نہ رایا۔
جب دکشد کار تبرہ تشریف لائے تو آپ نے ہر کب چیزی
بیٹ دیا فلت کیا اور ہمیں تقویٰ و پرہیز کیے گاری، منفائی
ستھان کی تسلیم ارشاد فرمائی۔

اگر کسی فوت شدہ شخص کے ایصال ثواب کے
لئے آپ کو دعوت دی جاتی تو آپ ان سے درافت کرتے
کردئے کی تقسیم ہو گئی یا نہیں؟ تهم عقدار دن کوان کے

پاس آئے ہیں، تم کوں اس سعادت سے قوسم ہے۔
کیا نہیں اس پیڑ کی مزدودت نہیں ہے؟
کہتے ہیں کہ مجھ ہوتے ہی میں نے اپنے بیٹے کو کہ
بوج کج پر مانے کی تیاری کر رہا تھا، کہ جیسا تم مجھ پر چھڑا
پہنچے اسی میں کی سعادت سے بہرہ مندر کو، یعنی اپنے
مرشد کوں کے پاس لے چلو۔

کہتے ہیں کہ جب حضور پیر مختار حضرت اللہ طیب پر نظر
پڑی تو یہ اختار پکار لئے کہ یاں یہاں بزرگ ہیں میں
کی صورت مبارک خواب میں دیکھی تھی۔

باقیہ فہرست

صاحب اور مولانا غلام رسول صاحب نے بھی خطاب کیا اور
میں اختار کرائی گئی۔

مورخ ۵ اپریل یروزِ یعجمہ البارک یوم بدرا "سکل
کانع تلکچاروی کے تھا کہ میا گیا۔ اجتماع سے فنا راحر
نے عزوفہ بدل کے موخوی پر خطاب کیا اور حمایہ کرام کی قربانیوں
کا ذکر کیا، ان کے بعد مولانا محمد حسن تلندرانہ مولانا محمد فضل عقل
نے بالترتیب رفدان شریف کے خالیں اور دیپلین (نظام و قن)
کے موضوعات پر تقاریر کیں، ان کے بعد ر. طرح کے مکری
صدروں اذکر قرآن قابائل، عاشقی نے روختانی طلبی، قاعات کی بیانی
کے سلسلے میں کاوش اور ذوقی تبلیغ میان کیا اور طلبہ کو قاعات
میں شرکت کی دعوت دی۔ آخر میں اختار ہوئی۔

مورخ ۹ اپریل یروزِ مہل لیفٹ آیا، ۱۹۴۳ میں اختار
پالٹ سے چیدر ایجاد و دیوانش کے پریس سیکریٹری شریمن نے
شش قدر کے موخوی پر اور ملانا محمد فضل صاحب نے
صحابہ کرام بالخصوص حضرت علی کرم اللہ عزیزہ کے خالیں بیان کیے۔
مورخ ۱۲ اپریل یروزِ یعجمہ البارک لیفٹ آیا، ۱۹۴۳ میں
یوم حضرت علی رضی اللہ عنہ میا گیا۔

کے آزاد کھانی نہیں تھے

۱ حضور پیر مختار حضرت نے اپنے مرشد میری حضرت
خواجہ فضل مکملی قریشی طیب الرحمۃ و کوکب پھے حاشیۃ
رسول، شیخ شریف، مالی طریقت برگستھے، ان کا
اتباع کی اور اسی شریف قدام پر پڑھتے ہوئے اپنے کے
علیحداً اتفاق میں مرشد کی خواجہ خواجہ گان حضرت
خوب سوچنا سایں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر مرشد
کی منڈھی کا حق ادا کیا۔

ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت پیر مختار حضرت اللہ علیہ
سے حضور خوشنوشت پاک ٹیوبوس بھائی قطب رب ایمان شہباز
و مکملی طیب الرحمۃ کا ایس کرامت کے باہم میں دریافت کی
جس میں اپنے ایک بڑی پہلی ذمہ بھی کشکوہ کریا۔
تو اپنے فریادا کہ اپنے کتابات سے کتب میادول
بھری پڑی میں لیکن میں نے واقعہ فوہبین پڑھلے ہے لیکن
اپ کا جو مقام تھا اس کے مقابلے میں یہ کچھ مجدد نہیں ہے
اپ کے لارڈ اسٹاد ہے کہ۔

۰ قبیل سے بھائی اساذہ اپریل، اساذہ پے پریل
پاپریل اپناءں دی بیوشن لے اس دے بال مقابلہ یہ
کوئی دوڑی گاں کافی نہیں۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب نے بتایا کہ ہمارے حالتے
کے قریب ہی ایک بڑے ضیوف برگ حساجی پیر مختار
گھول گذے ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ میرا ایڈی حاجی دلیلم
حضور پیر مختار حضرت اللہ علیہ کامر پر نکھا۔ مجھے کبھی اپنے کی
خدمت میں جانے کا انتہا کر دیا تھا۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ میں رات کو سویا ہوا تھا
خواب میں ایک بڑی پیاری نورانی صورت دلے برگ
ترشیف فراہم ہوئے اور فریادا کرتے ہے صاحب را ہائے

مرتب منوار اخمر

حمدہ آباد

ارسال کر کے سائیں کو رہنمائی فرمائی ہے۔ اور یہ میں
آنے والوں کے لئے قدری راہ بنے ہیں۔ سیدنا حضرت خواجه
خواجہ مولانا نور جو علماً الحکایات پر محسوس ائمہ روضۃ الشمیرہ
مرت بے بدال عالم دین کے لئے بکری ترقیت بارگاہ الہی بھی تھے۔
آپ قیومیت کے اصولی مقام پر فائز المرام تھے۔ آپ پر ہر
وقت حقیقت اہلی کاظمیہ رہتے تھے۔ جب کوئی ساکن، فقیر یہ
سوال کرتا تو اُنکی بارگاہ معرفت کے موقوفی سے وہ دامن دل بھر رہا ہے
حضرت جو جلس کافی دیر تک اس کے لیکے ہی سوال پر گوہر
افتانی فضیلت رہتے۔

آپ نے اپنے مکتوبات کے ذیلیہ سائیں کی
رہبری فرمائی اور اس کے مقام کے لحاظ سے اس کو جواب
ارسال شرمنما۔

عربی کا شعبور مقولہ یہ کلام الملک، ملک کلام
یعنی بادشاہی کا کلام، کلامون کا بادشاہ ہوتا ہے۔ اس کے
صوصاق حضرت قطب الارشاد فیروز نمان کے مکتوبات تخلیف
پڑیتے ہیں، جوئے محسوس ہوتا ہے کہ حقیقت الہی کے درود میں ڈوب
کر کرکے رہا ہے۔ آپ کے مکتوبات تخلیف اپنی ارشاد والی
زبان کا تجزہ ہیں اور آپ کی ادبیت اور علمیت کا پتہ دیتے
ہیں۔ آپ کا مکتوب اللہ کے مشی و نعمت، ذکر و ذکر اداها مدت
کی ازفہب پر مشتمل ہے۔ آپ سب سین دین کے لئے اپنی ایں
تھے۔ آپ اپنی زندگی کے آخری عمر تک اسی مقدس فتنہ کو فراہم
دیتے رہے۔ آپ کے قربات داروں سے پرچار حضرت

یہ بات روشن روشن کی طرح یہاں ہے کہ خطوط و صل
کا سبب ہوتے ہیں یعنی خط ملٹے ہی صاحب خط سے متفق نہ
ہوت احوال معلوم ہو جاتا ہے بلکہ ان کا تصور بھی واضح ہو جاتا ہے
اور جو مکتوب الیخرا کا مطالعہ کر رہتا ہے اس دقت تک
خود کو وہ صاحب مکتب کے پاس فرسوں کرتا ہے۔ اسی لئے
لوگ مکتوب کو آدمی ملاقات نہ سوار دیتے ہیں۔ اگر کسی
مکتوب کسی اللہ ولے الہ ول مرفق با منافر و خدا کے مکتوب
ہونے ہوں جس کے ذریعہ اصلاح اور احوال کا فتح
بھی ہو تو تلقینی طور پر ان میں نہ صرف بڑے سائل کا
صلموں بوجوہ رہتا ہے بلکہ وہ تصوف کے اصولی مقامات کا پتہ بھی
دیتے ہیں۔ اسی برس نہیں بلکہ وہ صلحت کا سبب بھی
بنتے ہیں اور ان کے ذریعے ساکن راؤ خدا منزہ مقصود
کا پتہ بھی پتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صاحب مکتب
یعنی بزرگ پرکار ان تمام مقامات و مسائل سے مدد رکھ جہتے
ہیں۔ وہ تمام مسائل جو ان کے ارادت مندو سائیں کر دیتے ہیں
ہوتے ہیں ان سے یہ اپنی طرح واقع ہوتے ہیں۔ اسی
لئے وہ اپنے مکتوب کے ذریعے مشکلات کا حل بنتے ہیں۔
بہن نہیں بلکہ بعض دفعہ لوتساک کو اس کے مقام سے بھی
آملاہ کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ الہ معرفہ کرام
کے مکتوب تشریفہ کا طالع رہا۔ سلک میں بندی سے لیکر
مہمنوں کا سب کے لئے کیاں مقدیں بلکہ ازبس مزدوری یہے
ہر بزرگ نے تحریری طور پر اسکو بات کے جوابات

تو در لفافی یہ بڑی امنی درجی کی گفت ہے اور فائدہ از اُن
الذکری تتفق المؤمنین و اور مخیر الناس مَنْ يَنْتَهِ
الناس "اُب اس کام کا پاسا و پر لازم سمجھو اور ہبہ کو
فوجدار مت کرو اور مردوں کی اجر کی حق سمجھانی و لفافی
سے امید رکھو۔ غوب جوش سے اس کام کو ایجاد پیغماڑ۔
متواتر تم در دو گوئیوں میں وظیروں کے پاس جائیا کرو اور طلاقہ
مرابطکاری کرو اور حقیقی المقصود رکش اور حقیقی بیٹھ سے کام لیا
کرو۔ وَصَنْ لِرَفِيقِ اللَّهِ تَبَارِكَ وَتَعَالَى يَزِيرَ كَوَاسِ سَلَدَر
میں ترقی عطا فرمادے گا۔ اور قوت روحاںی دن بدن بڑی حقیقی
جادے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یا تیر۔ والسلام
اللهم فتح عَدُوَّنَا

مکتوب ۷ نمبر

شفق مکرمی میان خاوند غوش صاحب سلمک اللہ تعالیٰ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
تہبا ذکر بے محبت پیر قلیل النفع و تہبا ذکر محبت پیر پر زکر
مول الی المظلوم است اور ذکر قبیت کے ساقط فرم کیا جائے
تو نور علی نور ہو گا۔

عزیزاً؛ محبت میں قدم دن بدن بڑی صافتے جاؤ۔
دیکھو تو ہمیں بھرپور محبت کیاں کم پیچاپی پے اور کیا کام
کرنی پے اور کرانی ہے۔

عزیزاً؛ محبت پیر کی ایک جو پرے نکلا ہوا ذکر ہے۔ جیسا
کر کی چرخ کاست نکلا جائے۔ ان کا مصلحتے ہیں اور ان
کو بورہ تھی کہتے ہیں اور است بھی کہتے ہیں۔ تصور کرو گے
اور نہایت التباہ و آداب سے تجوییتے رہو گے۔ لہ آپ کا گھر

نے مرخ الموت میں جو آخری تسبیحی تقریر نہ سرمائی وہ تقویا
چو گھنے پر مشتمل تھی۔ آپ کا ہی چیزہ و جنہوں آپ کے مکتوبات
میں یہاں ہے۔ آپ کے مکتوبات فارسی اور اردو وہ بالائی
پر مشتمل ہیں لیکن ہم نہ روز از خوارے اور دو کے چند مکتوبات
پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

مکتوب ۸ نمبر

مکرمی میان خاوند غوش سلمکہ۔ السلام علیکم علی من انت
آپ کے مکتوب کے مطالعہ مطالعہ سے ہمایت فرماتا رہے
اوہ بیعت بے اندراز حاصل ہوئی۔ شفقت پیا گھر فارسی ما
دون حق موجب دوری اور باعث بعد کا ہے اور عاشق رائے
اللایا نون کے لئے تمازیر سے بدترےے اور غوب حقیقی حضرت
حقیقی سماں و تعالیٰ پر اپنی جان کو نشار کرنا بلکہ کہنا جان مقدس
حالم دنیا و مانیہ کو تقدیم کرنا۔ پسلاقام ہے جدت میں اور
دوسرے قدم لائز جان ہے زخم ہے زر جان پے فقط گرفتاری
مادر دن حق موجب خرمان اور زیان کا ہے اور غوب حق موجب
قرب اور ازادی ادا جان کا ہے۔ عاشق زایانی جان کو گھر نظر
شارخ حق سمجھتے ہیں۔ اور دنیا انہوں کو مید خاتم نظر آتا ہے۔
اور دنیا کی زیست اور قبل، بہ او ریب نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ
حضرت یوسف کے باہم افضل الصالوٰت فرمائے ہیں۔ الذهنی
سی بحق المؤمن و حننۃ الکافر اور جہاں تک قید، مستی
میں آری میتد ہے۔ وہاں تک وہ حق سجاہت سے مجبوس ہے اور
جب قید مستی سے چھوٹ گیا اور آپ کو لاشی اور فلی کردی تو
کام میں گیا۔ یہاں اس نے بند خدید سے جات حاصل کی۔
امدادا اللہ تعالیٰ من مددۃ الحظ۔

عزیزاً، دوسروں کو اسرار بالمنی اور الزوار بعلی کیروں

بیچارہ کامات

لے کر دیکھا تو واقعی دل دھڑک رہا تا اور اللہ اللہ کی آواز
آریٰ تھی۔ دوسرا سے لوگوں نے بھی آرل کر کر سا۔ پھر اس فیض
کی میت روحت پر خوشیت مل آئی اور حضور سے تمام امداد
یہ بیان کیا اور وہ اربعین استیضکوب بھی دکھایا۔ حضور کی
یہ کرامت دیکھ کر فواد لوگ بھی جماعت میں داخل ہو گئے۔
چوروں سے خبردار کیا۔ تحلیل اکتشافوں میں ڈیون

قوم کا ایک گاؤں سے وہاں حضرت صاحب کا ایک فیض جام
صاحب رات میں قفل کو پانی درے باٹا۔ کہ اچانک آواز
آواز آئی۔ پھر چوری کر رہے ہیں۔ فیر شاواز پر کوئی اوجہ
نہیں۔ لیکن صد وارہ آواز آئی۔ پھر یہی ہے۔ اس
مرتبہ بھی فیض کرنے والا صنان زید اتو تمیری مرتبہ پھر آواز آئی
۔ مجلدی جا پوری ہو گئی۔ فیض سوچا کہ گھر کا کوئی دلوار نہ ہو۔ تو یہی
کہ کتابات ہے جس کم جا کر دھان اپنے پور گھر کی دلوار نہ ہو۔ کی میں
کھول کر رہے جانے والے تھے کہ فیض پیچ گی۔ فیض کو کوئی پوریں
چھوڑ کر بھاگ گئے۔

کھوچنے ہو گئے۔ جو لوگی اللہ ولادوت نے بتایا کہ
اس کے پاس کچھ فنا نہیں آئے اور کہنے لگے۔ مولوی صاحب
اگر آپ کا سرخا سانیں واقعی کامل پر ہے تو یہ ہمارے
کندوں کوڑوں سے ہیں انہیں میٹھے کر کے دکھائی۔ مولوی صاحب
نے کندوں کی پریاں افاظ امام کی۔ پھر مٹا کر دوں کر مٹا اپنے
دوست مرتیزہ علی کیا پھر انہیں کہا۔ آپ انہیں استغلال
کریں یہ میٹھے ہو گئے ہیں۔ انہوں نے چکھ کر دیکھے تو کندوں
و اسی میٹھے ہیں۔ پھر مولوی صاحب وہ لکڑ روحت پر
بھی لے کر آئے۔ یہے اللہ والوں کے اسم شریف کی بُرَّت
کر کر مولوی چیزیں بھی میٹھی ہو رہی ہیں۔

بیچارہ کام بنتا رہے گا۔ اور کسی پوچھ تو بندہ کے نزدیک
اسی بفتت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔
لاشی فیض قدم عبد الغفار فعل

مکتوب نمبر

بفتت مکونی بیان خداوار خان صاحب مل

اللهم طیک در روز اللہ در کار من

خط آپ کا یقنا۔ حقیقت مندرجہ سے آگاہ ہی ہوئی۔

عزیزا! حیرت فریب میں ہے کہ جس نے جوانی و شبابی میں
اپنے کو حق سمجھا، واقعی کے مرضیات میں خروج کیا ہے وہ
یقامت کے دن سایہ عسری محل کے پیچے ہو دیتا۔ کسی نے کہا
ہے اور اپنا کہا ہے۔

لوگ کردن در جوانی شیوه پیغمبر پرست

گرگ ظالم وقت پری بی شور و پری کار

اور آپ نے کہا ہے کہ تھیات بالدار سے دل پر وقت ملوب ہتا

ہتھا ہے اور شیطان و مساویں کا ہر وقت استیلارہتا ہے

عزیزا! تو یہ شیخ سے خالات مشاش منثور پر جاتے ہیں۔

اور صباً منثور اہم جاتے ہیں۔ لیکن لوگ موڑ متوجہ بالخال

و بفتت طالب کے ہے۔ ہر چند طالب کے دل میں بفتت

اور اخلاص راست ترویج نہ مورث رہا اور حضرت قبلہ قدم دخون

الثناں قدس سرور نسلتے ہیں

اول ساز است پ۔ یہ دنہ خاطر شکست

ذکر کن ذکر کن تاریخ اجان است۔ پاکی دل نزد کر جان است

ذکر تاریخ اجن پیکے بیرون مذکور کے دل میں کوئی چیز نہ رہے۔

وزنۃ اللہ ولادہ سمجھانہ واقعی۔ لاشی فیض قدم عبد الغفار فعل

حضرت خواجہ (حمدہ اللہ تعالیٰ) کراما میں پیر محدثا

کرامت کی حقیقت

ادارہ

قدس رحمۃ کی حقیقی ہی ہے اور اسی مرضی پر سلسلہ حالت
لنفع بندی کے قائد و روحی روان قدوسۃ الالکین حضرت امام
ربانی فتح الدافت ثانی لوز الدشمن تدوڑ فرماتے ہیں۔ خلاف طاقت
کسی بات کا ظاہر ہونا ترقی و ترقیات کی سطح پر ہے، ترک
تامہم اولیا والشے کرامات کا ظاہر ہونا شہرو مردوف
ہے۔ یعنی پیشرفت کرامات کا ظاہر ہونا کسی کی افضلیت پر
دلات نہیں کرتا۔ افضلیت کا مدار اللہ تعالیٰ کے حضور قریب
دیجات پر ہے۔ (المکتبات امام ربانی در قریب اول گھوٹ [۱])
حضور بر مخاطبائیں لوز الدشمن تدوڑ صی او رعنی دلو
تم کی کرامات کے حامل تھے۔ یعنی پوچک آپ رسی پیشی
مریدی سے ہٹ کر قرآن و سنت اور میاسلت اولیا واللہ
و مطابع طینہ الرفر کے نقش قدم پر جل کر زندگی پر کرنے کو ہی قریب
سبحان تھے اس لئے آپ کے نزدیک کشف و کرامت
برحق، ہوتے ہوئے بھی کوئی اہم اور فروتنی نہیں تھے۔

یہ حقیقت ہے کہ مخدوم کا اثر غادروں میں بھی پایا جاتا
ہے چنانچہ آپ کے مریدین و متلقین بھی کثاث و کرامات
کے دریے میں ہوتے ہوئے۔ اور تم ہی کرامات مجھ کرنے کا کوئی
اہتمام کیا۔ حالانکہ کب بعد و مگرے اتنی کثرت سے آپ
کی کرامات ظاہر ہوئیں کہ اگر ان کا دسویں حصہ بھی صحیح کیا
جاتا تو ایک فہم کتاب بن جاتی۔ اور یہ مینہ کرامات جو پیش
کی جا رہی ہیں یہ غور از غوارے ہیں۔ ان سے آپ کی
عہد اللہ، مدد ارسول مطی اللہ علیہ وسلم، ایلیت نظام اور

کرامت اس فعل کو بھیتے ہیں جو کسی بھی کسی متعین
کامل سے ظاہر ہو، اور قانون حادث سے خارج ہو۔ اگر
وہ کسی بھی کا متعین کامل نہیں ہے اور اس سے خلاف
عادت کرنی بات ظاہر ہوئی ہے تو وہ کرامت نہیں بلکہ
استدراج ہے۔

کرامت کیلئے بزرگوں نے لکھا ہے کہ اس کا اخنا
واجب ہے مگر جہاں انہیار کی فرورت ہو یا غیب سے
اذن ہو یا حالات اس قدر غالب ہو کہ اس میں قدر و
اضمار باقی نہ رہے۔ یا کسی ظاہر حق و مرید کے یقین کا
وقتی گمرا مقصود ہو وہاں انہیار کرنا چاہیے۔

کرامات کی دو اقسام ہیں۔
۱) حسی ۲) معنوی

علوم انسان لفظی حسی کرامت کوئی کرامت سمجھتے
ہیں۔ جیسے کسی کے دل کی بات بتایا، یا جو بحث، ہوا
میں اتنا، دعا کا فوراً قبل ہو جانا غیرہ۔ یعنی کرامت معنوی
جو خواص اہل اللہ کے بان معتری ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ
اپنے بندے کو شریعت مطہری کی پاندی نصیب کرے
مکان اخلاق کا وغیرہ ہو جانا۔ یعنی کاموں کی پابندی اور
لکھنی سے صادر ہونا، حد کیش و دیگر صفات مذموم سے
قلب کا کام ہو جانا۔ کوئی سائنس فلکت میں نہ گزرا۔

(البراقیت الجابریہ ۱۰۵، جلد دوم)
غافق عادت و کرامت سے متعلق حضرت امام شریانی

صایر کرام اور مسلط مشائخ کیہاں مقبولیت نہیاں
نظر آتی ہے۔

حضرت مولانا بخش علی صاحب (حال مقتضیہ پیدا ہاد) جو

حضرت پیر مشارفہ اللہ طیبہ کے پارے خلیفہ ہیں۔ آپ کے ترب
کانزادہ اس واقعہ سے لگایا جاتا ہے کہ آپ فرماتے
ہیں کہ میں بہت چھٹا تھا۔ حضرت صاحب ابھی بھارتے
ہاؤں میں بھی تشریف نہیں لائتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ

غائب دیکھا کہ ہمارے گھر کے پیچے ایک تالاب تھا۔ حضرت
اور تالاب کے دریاں ایک راستہ تھا جو آنے جاتے کے
لئے استھان ہر ساتھ اسیں دیل کا دیکھتا ہوں کہ ایک ہوا
کام غول اٹھا ہے اور گول پھر کنی کی مانند گھر ہے۔

تم کاؤں کے لوگ دیاں بچے ہیں اور وہ کچھ رہے ہیں
یہ بھارتی ہے۔ یہ کاؤں کے پھر، بوجھوں اور جو انہوں کو
غست کر دی جی۔ کوئی بے جواں بھارتی کو سماں سے نکالے۔

استھان میں لیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مغرب کی طرف
سے ہوا میں اڑا ہو آیا۔ اس کے پاس میں ایک لاٹی ہے
اس شخص نے اس بروکے مرغیے کو اٹھی ماری تو وہ آگے

کھک گیا۔ ایک اور لاٹھی ماری تو وہ مزید آگے کھک
گی۔ اب اس شخص نے پی درپی کی لاٹھیاں ماریں تو

وہ کافی آگے کی جانب پوک تالاب کے اور علطی ہو گا اور
دین گھر من لگا۔ ہر کام غول اس کو شش میں تھا کہ میں
کاؤں کے اندر گھس جاؤں۔ مگر جب دلیں طرف ہوتا تھا
شخص اس طرف سے لاٹھی مارتا اور جب یائیں طرف

جا آتا تو اس طرف سے لاٹھی پڑتی اور جب درک جاتا تو
وہ لاٹھی سے گھونکتا اور دھکیتا۔ اسی طرح اس نے اسے
کاؤں سے اپر تکال دیا۔ پھر وہ شخص واپس کاؤں آیا

جہاں پر لوگ کھدے تھے۔ اس نے ہمکار میں قوم زمان

ہوں۔ اور مجھ پر مشکل ہے ہیں۔ اللہ نے مجھے بیماری مشکلات
پر مشکل اور تکالیف دور کرنے پر مقرر کیا ہے۔ اور یہ
کاؤں میرے سختیں آتی ہے۔ میں نے آگے بڑھ کر
آپ کا دامن تھام لیا اور آپ سے عرض کیا کہ حضرت آپ
ہمارے گھر چلیں اور کہاں کھائیں تو آپ نے فرمایا کہم
مزدھیں کے۔ مکرمت پانی پیٹیں گے۔ میں حضرت صاحب
کوئے کہ گھر کی طرف روادر ہوا۔ راستے میں حضرت صاحب
سے پوچھا کہ میں آپ سے کس طرح مل سکتا ہوں۔ میں
آپ کی محبت میں رہنا چاہتا ہوں۔ تو آپ نے پہنچا
زبان میں فرمایا۔ تو میرا میں تیدا میں آپ ملاشی۔
اس کے بعد حضرت کوئی نہ گھر میں بھایا اور ایک کام سے
گھر سے باہر نکلا۔ جب واپس گھر میں داخل ہوا تو حضرت
صاحب نہیں تھے۔ میں واپس رہنا چاہتا ہوں اور کاؤں کے باہر
دیکھا یعنی آپ جا چکے تھے۔ اسی انتہا میں میری آنکھ صل
گی۔ اس ایک واقعہ سے آنہ دہ ہوتا ہے کہ آپ حضرت
صاحب کے کس قدر منقول نظر تھے۔ آپ نے بتایا کہمرا
تعلق پسلے قادر یہ سلسلہ سے تھا۔ میرے پسلے پر حضرت
 حاجی دل مراد صاحب لورٹھے شریف والے قادر یہ سلسلہ
کے تھے۔ آپ بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ ایک دفعہ
انہوں نے خواب میں دیکھا کہ در حق کی طرف بارش بھوری ہے
کبھی کم بھا جاتی ہے اور کمی زیادہ۔ وہ بارش دن پوری شریف
کی طرف بڑھی پسلی اتری ہے اور دین پوری شریف پہنچ
کر دیہت تیر بوجاتی ہے۔ حاجی صاحب نے خوبی
خواب کی تعریف کر دیا کہ دن پوری شریف میں کوئی بہت
بڑے بزرگ کام زدہ ہونے والا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی
رحمت بر سلائے گا۔

قدما کا کردار ہے اور اک پچھہ عرصہ بعد حاجی صاحب کے پاس کچھ

نقدور نہیں کرتا تھا۔ اگر کوئی جذبہ میں بیٹھے بیٹھے ہل رہا تھا
یا اس کے منزے سے ہوں ہوں کی آواز مکمل رہی ہوئی تو یہ
اس کے پیچے کھڑے ہو کر اس کی بیٹھی پر باقاعدہ رکھ کر کہتا کہ
یہ کی کرتے ہو۔ حضرت نے فتوول میں ذکر کرنے
کیکے خدمایا ہے۔ زبان سے کرنے کے لئے نہیں فرملا
تم تو کوئی کوئی زبان سے اللہ اللہ، ہوں ہوں، حق پر مشارف
کے نزے لگاتے ہو۔ دل میں ذکر کیا کرو۔ لوگوں نے
حضرت ماحب تک بہر بات پہنچائی تو آپ نے خاموش
ربیے کا امر فرمایا کہ الجی اس کو معلوم نہیں کہ فخر کیا ہے۔
ایک روز آپ عمر کی نماز پر مشارف خدا ہمارے
وآپ کے ہاتھ میں مکتوبات امام رضا ہی بنحداد الف ثانیؑ
تھی جس کا آپ روز و روس دیکھتے تھے۔ نماز کے بعد پ
یتھے قاب پر فود شدید خبر کی کیفیت طاری تھی۔ اسی
کیفیت میں آپ صبر دھیرے ہل رہے تھے۔ اسی اثناء
میں حضور سوہنائیں رعۃ الشعلہ یہ ایک منقبت
پڑھی تو حضرت پر مدد کی کیفیت مزید بڑھی۔ اسی حالت
میں آپ نے اپنی قوم مولوی محمد بن کی طرف کی توجہ کی تھا
کہ اس پر خبر کی کیفیت طاری ہو گئی۔ پسیلے توہہ ہنڑا پاپر
لوٹ پوٹ ہنڑا ہنڑا پارکی طرف نکل گا۔ اسی حالت میں وکھڑا
ہتا ہے اور اپنے لگانے یا ہنڑا کر اس کے تمام کپڑے
پھٹ جاتے ہیں۔ ووگ اسے پکڑ کر درمرے کپڑے پہناتے
ہیں۔ لیکن اس کی حالت میں کوئی تدبیل نہیں آتی۔ تین روز
تک اس کی ایسی حالت رہی کہ دکھان سننا۔ کسی چیز میں
دھیان دینا۔ اس حالت میں بار بار اس کی زبان سے یا لفاظ
نکلے کر میں ان تین روز میں مسلمان ہوا جنہر کی کیفیت
جیسے زیادہ بڑھتے تھی تو حضرت ماحب نے ایک بیل کاڑی
میں انہیں گھر بھرا دیا۔

ووگ آئے اور کہنے لگے کہ حضرت دین پر مشارف میں
ایک بزرگ میں جہاں ورثیں بھی پر مشارف شاکری میں اور
لے حضرت پر مشارفۃ الشعلہ کی فاختت گئی۔ حضرت ماحب مام
سموئیل کوئی بزرگ و بی بی بی کوئی میں نے خواب میں دیکھا تھا
یہ اس کی تحریر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمیری تو آرز و ہیں ہے
کہ وہی میرے لوٹھے مشارف میں آئیں اور ہماری خواتین کوئی
فیضی الہی سے مالا مال کریں۔ آپ نے تمام مریدوں سے
فسر مایا کہ جاؤ اور پر مشارفۃ الشعلہ سے دینی حامل کرہے
ایک روز گھر میں اس نامی جو حضرت ماحب کا عاشق تھا
بینے لگا۔ حضرت ایک شریر کوئی چاہے اس کا شریر
جائے مگر وہ اس کے نام سے ہی سچا جانی ہے۔ تو میں
آپ کو حکم کر دوسرے برے کر کے پاس میں تھے جل جاؤں آپ
نے ایک بڑی اٹھا کر اس کی کر پرسید کی اور فرمایا اے
جاہاڑے پاں ہوتا فیض خداوہ ہم نے دیا اب لوٹا کے
پاس جادہ تیرے ہیم کے ریشے ریشے میں فیض پہنچاں گے
وہ شمشن قدر اس حضرت پر مشارفۃ الشعلہ کی خدمت
مالیہ میں رہتے تھا۔ حضرت تی تو قریعہ سے اس کی یحات
ہو گئی کہ ایک دفعہ جاہاڑے کے خود کی جامع مسجد میں
اندر سور باتھا کر کر کرتے ہوئے ایسا فیض پہنچا کر اس کے
منہ سے بے اختیار اللہ کے نام کی مزب اس زور سے نکلی
کہ مسجد کے درخت پر سیچی جڑاں اک ایگیشن۔

دین پر مشارف میں ایک دفعہ حضرت سوہنائیں ازڑ
نے حضرت پر مشارفۃ الشعلہ کی دوست کی۔ حضرت ماحب نے پہنچے
وآپ کے ساتھ مولوی محمد بن متحال اور مولوی علی قادر
مالانی بھی تھے۔ حضرت ماحب کا فیض ایسا تھا کہ اپنے اچھے
جھوہ جایا کرتے تھے۔ جنہیں لوگ اللہ اللہ پر مشارف میں
حق حق کے فرد لگاتے تو مولوی محمد بن اس پر چڑ کر اپنا

حضرت کان لوش فرمائے کہ بعد اس نے ایک دو دفعہ کرشش بھی کی یعنی آپ نے اسے پیارا ہیں ریا اور وہ پیارا جس میں پانی موجود تھا اس انداز سے مجھے عنایت فرمیا کہ مولانا خاوند بخش صاحب کو پڑتے بھی یہیں چلا اس کے بعد اپنے فرمایا "مولوی صاحب یہ پانی پی لے۔ میں پیارے کر فدا مسجد کے اندر گیا تو حضور سرخانی میں نور اللہ مقبرہ بھی تشریف لے آئے اور اشارے سے فرمایا کہ یہیں بھی یہاں میں نے کہہ کر پیا اپ کی طرف بڑھا یا کہی حضرت صاحب کا پیاس ہوا ہے اس میں سے پیدا آپ نے میں آپ دلوں کا بامبا ہوا پیروں گا۔ آپ نے ایک ٹھوٹ پی کر مجھے پیارا دلپیس کر دیا۔ پھر لقیر پانی میں نے اور کچھ دھیر ساتھیوں نے پیا۔ اب میں نے سچا کر میسلا لڑھل ہوا، ساتھ مل کر کھانے کا مسلسل ہے۔ وحضرت صاحب کے ساتھ کھانا تو دور کی بات اس کا تصور بھی خالی تھا لیکن نیت مان اور منزل آسان کے مصدق لا رکان میں مولانا بابیت اللہ صاحب نے حضور کی درود کی تھتھی کی چیز غلاموں کے ملاude ما جسی بھی ساتھ تھا۔ درود کا استسلام چھٹ پر تھا۔ حضور جب کھانے کے بعد روفی افسوس زبردست آپ نے مجھے اپنے پاس آئے کاشانہ فرمایا تو میں تھرک کا منہ لٹکا کر میں حضرت صاحب کے ساتھ کھانا کیے کھا سکوں گا کیونکہ کھانے کے کچھ اواب پہنچتے ہیں اور سر اللہ والوں کے ساتھ میں ڈرست ڈرست حضور کے پاس پہنچتا تو آپ نے مجھے اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ میں بہت درد ہمکر رہا تھا کہ حضور نے میرے کان میں فرمایا کہ مجھے بھر کنہیں ہے تو غوب پیٹ سب کر کھا اور دو تین دفعہ اسی طرح فرمایا تو میں پھر خل کر کھانے لگا اور اس طرح میری آوارزو پوری ہوئی۔

درگاہِ عاشق آباد شریعت پریک بادرفت صاحب نے عمر خاڑ کے بعد کچھ تیسیت فرمائی۔ اپنے فرمایا "قمانت کے روز اللہ تعالیٰ بندے کی بخشش کا سامان اس طرح بھی ستر مارے گا اس سے پوچھا جائے گا کہ تو کسی میرے دوست (اللہ والے) کی محبت تھی پس یہاں کے ساتھ بڑھ کر کھانا کھا پائے ہاں کا پس خرده یعنی اس کا پا بامبا ہرا کھانا پائے ہے تو بنہ بچے گا۔ اے پروردگار ایک دفعہ میں ایک شخص کے پیاس گیا تو اس کے پاس ایک اللہ والے کا محبتی میٹھا بجا تھا میں نے اس کے ساتھ بڑھ کر کھانا کھا تھا تو اسے اللہ اپنے اس پیارے کے صدقہ میں میری بخشش فرمادے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادے گا۔

یہ ارشاد عالیٰ سن کر فراہم کر دیں شدید تھا پیدا ہوئی کر کاش بھی حضرت صاحب کا پس خرودہ جا یا حضرت کے ساتھ کھانا کھلنے کا مشروف حاصل ہو جائے تو تعمدت غیر متربقہ جائے۔ کچھ حصہ بعد حضرت صاحب عمری نماز کے بعد درس و تسبیغ فرمائے گئے تو سب مقبول میں حضور کے پیچے کھڑے ہو کر روماں سے ہٹا کرنے لگا۔ یہ میرا دماغ اسی خواہش کی طرف ہی متوجہ تھا۔ میں ابھی اسی موقع میں تھا کہ حضرت صاحب نے پیش کئے تھے پانی طلب کیا۔ تو مولانا خاوند بخش صاحب جو حضرت صاحب کو پانی پلانے کے لئے فقصوں تھے۔ حضرت صاحب کی خوبی میں پانی پیش کر دیا۔ حضرت صاحب نے اس میں سے ایک چوتحائی حصہ پیا۔ دیکھ کر یہ دل میں شدید ترپ پیدا ہوئی کر کاش حضرت صاحب لیکر اپنی مجھے عنایت فرمادیں۔ حضور تسبیغ میں مدد و میں یہیں لیکن سنت طریقہ سے پانی لوش فرمایا۔ مولانا خاوند بخش انتظار میں ہیں کہ حضور پیارا مجھے واپس خایت فرمائیں اور

انہوں نے تیا کر ہم گواریوں شریف کے جسے میں شرکت کے لئے
گئے۔ دیاں کے فیروں نے تیا کر درگاه شریف کا لامگری۔
اکھنے پکانے کا مشقہ درگاہ کے چاروں فریڈنکے لئے تقریباً
دس گھنگی رہنا ہے ہزار روپیے کے کریں گاڑی میں آہتا۔ راستے
میں لامگری صاحب قضاۓ حاجت کیلئے میت الملا میں گھو
لو اتنا قے روپیں والی قیصل بیت اللہ میں مژین سے
شیخ گر گئی۔ وہ فوراً بامہ آئے اور ہر دن رکاوائے کے لئے اندر
شیخی مژین تقریباً دو تین میل آگے جا کر رکی۔ جب فیضے
تفصیل معلوم ہی گئی تو انہوں نے تیا کر شرک کے پیے گئے ہیں
لہذا مہربانی کر کے ہماری کو پیچھے لے چکیں۔ اس پر علی نے کہا
کہ اگر آس کو رات نہ اپے تو اتر جامن ٹھوڑی کھجھے نہیں جائیں
فیضے کہہ کر اتر کا کھیکھے ہے پیچھے ہنس جا سکتی تو اگے
بھی ہنس جائے گی۔ اس کے بعد ملکے لوگوں نے بہت
کو شش کی مگر مژین آگے نہ جاسکی۔ آخر کار ایک غنٹے
کے بعد ہماری کو پیچھے لے کر چلے۔ واقعی پیچے ہی راستے
میں پڑے مل گئے جو فیضے اٹھایا۔ اس کے بعد ہماری
آسانی سے روانہ ہو گئی۔

موت کے بعد دل کی دھوکن۔ لا ڈاکٹر شہر کا

ایک فیض اللہداد بر حکمت کا کام کرتا تھا حضرت پیر مختار و الشفیعی
کی جادت میں داخل ہوا جب اس کا آخری وقت قریب بردا
تو اس نے دیست کھی کر بیس مر جاؤں تیری میت حضرت
پیر مختار اس قدس مرہ کی خدمت عالیہ میں لے جانا۔ اس کے
بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے کچھ رشتہ دار بر حضور کے
مخالف تھے کچھ مگر کر مختار اسیں رعۃ الشفیع کے مرید کہتے
ہیں کہ مر نے کے بعد بھی قیروں کا دل زندہ رہتا ہے۔ کیسیں
لزماں کا دکھ دیتے ہے۔ ان میں ایک داکٹر صاحب ہیں
تھے۔ وہ ڈاکٹر اکر (اسی تھا کہ) کے سفر کے دل پر

یہ واقعہ ہے ہمیوڈ اکٹر جناب محمد علی شفیع
جو کہ حضرت پیر مختار اس متوفی نظر تھے۔ ساکن جدہ اباد
نے عمر بیکا ہے۔ ابھی کے نام ناظم تھے کیا جاتا ہے۔ ابھی نے
تیا کر خیر پور میں دوسرا بھائی بھر کیا جاتا ہے۔ ابھی نے
مران الدین ضحور پیر مختار اس متوفی کے درست حق پرست پر
بیت ہوا اور کئی دن آپ کی بھیت میں گذار کے گھر پہنچا۔
اس کی عادت حقی کہ رات کو سونے سے پہلے مرائب کرتا تھا
دو لوز بھائیوں میں کسی بات پر جھکا جائیگا اور جھکتا جائیں خیر
ہوا کہ بھیت علی سوچنے لگا کہ موقع ملنے ہی رات کو اسے
قتل کر دوں گا۔ رات کو مران الدین کام کا حج سے فارغ
ہو کر مراقب کرنے لگا جو اس نے سوچا راب سوچا ہو گا وہ
چیکے سے اٹھا اور آہست کے لیکن بڑا سا ذریثہ مران الدین
کے پیچے پہنچ گا جو اس وقت مراقبے میں تھا۔ اس نے جان
سے مار دیتے کی بیت سے ڈنڈا بند کیا اور سر پر مارہ
کے لیے باہم تھوڑی دیا۔ ڈنڈا سر سے کچھ فالے پر رک گیا اور
پھر فرائی اور اٹھا ہیسے کی نے اسی وقت سے اٹھا دا ہو
اور واپس بھیت علی کے سرپس لگا کہ بھیت علی چکر لیا۔ لیکن
پھر اس نے مارنے کی کوشش کی تو پسلے سے بھی زیادہ شدت
سے ڈنڈا لگا اور وہ بے پوش ہو گیا۔ جب اس کی آنکھ کھلی
تو خود کو پہنچا میں پایا۔ بلا منزہ منزہ ہوا تام و دار جہان

کو سناٹے کے بعد عاصی ماگی اور ضحور پیر مختار اس متوفی کی
غلائی میں داخل ہو گیا۔ اس کے بعد وہ جب تھی تسلیخ کرتا
تو ڈنڈا دھکا کر کھستا کر چھے اس ڈنڈے نے سید حاکیا۔
لئنگو کسکے پیسے۔ وہ درجہ ذیل کا لست، بتاب عاصی
حمد علی ابو زادہ را مابس ساکن منڈہ الصلار طاہر آباد شریف سے
مولیم ہو گیو وہ قصرت پیر مختار اس متوفی حضرت پیر سرتھا مائیں
رجحت الشفیع اور ضحور بحقن سائیں مدلا کے پیارے خلیفہ ہیں۔

نیتیہ ذہنی آزمائش

۱۸

محمد شفیع بوزبار۔ محمد فیض آرائیں۔ ابیاڑو۔ دکیل احمد
سیارا۔ جیران رانا۔ مورو۔ شاہدہ بابن بولانی۔ نبیلہ عزیزین
جاہشور و کالونی۔ عابدہ بالو۔ محمد عایا قادری
منجھر چانگ۔ علام الدین رضا شیر۔ محمد اسماعیل

اسلامہ آباد۔ صلاح الدین نقشبندی۔ سید زیرین شاہ
حیل اختر۔ سید قطب حسین شاہ۔ سماں شاہزاد القفار علی۔ اعجاز احمد
قمر خاں۔ کوہہ مری۔ محمد نعیم۔ محمد فضل شہزاد قرشی۔
عبدالستار۔ اسرار احمد۔ جعلان الدفعہ میصلہ آباد۔ شکل احمد
سیدیع النور۔ علام مصطفیٰ۔ محمد فاضل۔ قاری عبد الرحمن تراوی۔
ظفر وال۔ محمد اسٹر سلیمانی۔ علی ماہر نقشبندی (دکوہ ملکہ زادہ)
یہودی عربی (لاہور کا)۔ غیاث الدین احمد ابیاڑو (روت پور) (ناصر احمد کراچی)
ارشد الشفاف ذیوام (بالانگریز) عبدالحق بن سودر (مشمس) شکل شاہ
(شہزادہ العیار) خان ندوی احمد بوریس (غوثیان لغاری) (اسٹنگر)
جان نورت (ماتی) معاذ نیازی (پشاور) جوہر جاوید (ایمیٹ آباد)
آنک احمد (لاہور) یا ات ملی ساہی پور بارہ کا۔ محمد سعیوب یعنیں (بجہ)
پدری یہودی صاحب احمد زکیہ انعامیہ ولے احمدیہ کے نام:

ایک غلطی کرنے والوں کے نام:

علام مصطفیٰ شیخ (سرحداری) شہزادے میں (سماں کری راولپنڈی)
اقریلی خیدر (موری) علام محمد قریشی (شہزادہ العیار) عبدالستار علی (ماتی)
محمد فضل میں (الٹکا) بادشاہی فضل میمنان الحسن (پرانا رکا قبول آباد)
پدری یہودی صاحب احمد زکیہ انعامیہ ولے احمدیہ کے نام:

ارشد خاطر (نواب شاہ)۔ حکیم میں بوجو (شہزادہ العیار)
عبد الغفار نبیڈ (نواب شاہ)۔ صلاح الدین (اسلام آباد)

صحیح جوابات

- ۱) والدین
- ۲) لوگوت وغیرہ
- ۳) بہرعت سے تقریباً ایک سال پہلے
- ۴) شریعت اسلام و میں اللہ کا وارث کرنا
- ۵) حضرت عمر قاروق رضی اللہ عنہ
- ۶) حضرت عمر قاروق رضی اللہ عنہ
- ۷) ہم لوگوں کی گوشت، کلبی اور انہی میں پایا جاتا ہے۔
بست قون کے سفید خلیوں کے طالوں میاں کی پیدائش
کے لئے فرمودی ہے۔
- ۸) حضرت غیر ابر طالب الدین عطاء رضی اللہ عنہ
- ۹) سکھ کے قریب ڈھر کی کے ملاتے ہیں۔

مکمل صحیح جوابات: صحیحہ والوں کا

شہزادہ العیار۔ شاہ باغی کے۔ عالم جاوید۔ گل روشن
عبد القیوم احمد خاں میں بوجو۔ غیر نبیڈ احمد۔ محمد احمد شیخ زادہ علی زادہ
باوید احمد۔ عینتا راجح خاپی۔ شرکت میں جو ابراہما نماز اور میدرالدنی
قاؤہ شاہ۔ ارشاد فاملہ۔ ریحانہ سعیدی۔ محمد شعیب حافظ عبدالغفار
میمن الدین۔ بوجہ یہودی۔ غیاث الدین بوجو۔ علی احمد خاں عبدالغفار نبیڈ
صلیل نوشہر و فیرروزہ۔ ششاد علی۔ فیض قمری ریاض۔ علام جباس سوچی
بلی اسٹر عیاسی۔ فرمودین آرائیں۔ قطبیم میں۔ محمد رفیقان۔ نبیلہ عزیزین

مکالیہ ذہنی آزمائش نمبر ۰۹

محترم قاریئوں کام! متبادلہ ذہنی آزمائش کے پچھے برقرار رکھ گئے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات اسی شمارہ میں موجود ہیں۔ آپے نظر و درستہ جوابات اور صرف نمبر تسلیم ہیں۔ جوابات مجتنے کے آخری تاریخ ۲۰ جون سنہ ۱۹۹۱ء تک

سوالات کا منہج

حضرت پیر مختار عزت اللہ علیہ نے کتنی زبانوں میں شامی فرمائی؟

۱

۲

۳

۴

۵

۶

۷

۸

۹

۱۰

حضرت پیر مختار عزت اللہ علیہ نے کتنی عمر بارک پانی؟

کرامت کی کتنی اور کون کوئی اقسام ہیں؟

حضرت پیر مختار عزت اللہ علیہ روزانہ تقویون کی سکاپ کا درس دیا کرتے تھے؟

حضور پیر قفلی ملی قریشی روزۃ اللہ علیہ نے آفریقی تبلیغی سفر کس تاریخ کا سفر مایا تھا؟

حضرت پیر مختار عزت اللہ علیہ آفریقی نماز کون سے وقت کی ادا فرمائی تھی؟

حضور پیر مختار عزت اللہ علیہ کا سنہ میں پہلا تبلیغی سفر کون ساختا؟

حضرت جناب پروفسر اسرار احمد صاحب نے کسی موضوع پر خطاب شرمیا؟

حضور پیر مختار عزت اللہ علیہ کا آخری تبلیغی خطاب کتنی دیر کا تھا؟

کوپن ذہنی آزمائش نمبر ۱۹

نام _____

ولدیت _____

پتہ _____

اہم نوٹس

بغیر کوپن دانے جو ایات قرآنیاں رکھو

میوشا ملک شیریہ کتبہ جاتہ، لہذا

کوپن نہ فراہد رہیجا

گھریں

نَصِيْحَةٌ

حضرت خواجہ خاچان
محمد عبد الغفار فضلیؒ

لے سالک راه خدا کا اشداش رو ز و شب
عنیگین ڈل کون بنا دکر بلبل والیگین فسیاد کر
فردوں کی ہے آرزو
ہے دو جہاں کی آبرو
کر نفس دائزکیتہ توں
کر ذکر درچہ تخلیہ توں
اے مردہ دل بیدار تھے
ناستہ بن بیکار تھے
جنت ملے راحت ملے
شاہتد ملے جاہت ملے
دعوئی محبت دا کریے
ستہ گناہ سنے سنے منے
دنیا دا دھندا کھوڑبے
دنیا مٹی لپ دھوڑبے
کر ذکر تے پُ نور تھے
دنیا کنوں بیچ دور تھے
بے توں چاہیں رب دالت
ہیں قلب خفتہ کوں جگا
اے نازین خوشنتر لقا
سن عرض لے مؤمن بھرا
فضلی توں دل دیوانہ تھی
وچہ عشق رب ویرانہ تھی
کر اشداش رو ز و شب

دے طالب نور حمدی کر اشداش رو ز و شب
ہر دم خدا کوں یا دکو کر اشداش رو ز و شب
تو کسر ذکر بے غفتگو!
کر اشداش رو ز و شب
کر قلب دا تصفیہ کوں
کر اشداش رو ز و شب
غفلت نہ کر ہشیار تھے
کر اشداش رو ز و شب
رحمت خدا، رافت ملے
کر اشداش رو ز و شب
پی عشق ویاں لا فان ہیں
کر اشداش رو ز و شب
لوں لاتا منڈکا پور ہے
کر اشداش رو ز و شب
وچہ عشق رب معمور تھے
کر اشداش رو ز و شب
پیا ذکر توں ہر دم کما
کر اشداش رو ز و شب
خرم خرا ما خوش ادا
کر اشداش رو ز و شب
حیمانہ تے متاسہ تھی

تریمی پروگرام

رسانی طلبہ جامعات پاکستان کی جانب سے

مورخہ ۱۴، مارچ ۱۹۹۵ء بروز ہجرت، بعد ایک دو روزہ ترمی پروگرام کا اہتمام دربار عالیہ اللہ آباد شریف کنیت اور رسی کیا گیا۔ اس پروگرام میں تقریباً ۱۳۰، برائیز کے طبقے شرکت کی، اس پروگرام کی ترتیب کچھ اس طرح ہے تھی۔

پہلی نشست۔ نظامت کے فاضل ڈاکٹر محمد اقبال نظر بخشی کری صدر ر. طبع پاکستان نے کی۔ ناولات کا تصرف بھی موصوف نے حاصل کیا۔ نعمت رسول علیہ ملکی اللہ طبیعہ وسلم جناب محمد علیہ ادم صدر ر. طبع کراچی پروگرام کے خدمتکار پریمیر ایڈیشن کے موضوع پر لیکر دیا، ان کے بعد حضرت مولانا منیٰ جبار علیہ ملکی ایڈیشن کے موضوع پر مدلل لیکر (اسنڈیارڈ) نے مستعیت و مطاعت کے موضوع پر مدلل لیکر دیا۔ آپ نے حافظن کے سوالات کے جوابات کی دیئے۔ حضرت منیٰ صاحب کے بعد ر. طبع صوبہ پنجاب کے صدر جناب غوث قادر نے حافظن کے سوالات کے جوابات اور ان کو جواب کے موضوع پر لیکر دیا۔ اور حافظن کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ ان کے بعد روحانی طلبہ جامعات پاکستان کے اولین کارکن اور سابق کمر کری صدر جناب پروفیسر احمد راجح نے تقریباً ۲۰۰ موضوع پر نہایت مدد و خطاہ تحریر میا۔ ان کے بعد مولانا محمد احمد صاحب نے سیدی ورشدی غوث بن سالمی مذکوک ایک حلیل کریم استاذ مسیں بچھڑک روتے ہوئے اللہ اللہ شکر ہاتھ دی تھت عکر کی اونچی جگاری رہی۔ بعد نازم عمر حافظن کو سیدی ورشدی غوث قبیلہ عالم نظر نے مصافی کا شریف بتتا۔

خبرنامہ

مختلف علاقوں سے موصول ہونے والی تبلیغی رپورٹیں

مُعْرَاجِ اَسْبَیٰ کَا لِفْزٌ

رومی طبیب جامعات برائی مدد و علیارجی جانب سے

مورخہ ۶ افریل بروز جمعہ المبارک کو ایک عظیم اشان مراجعتی میں اللہ طبیعہ وسلم کا لفظ "بلدیہ بال میں منقدہ بری۔ اس لفظ میں کی مدد ارت چریں بلدیہ مدد و علیارجی حفاظت مولانا حبیب اللہ علیہ بوزدار روحانی طلبہ جامعات پاکستان کے کمر کری صدر نوجوان اقبال نظر منشی جبار اباد ڈوڑھن کے چمدیہ لان اور لطیف آباد جیدہ اباد کے بریان اور مولانا منیٰ جبار اور مدنیٰ زین شیر اور طبیب کی ایک تقدیمی شرکت کی کائنٹس کے آغاز میں ابتدائی کمات اور طبع مدد و علیارجی پرسیکریزی کو ایقاں نے کیے۔ ان کے بعد ر. طبع لطف آباد کے بہترین احمد نے مراجع کے تعلق میان نہیا۔ ان کے بعد ضروری خطاب حضرت مولانا نور الدین ماجب نے تشریف میان نہیا۔ آپ کے بعد جناب خوشی ر. طبع پاکستان کے کمر کری صدر اکابر قبول نظر بخشی نے حافظن بطریکو مراجع کے واقعہ کے چند نکات بیان نہیا۔ آخریں صدر پالس بھائی مجدد الغنی قائم خانی پریمین بلدیہ مدد و علیارجی متابی برائی کو فرائیں پیش کر کے ہوئے اسی بارکت میں منقدہ کرنے پر مبارک باد رہی۔

(رپورٹ، محمد اقبال مدد و علیارجی)

محمد سعید سعید سعید محمد محمد محمد

حاج تاقیہ الجاذب رضاخاں کا طبع کار.

ان حضرات کی تقاریر کے بعد روحانی طلبہ جماعت پاکستان کے پرست اعلیٰ حضور قبیلہ مام اس فلسوں میں تجزیہ قسم ہوئے اور طلبہ سے نئے طلاب میں دین کی تسلیۃ اور طبع کے آفاقی پیشہ کو پیشہ کیلئے پڑائیات جاری فرمائیں اور دعا فرمائیں اور مرکزی صوبائی اور دوسری شعبہ بھی فرمایا۔ (رپورٹ دنائیں و خصوصی)

یوشن سینٹر کا قیام

مورخ ۲۹ مارچ کو روپھری یونیورسٹی کے انتسابی قسمیت ہوئی۔ اس تقریب کے چنان حصہ میں حضرت مولانا محمد سعید بن قتبندی (واب شاہ) اور صدراز جاب میرزا شاہ محمد ماحب سابق ہمیشہ سینٹر روپھری پر مرکزی اسکول نے فرمائی۔ عبیدیاران سے مولانا محمد سعید ماحب نے حلف یا اس براہ کے تحت لائبیری اور یوشن سینٹر کا قیام عمل میں آیا۔ بعد میں شرکاء کو افشا پاری دی گئی۔ (رپورٹ دنائیں و خصوصی)

ہفتہ استقبال رمضان

مورخ ۲۲ مارچ برور تھی المبارک کو یقیام لطفت آباد بیرون میں پرور ڈگرام ہوا۔ اس پرور ڈگرام میں شرکیوں نے نماز کے موضوع پر اور مولانا محمد غال الدین ماحب نے رمضان المبارک کے موضوع پر تقاریریں۔

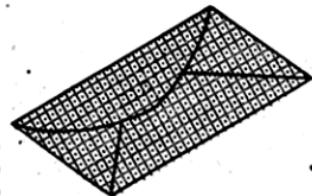
مورخ ۲۹ مارچ برور میڈیا بارک کو لطفت آباد فریز میں مدد و نفعی شعبہ کی بیانیں گاه پر ملتم نزول القرآن میں ایسا اجتماع سے مولانا محمد سعید ماحب نے قرآن پاک اور اس کی آیتوں کے فضائل بتائے۔ علاوہ ایں اجتماع سے مولانا محمد غال الدین

بیعت مسقیب اپر

دوسرا نیشنست ہے۔ تکلیف کے بعد تمام طلبہ کے گروپ بنائے گئے تھے کرام کے پروردگاری میں۔ خلقہ کرام میں حجاج مولانا محمد وائز صاحب، حضرت مولانا محمد سعید بن قتبندی (واب شاہ) حضرت مولانا غلام قادر (مورود) حضرت مولانا فتح علیہ رحمۃ الرحمٰن (مورود) حضرت مولانا پر فیر مقصود الہی مالی (کارپی) حضرت مولانا محمد غال الدین صاحب (جیز آباد) شامل تھے۔ یہ سلسہ نماز عشاء تک باری رہا۔

تیسرا نیشنست ہے۔ تمام طلبہ نماز عشاء کے بعد مرکزی عبیدیاران کے ہمراہ قطب الاطباب حضور قبلہ مام حضرت سوہنہ اسائیں رحمت اللہ علیہ کے مدار پر حاضر ہوئے۔ لفڑ و مفتیت کے بعد رضاخاں کے مدار پر حاضر ہوئے۔ صوبائی اور دوسری شعبہ بیانیں اور مفتیت خلاب فرمایا۔ حلفت کے بعد سلسہ عالیٰ نقشبندی پر ٹھائیا اور آفرینیں مرتبہ ہوئیں۔

حضرت المبارک کی رات ٹھیج نماز کے بعد تمام مرکزی صوبائی اور دوسری شعبہ بیانیں مکسری ہی نہیں تھیں۔ شرکیوں نے ٹکڑے بُرخا۔ طبع پاکستان کے آئین اواب مرشد بنیادی اسلامی مقائد، ارکان اسلام کے متعلق سوالات پر بہتر تھا۔ نماز فریب اسکان کا سلسہ اعتماد پذیر ہوا۔ چودھری اور آخری نیشنست ہے۔ نماز فریب کے بعد نئے واردین نے ڈکٹی محاصل کیا۔ اور حافظین مجلس سے حضور قبلہ مام نے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مدد و نفع عربیہ فناہی اللہ آباد شرکی کے لائبیری بال میں تقریباً صبح ۹:۳۰ بجے تھی پرور ڈگرام کی پوچھی اور راجحی نیشنست کا آغاز ہوا۔ اس نیشنست میں قرآن خورشید احمد صاحب موقر ۱۰ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا افتخار احمد موجود فرضیہ فلسفہ نماز۔ ذاکر مدد اقبال نظر پختی موقر ۱۰ داعی اور درجوت کے نتائج



بِرْزَمُ الْكَاهِنِ

محترم قارئین : یہ بزم آپ کی اپنی ہے۔ دسائے کی بہتری کے لئے آپ تفہید کے ساتھ اس میں شامل ہو اکریں۔ تاکہ رسالہ کو بہتر سعید ہتھ بیا جائے۔ (اعلاؤ)

کی طرف مبنفل کرتی ہے۔ آئندہ انشاء اللہ اس بات کا خال رکھا جائے گا۔

رسالہ الطاہرؑ سلی بار وہ بھی اتفاق ہے پڑھا۔ برزا میخدا اور مطہری رسالہ ہے۔ مقامیں میں "جنت کا غور" بیدار نہیں آیا۔

محمد الرحمن - منظہ والیاں

الکاہر شہر پڑھا بیت بہت برقی۔ متام مقامیں قابض تاشش تھے۔ خصوصاً ایک تباہی کی سوچ کیا ہوئی چاہیے۔ وہ مولانا جان نعمۃ و دیور۔ اللہ تعالیٰ رسالے کر دن دو گنی رات پوچھی ترقی مطابرہ میا۔

محمد الرحمن - کنڈیاں

بندہ ناظر الطاہرؑ کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتا ہے۔ نے شمارہ میں جفت بیوں میں سائیں تبلیغ کا معمون "جنت کا غور" پڑھا تو دل کی یادیں کھل گئیں۔ اللہ تعالیٰ رسالے کو میری ترقی مطابرہ میا۔

محمد الرحمن سیاکونی - کنڈیاں

الکاہر کا شمارہ جبرا، پڑھا وہ لطف حاصل ہوا کہ بیان سے بہر خاص طور سے "جنت کا غور" اور ایک مبلغ کی سوچ کیا ہوئی چاہیے؛ پہت پندرائی۔ آپ سے گذشتہ سے کہ آپ ایک تقویں ہی کتاب پڑھا گئیں۔ (رانا شاہزادہ)

عرضی یہ ہے کہ اس خط سے پہلے میں نے ایک خطا رو ہوائی طبیعت کے مجرم کے ذریعے روایت کا تھا لین دہ شاخ نہیں ہوا۔ غمارہ نہ کراں میں بھی میں نے ایک خط سر کو لشکن میخبر کے ذریعے روایت کیا تھا لیکن دہ بھی شاخ نہیں لیکا گیا۔ اگر اس کو بھی بزم الطاہرؑ میں پہنچنے ملی تو میں رسالے کا باہمیات کروں گا۔

محمد الرحمن بوزدار - کنڈیاں

جبابہ - محمد قمان بحالی؛ آپ خنازہ ہوں۔ کیونکہ بنیادی فعلی آپ نے یہ کر خطا اپنے رسالے کے پتے پر روانہ ہیں کہ اگر غلطہ میں رسول ہو جائے تو فرود شانع نہ ہو جائے۔

سلسلہ بیہہ امیں تمام مقامیں دل موہ لیے وہ لوٹے والے تھے۔ ایک سے بڑھ کر ایک تھا۔ میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ الکاہرؑ کا مطالعہ باقاعدگی سے کر دوں۔ کیونکہ اس رسالے کی نسبت ایک ولی کامل سے ہے۔ آپ سے سمندیر ایک عرض یہ ہے کہ رسالے میں موجود مقامیں میں اکثر اردو کے شکل الفاظ کے جاتے ہیں جو میں بھی میں ہیں آتے۔ یا تو آسان اردو میں لکھے جائیں یا پھر شکل الفاظ کے حق فرود قریر کریں۔

محمد نعیان لغاری - سانکھڑ

جواب : بھائی محمد قمان۔ آپ نے ہماری لوحہ ایک اہم مسئلے

● رسالہ الطاہر تیرہوا ملک بڑی بے چینی اور انتشار کے بعد اس کا مطالعہ کیا تو بہت منداہی سب سے پڑھ کر فضور قبل عالم مذکور کامفون جو نوجوانوں خصوصاً روسی طبلہ جماعت کے بیرون کے لئے بہت معنید تھا۔ اس مرتبہ فائیل اتنا خوبصورت شیش تھا لیکن مضامین بہت پیارے تھے۔ ایک بڑی بیٹے کے بڑی مشکل سے ہوتے ہیں میں دیکھ پیدا۔ دوبارہ شروع کردیں تاکہ نئے دوستوں کی رہنمائی ہو سکے رسالہ الطاہر کم قدرت اور کم صفات میں پیاسا اور بیش قیمتی تعلیمات فراہم کرتا ہے۔

فائدہ فائل۔ اسلام آباد

● میں نے الطاہر تیرہوا کام طالع کیا۔ اس کو بہت عذر دیا میری اور یہ دوستوں کی یہ تجویز ہے کہ الطاہر میں حضرت محمد کے تمام خلق، کرام کے نام شائع کریں۔ تاکہ معلومات میں اضافہ ہو معاذ نیازی، پشاور

● جواب، آپ کی تجویز بہت پیاری ہے۔ لیکن فی الوقت بھاری لئے یہ مکن، ہنس ہے۔

● رسالہ الطاہر تیرہوا پڑھ کر دل خوش ہو گیا۔

مضامین بہت اچھے اور میاری تھے۔ حضور ماہر تھے جن سائیں مذکور کے دونوں مضامین اور جدید تھات بہت پہنچائے۔ آپ نے گزارش یہ پڑھ رسانے کے سامنا کر کر جو بالائی تاریخ مدد الرزان رئی ایجے جو احوال فعلی آباد جواب، بھیتا! اس وقت بھارے لئے مکن ہیں کہ رسالہ ماہوار ہو۔

● رسالہ الطاہر تیرہوا نے پھر اسے تاریک دلوں کو متور کر دیا۔ ”محبت کا خور“ اور ”ایک سلسلہ کی سوچ کیا ہوئی چاہیئے، میں نے رسالہ کو چار یاد لکھا دیئے۔

● فائدہ اسفلہی۔ نظر وال

جواب، نثار احمد صاحب رسالے کی پسندیدگی کا شکریہ رسالے میں آپ رسالے کی بہتری کے لئے تباہ و تصحیح میں الطاہر کا نامہ شمارہ موجود ہو۔ تمام مضامین میاری اور قابل دادستہ۔ نئے نئے کام طالعہ ہم سب گھر والوں نے بڑے شوق سے کیا۔ رسالہ استا پیسا را ہے کہ جو ایک بار پڑھ لے دوبارہ پڑھے تیرہش رو سکتا۔

● فائدہ رمضان۔ پرانا روا کا قیصل آباد

● ہم نے الطاہر تیرہوا کام طالع کیا۔ اس بار رسالے کو بہت بی غوبصورت انداز میں پیش کیا گا تا خصوصاً مانیٹل کے اندر والے مخفی پر بعد و لخت جو لوگوں کی تھی۔ اس نے رسالے کی خوبصورتی میں مندرجہ اضافہ کرواتا۔ سوالوں کا نیا سلسلہ بھی بہت پسند آیا۔

● فہشتیار جو طاہر کشیری۔ مدد وال میار

● ہم نے الطاہر تیرہوا کام طالع کیا۔ پڑھ کر بست لطف اندوڑ ہوئے۔ تمام مضامین بہتر ہیں تھے۔ ہم نے آنداز پیپ رسالہ اس سے پہلے نہیں پڑھا پڑھنے جیسے ہے اس کے رسالہ پڑھنا فراہم تریت کرنے پیدھنی۔ مگر اس رسالے کے محتول کا انتشار بہت بلکہ کرایا ہے۔

● مبارانا۔ رانا کیل۔ باڑہ

● میں الطاہر کا مستقل قاری ہوں۔ آپ کو ایک تجویز دیا ہے کہ رسالے میں حضور علی اللہ عز و جلہ کی سیئن مذہر شان کریں، اور حضور علی اللہ کے اسم گراجی کے ساتھ صاحم "یا ہم" اور صاحب کلام رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ درج کے جائے پورے الفاظ لکھنے جائیں۔

● جبوٹ احمد شمع۔ مدد وال میار

● جواب، آپ کی تجویز لوث کری گئی ہے۔ آئندہ پوری اختیاط کے ساتھ پورے الفاظ تحریر کئے جائیں گے۔

جواب، بھائی تو اصریلہی آپ سرکش شفیر سے رابطہ قائم کریں۔



هزار پر انوار کا اندرونی منظر، رحمت پور شریف لاڑکانہ



جامع مسجد رحمت پور شریف لاڑکانہ سندھ